صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز پیر مورخہ 14 دسمبر 1998

(بمطابق 22 شعبان المعظم 1419 ہجری)

جلد 13 شمارہ 12

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3 ۔ رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں	20
4۔ گنے کی قیمت 1100 فی ٹن کرنے کے بارے میں حاجی عبدالرحمن خان ایم پی اے کی قرارداد	20
5۔ جناب؛ فتاب احمد خان شیر پاؤ ایم پی اے کی تحریک التوا پر بحث	28
6 ۔ جناب؛ فتاب احمد خان شیر پاؤ ایم پی اے کی تحریک التوا پر بحث	45
7۔ ارباب محمد ایوب جان ایم پی اے کی تحریک التوا پر بحث	74

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 14 دسمبر 1998ء بمطابق 22 شعبان 1419 ہجری صبح دس بجکر چھیالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰکَ اللّٰہُ ط وَ لَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ہ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ہ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ہ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَ ھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ہ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قف فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰہَ عَنْھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْھِمْ وَکِیْلًا ہ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم ہ

(ترجمہ) مونږه دا کتاب تا ته په حقه رالیږلے دے چه کومه حقه خبره خدائے تا ته ښودلے ده، هغےمیے ته د خلقو تر مینځه فیصلے اوکړے او د خیانت کرو ملګرتیا مه کوه او د خدائے نه بخښنه اوغواړه بیشکه هغه بخښونکے او مهربانه دے او څوک چه د خپلو خانونو سره هم خیانت کوی، ته د هغوی د طرف نه جهګړه مه کوه۔ بے شکه خیانت کر ګناهګار کسان د خدائے خوښ نه وی۔ دا کسان خپل ګناهونه د خلقو نه خو پټولے شی خو د خدائے نه نے پټولے نه شی۔ خدائے خو هر وخت هم دوئ سره وی چه دوئ د شپے په پټه د هغه د مرضئ خلاف مشورے کوی او خدائے د دوئ په ټولو عملونو احاطه کړے ده۔ په دے دنیا کښې خو تاسو د دوئ د طرف نه جهګړه اوکړه خو د قیامت په ورځ به ورله د خدائے په مخکښے څوک جهګړه کوی او آخر دلته به څوک د دوئ وکالت کوی۔

جناب سپیکر: ستاسو په خدمت کښ ما یو Request کولو او هغه دا دے چه نن دوه آئټمز Discussion د پاره دی یو خو ایډجرنمنټ موشن Carried over شوے دے او هغے باندے هم څلور، پینځه کسان د اپوزیشن د طرف نه دی او څلور، پینځه کسان د ټریژری بنچز د طرف نه پاتے دی او بیا وریسے د فرټیلائزر والا هغه هم دغه شوے دے، هغے ته هم Per rules دوه گهنټے ورکول پکار دی۔

حاجی عبدالرحمان خان: زما جی یو قرارداد وو د گنو په باره کښ او تاسو راته ونیلے وو نو ما سبحان خان سره خبره کړے ده۔ هغوی وائی چه پیش به ئے کړو۔

جناب سپیکر: یو منټ، زه دا خبره ختمه کړم نو بیا تاسو خبره اوکړئ۔ که تاسو غواړئ نو یو کس د رول 31 د Suspension د پاره اووایئ نو که Rule suspend کړئ او Questions' Hour ختم شی نو هله به دا پوره شی، گنی بیا خو به دا ډیره گرانه غوندے شی۔

جناب نجم الدین: زمونږ لږ خو ډیر اهم سوالونه دی، څه Lapse کیږی۔ په ایجنډا باندے درے سوالونه دی، نور Lapse کیږی۔

جناب سپیکر: دا ستاسو خوښه ده، ما ته پرے هیڅ فرق نه پریوځی۔ ما خو تاسو ته خبره اوکړه، ستاسو خوښه ده۔ بس کښینئ۔

جناب نجم الدین: درے، څلور سوالونه دی جی، زیات نه دی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ډیره ښه ده۔

Honourable Fateh Ullah Khan, MPA, to please ask his Question No. 716. Fateh Ullah Khan, MPA!

*716 _ جناب فتح اللہ خان: کیا وزیر خدمات و انتظام عمومی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ تمام محکموں میں منظور شدہ آسامیوں پر بیس فیصد ڈاؤن سائزنگ کی

تجویز زیر غور ہے۔
(ب) آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں درجہ چہارم کے مقامی ملازمین کو فارغ کیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ کی واضح ہدایات کے باوجود تاحال مذکورہ ملازمین کو بحال نہیں کیا گیا ہے۔
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو غیر قانونی طریقے سے تعینات کیا گیا ہے۔
(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو غیر قانونی تقرریاں کیوں کی گئی ہیں' وضاحت کی جائے۔ نیز جن افسران نے غیر قانونی بھرتیاں کی ہیں' ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔)۔ (ا) اس قسم کی تجویز پر حکومت نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔
(ب) جہاں تک کمشنر ڈی آئی خان اور ڈپٹی کمشنر ٹانک کے دفاتر کا تعلق ہے تو کوئی بھی درجہ چہارم کا ملازم ملازمت سے فارغ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اگر معزز رکن اسمبلی' ڈی آئی خان ڈویژن میں ان محکموں کی نشاندہی کریں جن سے درجہ چہارم ملازمین فارغ کئے گئے ہیں تو متعلقہ محکمے اس کا مناسب جواب دے سکیں گے۔
(ج) جز (ب) کی وضاحت کے بعد ہی صحیح معلومات حاصل کرنا ممکن ہو گا۔
(د) سر دست ایسی کوئی کارروائی زیر غور نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Hashim Khan, MPA, to please ask his Question No. 732. Hashim Khan!

* 732 _ جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)۔ کیا وزیر خدمات و انتظام عمومی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔
(ا) موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے سے لیکر تا حال کتنے افسران پورے صوبے میں افسران بکار خاص (OSD) ہیں۔
(ب) مذکورہ کتنے OSD افسران دوبارہ محکموں میں تعینات کئے گئے ہیں۔
(ج) مذکورہ افسران کیوں OSD بنائے گئے تھے اور ان کی دوبارہ محکمہ جات میں تعیناتی کی وجوہات کیا تھیں؟
وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔)۔ (ا) موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے سے لیکر

تاحال چھیانوے افسران' افسران بکار خاص (OSD) رہے ہیں۔
(ب) مذکورہ بالا افسران میں سے ستر افسران دوبارہ مختلف محکموں میں تعینات کئے گئے ہیں۔
(ج) افسران کی تبدیلی مفاد عامہ کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ بعض اوقات کچھ افسران کی مختلف آسامیوں پر دوبارہ تعیناتی میں کچھ وقت لگتا ہے' لہٰذا ان کی تنخواہ اور ملازمت کو باقاعدہ بنانے کیلئے ان کو درمیانی عرصے کیلئے افسر بکار خاص تعینات کیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Hashim Khan, MPA, to please ask his Question No. 733.

* 733 _ جناب محمد ہاشم خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ
(ا) دوسرے صوبوں کے کتنے افسران' صوبہ سرحد میں کس کس محکمے میں کب سے تعینات ہیں:
(ب) صوبہ سرحد کے کتنے افسران دوسرے صوبوں میں تعینات ہیں' ہر ایک افسر کی تعیناتی کی تاریخ بتائی جائے:
(ج) آیا یہ درست ہے کہ ہر ایک صوبے میں اس صوبے سے متعلقہ افسر تعینات کیا جائے گا:
(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس پالیسی پر کہاں تک عملدرآمد کیا ہے' تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔): (ا) دوسرے صوبوں سے کوئی بھی افسر صوبہ سرحد میں کام نہیں کر رہا ہے۔
(ب) صوبہ سرحد کا کوئی بھی افسر دوسرے صوبے میں تعینات نہیں ہے۔
(ج) جی ہاں۔
(د) اس کا جواب جز (ا) اور (ب) کے تحت دیا جا چکا ہے۔

Mr. Speaker: Honourable Said Ahmed Khan, MPA, to please ask his Question No. 782. Said Ahmed Khan.

* 782 _ جناب سید احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ
(ا) آیا یہ درست ہے کہ 1995-96 کے دوران صوبائی حکومت کے ساتھ پی آئی اے نے

ایک معاہدے کے تحت دیر سے دروش تک ہیلی کاپٹر سروس شروع کی تھی؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ معاہدے پر عملدرآمد نہ ہونے اور دوسری کئی وجوہات کی بنا پر سروس ختم کر دی گئی ہے؛
(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن وجوہات کی بنا پر مذکورہ سروس ختم کر دی گئی ہے اور آیا حکومت اس سروس کو دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔): (ا) جی ہاں۔
(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے بلکہ اس معاہدے پر پوری طرح عملدرآمد کیا گیا تھا مگر وہ معاہدہ بنیادی طور پر صرف تین ماہ کیلئے تھا جس پر 11 دسمبر 1995 سے عملدرآمد شروع ہوا اور 30 اپریل 1996 کو یہ معاہدہ ختم ہوگیا۔
(ج) جز (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ چونکہ معاہدہ بنیادی طور پر صرف تین ماہ کیلئے جو 11 دسمبر 1995 سے شروع ہوا اور تین ماہ کی مدت پوری ہونے کے بعد 10 مارچ 1996 کو ختم ہو جانا تھا مگر چترالی مسافروں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے 30 اپریل 1996 تک اس سروس کو جاری رکھا گیا اور موسم اچھا ہو جانے کے بعد لواری ٹاپ کے ذریعہ راستہ کھل جانے کے بعد یہ سروس ختم کر دی گئی۔ دراصل یہ سروس صوبائی حکومت کی طرف سے سبسڈی پر چلائی گئی تھی جس پر صوبائی حکومت نے تقریباً بتیس لاکھ روپے صرف پی آئی اے کو ادا کئے اور اس کے علاوہ پی آئی اے ہیلی کاپٹر کے سٹاف کو لے آنے، لے جانے اور رہائش و طعام وغیرہ پر علیحدہ خرچہ کیا گیا۔ تاہم صوبائی حکومت کی شدید مالی مشکلات کے باعث اس سروس کے دوبارہ اجراء کو موزوں نہیں سمجھا گیا اور اس وجہ سے آئندہ اس سروس کے اجراء کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جناب سید احمد خان: محترم سپیکر صاحب! یہ بڑا Important سوال ہے جی۔ محترم سپیکر صاحب! چترال کا میں بار بار ذکر اسلئے کر رہا ہوں کہ یہ ایک پسماندہ علاقہ ہے، ابھی اگر بارش ہو جائے تو جناب لواری بند ہو جائے گا اور دوسرا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ چترالی مسافروں کو خاصکر ان دنوں میں، مسافر بیچارے بیمار ہوتے ہیں اور وہ علاج کیلئے پشاور آتے ہیں، آنے جانے میں اور اشیاء خورد و نوش لے جانے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ چونکہ یہ بڑا اچھا اقدام تھا جناب، تین مہینے کیلئے بھی اس پر گزارا ہو سکتا تھا تو میری ایک درخواست ہے کہ چونکہ اس کے ساتھ چترالی عوام کی زندگی کا تعلق ہے، ان کی انتہائی مشکلات وابستہ ہیں تو

میں یہ درخواست کروں گا آپ کی اجازت سے اس ہاؤس سے کہ اس کوئسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے کیونکہ چترالی عوام کو جو مشکلات درپیش ہیں، اس سٹینڈنگ کمیٹی کے ذریعے، اس ہاؤس کے ذریعے کوئی ایسی تجاویز ہوں تاکہ اس مسئلے کا کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے کہ چترالی مسافر بیچارے ان مشکلات سے نجات پائیں۔ تو میری آپ سے اور ہاؤس سے درخواست ہے کہ اس کوئسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: The honourable Minister, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چترال کے عوام کی یہ دیرینہ مشکلات ہیں اور ہمیں سب کا احساس ہے اور وہ لوگ ان مشکلات سے دو چار ہیں جس کیلئے سابقہ حکومت نے اور اس حکومت نے بھی سپیشل ہیلی کاپٹر سروس کا اہتمام کیا تھا اور جس کیلئے تقریباً بتیس لاکھ روپے گورنمنٹ نے اپنی طرف سے سبسڈی بھی دی ہے مگر کچھ مالی مشکلات کی وجہ سے اس پروگرام کو زیادہ آگے نہیں چلایا جا سکا۔ اب بھی لواری ٹاپ ٹنل کیلئے نیشنل ہائی وے کا ایک منصوبہ ہے جس کیلئے تقریبا بارہ ملین روپے زیر تجویز ہیں تاکہ ٹنل کو ایسا بنایا جائے کہ پورے سال کیلئے وہ سڑک استعمال ہو سکے اور ایک اور تجویز بھی ہے کہ اس کو ایک متبادل راستہ کونڑ سے بھی آتا ہے اور اس کیلئے صوبائی حکومت نے دفتر خارجہ سے رابطہ کیا ہوا ہے اور افغان کونسل سے رابطہ کر کے اس سڑک کو کھولنے کی تجویز ہے جس میں ان کی کچھ شرائط ہیں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ معاملہ بھی جلد طے پایا جائے گا اور مجھے آنریبل ممبر اور ان کے علاقے کے لوگوں کی تکالیف کا احساس ہے اور میں یہ چاہوں گا اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: Is the desire of the House that Question No. 782, asked by honourable Said Ahmed Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on S&GAD?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Question is accordingly referred to the Standing Committee on S&GAD.

جناب سید احمد خان: سر! میں آپ کا، ہاؤس کا اور معزز منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا

ہوں۔

جناب عبدالسبحان خان: جناب سپیکر! زہ جی ستاسو او د ټولے اسمبلئ د ممبرانو په وساطت باندے شہزادہ سلطان روم، سابقہ قومی اسمبلئ ممبر تہ هر کلے وایمہ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Ahmed Hassan Khan, MPA, to please ask his Question No. 826. Honourable Ahmed Hassan Khan.

* 826_ جناب احمد حسن خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے بینولنٹ کی مد میں کٹوتی کیجاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سے سرکاری ملازمین کے بچوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 1997 کیلئے ضلع دیر کے سرکاری ملازمین کے بچوں کو وظائف نہیں دیئے گئے؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1997 کیلئے ضلع دیر کے ملازمین کے بچوں کو وظائف کیوں نہیں دیئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔): (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) کمشنر ملاکنڈ کو مبلغ 15,414,087 روپے پچھلے سال مئی 1997ء میں بھیجے گئے تھے تاکہ ملاکنڈ ڈویژن کے ضلعی دفاتر کے وظائف اور ماہانہ امداد کے اخراجات بینولنٹ فنڈ کی مد سے مستحقین کو دیئے جا سکیں۔ بعد ازاں جنوری 1998ء میں مبلغ 3,46,9,737 روپے مزید ارسال کئے گئے تاکہ باقی منظور شدہ کیسوں کو بھی نمٹایا جا سکے۔ حال ہی میں کمشنر ملاکنڈ ڈویژن کو مبلغ 9,240,725 روپے کا چیک برائے ادائیگی مذکورہ وظائف اور ماہانہ امداد مورخہ 21-11-1998 کو ارسال کیا جا چکا ہے جس میں مبلغ 1,640,005 روپے ضلع دیر کیلئے مختص ہیں۔ ان رقوم کی تقسیم ضلعی دفاتر کے دائرہ اختیار میں ہے جو کہ شروع ہو چکی ہے۔ مزید برآں وظائف کی تقسیم کے طریقہ کار میں وقت صرف ہوتا ہے اور گزشتہ سال کے

وظائف کی تقسیم موجودہ سال میں کی جاتی ہے۔ کمشنر ملاکنڈ کو وظائف کی فوری تقسیم / ادائیگی کیلئے ضروری ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

جناب احمد حسن خان : جناب سپیکر ! حکومت نے بہت وضاحت سے تفصیل بیان کی ہے جس کے بارے میں میرے کچھ شکوک و شبہات ہیں۔ کل بھی ملازمین کا جو مقامی صدر ہے، وہ میرے ساتھ یہاں ملا تھا اور کل ہی ضلع دیر میں کلرکس، اساتذہ کرام اور نچلے درجے کے ملازمین نے ہڑتال کی تھی۔ میں صرف اس وضاحت کی خاطر کہ جو حساب و کتاب ہے، اس میں ضلع دیر کو جو پیسے ملے ہیں، ان کے اس سال کیلئے اکتیس لاکھ بنتے ہیں اور یہاں انہوں نے سولہ لاکھ روپے دیئے ہیں، بقایا حساب کتاب کے بارے میں بھی میرے چند شکوک و شبہات ہیں۔ میری منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے اتنی عرض ہے، حقیقی صورتحال کو جاننے کیلئے کیونکہ جناب سپیکر، یہ پیسے ملازمین سے کاٹے جاتے ہیں، یہ ان کا حق بنتا ہے اور یہ کسی اور مد میں خرچ نہیں کئے جا سکتے، لہٰذا ان پیسوں کو بروقت دینا حکومت کا فرض بنتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں، ملازمین میں بے چینی ہے تو میری درخواست ہے جناب منسٹر صاحب سے، میں نے کبھی یہ ریکویسٹ نہیں کی ہے کہ میرا کوئی کوئسچن کمیٹی میں چلا جائے لیکن میں حکومت کی آسانی کیلئے تاکہ ان کے خلاف کل کوئی مظاہرہ نہ ہو، وہاں کوئی روڈ بلاک نہ ہو، ان کا ایک نمائندہ آ جائے اور متعلقہ منسٹر ان کو سمجھائیں کہ یہ صورتحال ہے اور ہم بھی ان کے ساتھ انشاء اللہ مکمل امداد کریں گے۔ اگر یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے، ایسی بات نہیں ہے لیکن تھوڑی مشکل ہے جو میرے سامنے ہے، تو میں مشکور رہوں گا۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! احمد حسن صاحب نے ملازمین کے فنڈز اور وظائف کی تقسیم کے بارے میں سوال اٹھایا ہے اور یہ ممبران کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کی مشکلات کو دور کرنے کیلئے بات کریں اور جو خامیاں حکومت کی ایجنسیوں اور اداروں کی طرف سے ہیں، ان کی بھی نشاندہی کریں بلکہ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی بات کی ہے۔ ہمیں اس کوئسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No.

826, asked by honourable Ahmed Hassan Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on S&GAD?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Question is referred to the Standing Committee on S&GAD.

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! میں آپ کا اور محترم منسٹر صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بشیر خان، تاسو پاسیدلی وئ؟

جناب بشیر احمد بلور: نه جی، هیخ نشته، مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Najam-ud-Din Khan, MPA to please ask his Question No. 672. Najam-ud-Din Khan, MPA.

*672۔ جناب نجم الدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر میں ایک معاہدے کے تحت سٹیٹ ملازمین کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنے ملازمین کو الاٹمنٹ کے کاغذات مل چکے ہیں، اگر الاٹمنٹ نہیں کی گئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں؛

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا۔): (ا) ضلع دیر میں سابقہ سٹیٹ ملازمین کو ابھی تک کسی معاہدے کے تحت کوئی پلاٹ الاٹ نہیں کئے گئے ہیں البتہ ان کے پاس سابقہ سٹیٹ کے مکانات و ارضیات تاحال زیر قبضہ امانت ہیں۔

(ب) محکمہ کی طرف سے جز (ب) کا جواب نہیں لکھا گیا ہے۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! دا کوم سوال چه ما کړے دے، زه تاسو ته جی وایم، منسټر صاحب هم دلته ناست دے، زمونږه دیر کښې سټیټ ملازمین وو، چه کله سټیټ ختم شو او ضلعے کښې هغه Convert شو، هغه سټیټ ملازمینو سره د بهټو صاحب په حکومت کښې یو Agreement شوے وو، یوه فیصله ورسره شوے وه او هغه فیصله دا وه چه د چا سره کومه

اسحله وه، هغه نے ورته پریښودلے وه او د چا سره چه زمکے نه وے، نو هغوی ته نے څه رائلټی ورکړے وه، پانچ چھ هزار روپئ یا بیس هزار روپئ جمعدارانو او صوبیدارانو ته او چه چا سره د سټیټ زمکے وے نو په هغه Agreement کښې Clear Cut دا لیکلے شوی دی، واضحه خبره ده چه دا به دے ملازمینو ته د دوئ د سکیل مطابق پاتے کیږی۔ بیا په مختلفو وختونو کښې په هغه سکیل باندے عملدرآمد د پاره احکامات شوی دی او هغه کسانو ته د سکیل مطابق د هغه زمکو ورکولو د پاره احکامات جاری شوی دی۔ زه د دے جواب نه مطمئن نه یم جی۔ که دوئ وائی نو زه به هغه ایګریمنټ راوړم چه کوم فیډرل ګورنمنټ کړے دے، دے صوبائی حکومت کړے دے او دا نے ونیلے وو چه دا زمکے به مونږه دغه خلقو له ورکوؤ او دا حکومت هم دا چغے وهی چه زمونږه کومه زمکه فالتو پرته ده، هغه به په خلقو باندے تقسیموؤ، نو د هغوی سره خو جی فیصله شوے ده۔ زه منسټر صاحب ته وایم چه آیا دوئ سره دا ایګریمنټ شته او که نشته؟ دوئ له خپلے محکمے غلط جواب ورکړے دے۔ د ډپټی کمشنر سره، د کمشنر سره په ریونیو ډیپارټمنټ کښې د هغے مکمل ریکارډ پروت دے چه دا زمکے به په دغه ملازمینو باندے تقسیمیږی او تر اوسه پورے نه دی تقسیم شوی، دا ولے نه دی تقسیم شوی؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب والا! یہ دیر کا ایک بہت دیرینہ مسئلہ ہے اور یہ اس وقت سے ہے جب سے ریاستوں کا ادغام ہوا اور اس سے پہلے نواب آف دیر نے اپنے ملازمین سے کچھ وعدہ کیا تھا اور ان کے ساتھ Understanding تھی کہ ان کو وہ زمین کے قطعات دیں گے اور جناب' یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ صرف اس دور میں' موجودہ حکومت کے دوران بلکہ اس حکومت کہ جس میں خود آنریبل ممبر بھی شریک تھے اور وہ قومی اسمبلی کے نمائندے بھی تھے' میں یہ مسئلہ انہوں نے بار بار اٹھایا ہے۔ جناب! میری اطلاع کے مطابق یہ جو زمین تھی' وہ محترم نواب دیر (مرحوم) کی ذاتی نہیں تھی بلکہ لوگوں کی زمینیں تھی جو انہوں نے اس وقت ان سے لے لی تھیں۔ دیر کی ریاست کے خاتمے کے بعد مالکان زمین جو تھے' انہوں نے رجوع کیا فیڈرل لینڈ کمیشن سے اور پھر

ان کے ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں بھی مقدمات زیر التوا ہیں تاہم اگر وہ حکومت کی لینڈ بنتی ہے، حکومت کے پاس آتی ہے' وہ سٹیٹ لینڈ بنتی ہے تو ہم جناب.نواب مرحوم کے اس وعدے کو ایفا کرتے ہوئے ان ملازمین کو وہ پلاٹس دینے کی پوری سفارش کریں گے، ان کو ان کا حق دلائیں گے مگر جب تک ان کے فیصلے طے نہیں ہو جاتے کیونکہ اس وقت ہمارے پاس سردست ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ ہم معزز رکن کے خیالات کے ساتھ ان کی پوری مدد کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب نجم الدین: سر! زما دے کښې درخواست دے چه کوم کیس په هائی کورټ کښې دے، هغه خو هائیکورټ کښې دے جی خو چه په کوم د سره کیس نشته دے، نو زما صرف جی ستاسو په وساطت سره دا درخواست دے چه دے له د یا خو یوه کمیټی جوړه شی او یا د سټینډنګ کمیټئ ته لاړشی چه دا کوم ایګریمنټ او د دے فیصلے پرتے دی، سابقه حکومتونو ټولو په هغے کښې فیصلے کړے دی چه دا د دوئ زمکے دی نو زما منسټر صاحب ته دا درخواست دے چه دا د هم دے سټینډنګ کمیټئ ته ریفر کړی چه د دے ټولو Calculation او حساب کتاب اوکړی۔ چه په کوم باندے کیس نشته دے چه هغه خو هغه ملازمینو ته الاټ کړی کنه جی۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر): دے کښې یو ضمنی سوال کوم جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! انہوں نے درست کہا ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ جس کا حق بنتا ہے' اس کو ملے اور اس کے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں' ان کو دور کیا جائے اور جہاں رکاوٹیں نہیں ہیں' جو زمین صاف ہے' جن پر ایسی کوئی Bar نہیں ہے' تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں اس کو Thorough study کیا جا سکے۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر): دے کښې زما یو ضمنی سوال دے۔ دا جی څنګه چه نجم الدین ------

جناب سپیکر: هغه خو وائی چه سټینډنګ کمیټئ ته د حواله شی، اعتراض پرے نشته دے۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر): زه به ئے وضاحت اوکړم جی۔ دا د فیډرل لینډ

کمیشن سره کومے زمکے چه وی نو هغه د 115 MLR لاندے د والئ سوات او د والئ دیر زمکے وے، هغه په دے طریقه تقسیم شوی دی چه په دے کښ ارسټه کلی والئ سوات Hand over کړی دی پاکستان ته۔ زمونږه د دے زمکو فیصلے شوی دی د حکومت په حق کښ۔ داسے ما څو څو خله دلته یو سوال پیش کړے وو۔ زما عرض دا دے چه کوم ملازمینو ته، د حولدارنه صوبیداره پورے، نو هغوی ته هغه خپلے زمکے Hand over شوی دی او هغوی رائلټی اغستے ده۔ چا پیسے اغستے دی او چا ټوپکے اغستے دی او باقی زمکے چه کومے پاتے دی د نواب نو هغه د حکومت پاکستان په حق کښ فیصله شوی دی خو هغه زمکے تر اوسه پورے هغوی حواله کړے نه دی نو هغسے پرے غیر خلق قابضین دی په ناجائزو طریقو سره۔ د دے د پاره ما څو څو خله دے هاؤس ته درخواست اوکړو چه دغه زمکے مونږه ته راکړئ او مونږه چه چا سره وعدے کړے دی چه هغه غریبانانو له ئے د مقبرو د پاره ورکړو۔ چرته به سکول او چرته به د گراونډ د پاره راشی۔ چرته به د سکولونو د پاره په قومی مفادو کښ استعمال شی نو د هغوی دغه مسئله ده۔ نجم الدین خان پرے شاید خان نه دے پوهه کړے چه دا فیصله شوے ده، فیډرل لینډ کمیشن کړے ده او د 115 لاندے ټول ټوټل ریکارډ ما سره پروت دے جی۔

جناب سپیکر: هاشم خان! دواړه سائډه اووائیل چه کمیټئ ته د لاړ شی۔ پته به ئے اولگی کنه۔ بس هغه ټول دغه به ئے اوشی۔

Is it the desire of the House that Question No. 672, asked by Najmuddin Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Home?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is accordingly referred to the Standing Committee on Home.

جناب نجم الدین: شکریه، ډیره مهربانی د منسټر صاحب او ستاسو د دواړو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Abdur Rehman Khan, MPA to please ask his Question No. 673.

* 673 - حاجی عبد الرحمان خان: کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس نے شبقدر، ناگمان روڈ پر حاجی زئی پولیس چیک پوسٹ اور ناگمان پولیس چیک پوسٹ کی موجودگی میں ماموں خنکے، شبقدر روڈ پر ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تیسری چیک پوسٹ قائم کر دی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس والوں نے جعلی انتقال بھی کروایا تھا، جسے بعد میں چھٹی نمبر 1514 مورخہ 25-12-1997 کے ذریعے منسوخ کروا کر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو Compulsory requisition letter بھی جاری کیا تھا؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کے استفسار پر ایکسین سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن پشاور نے مذکورہ دکانوں کی قیمت 4 لاکھ 57 ہزار 3 سو روپے مقرر فرمائی تھی جسکی ادائیگی کے لئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے ایس ایس پی پشاور کو متعدد چھٹیاں بھی لکھیں؟

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دکانوں کے بالکل قریب سرکاری اراضی، خسرات نمبر 903 حد نمبر 379/1 وغیرہ موجود ہے اور جس کو مقامی پولیس نے چیک پوسٹ کے لئے موزوں قرار دیا ہے؟

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سرکاری اراضی پر چیک پوسٹ کیوں نہیں بناتے؟ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

سردار مہتاب احمد خان (وزیراعلیٰ): جواب۔

(الف): ہاں لیکن ماموں چیک پوسٹ ہے جبکہ حاجی زئی اور ناگمان پولیس پوسٹ ہیں۔

(ب) انتقال جو کہ محکمہ پولیس کے نام پر ہوا تھا جعلی نہیں تھا وہ صرف ٹیکنیکل وجوہات کی بناء پر منسوخ کروایا تھا اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور کو Compulsory requisition کے لئے چٹھی جاری کی گئی تھی۔

(ج) یہ درست ہے کہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پشاور کے استفسار پر ایکسئین سی اینڈ ڈبلیو بلڈنگ ڈویژن) پشاور دوکانات اور زمین کی قیمت چار لاکھ بیس ہزار چارسو نوے روپے لگائی تھی اور ایس ایس پی صاحب پشاور کو ادائیگی کی چٹھیاں لکھوائی تھیں لیکن پولیس نے ذیل وجوہات کی بناء پر اس Estimate سے اتفاق نہ کیا۔

(ا) کارروائی سی اینڈ ڈبلیو (بلڈنگ ڈویژن) یکطرفہ تھی اور انکے ساتھ پولیس کا کوئی نمائندہ موجود نہ تھا تاکہ موقع و محل کی صحیح نشاندہی کرتے یا کرواتے۔

(۲) پانچ دکانات کی بجائے نو دکانات بشمول کچی آبادی جنمیں افغان مہاجرین رہ رہے ہیں کی Estimate لگوائی تھی۔

(د) یہ درست ہے کہ موقع کے نزدیک تیس مرلہ اراضی نمبرات خسرہ 902 اور 379 خاص ملکیتی محکمہ روڈ اینڈ بلڈنگ موجود ہے لیکن چیک پوسٹ کے لئے ذیل وجوہات کی بناء پر موزوں نہیں۔

(ا) وہ جگہ مناسب نہیں ہے اور دریابرد ہونے کا خدشہ ہے۔

(۲) دوسرا یہ جگہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو (بلڈنگ ڈویژن) حکومت نے حاصل کی ہے اگر محکمہ متعلقہ اسکی Disposal کروانا چاہے تو یہ اصل مالک جس سے یہ حاصل کی گئی ہے اسکو واپس ہوگا۔ جیسا کہ ریونیو سرکولر نمبر 54 مجریہ یکم جنوری 1914 شمال مغربی سرحدی صوبہ میں مذکورہ ہے۔ یہ محکمہ پولیس کو نہیں مل سکتا۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 673 الف، ب، ج، د، ه۔ جناب سپیکر صاحب! زه چه ترے څه تپوس کوم د هغے هغه جوابونه تاسو اوګورئ څه عجیبه غوندے جوابونه دي۔ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس نے شبقدر ناګمان روڈ پر حاجی زئی پولیس چیک پوسٹ اور ناګمان پولیس چوکی کی موجودگی میں ماموں خنکے شبقدر روڈ پر ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تیسری چیک پوسٹ قائم کر دی ہے' تو ان کا جواب ہے کہ ہاں حاجی زئی پولیس پوسٹ ہے"۔ اوس صاحبه دا اوګوره چه د سیند په هغه غاړه د ادیزو پل باندے چوکئی شته نو دے غاړه باندے څه ضرورت وو؟ څه بیا دلته بل جز کښ دي چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس والوں نے جعلی انتقال بھی کروایا تھا؟ اوس محکمه جواب راکوی "انتقال جو کہ محکمہ پولیس کے نام پر ہوا تھا جعلی نہ تھا اور ٹیکنیکل' نو دا ټول د یو سازش لاندے جي، دا ټول جوابونه چه نے دي غلط دي۔ ښه به دا وي چه که د وزیر صاحب خوښه وي چه کمیټئ ته نے حواله کړي او کمیټئ کښ زه ورته هغه ټول دستاویزات وړاندے کړم چه دا شئے د تعصب په بنیاد شوے دے، د دغه په دغه نه دے شوے۔

Mr. Speaker: Honourable Mininister.

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>، جناب سپیکر! آنریبل ممبر نے جعلی انتقالات کی طرف اشارہ کیا ہے، پولیس کا جواب غالباً کچھ اور ہے مگر میں آنریبل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے وہ درست ہے۔ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کس کی کہاں غلطی تھی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that Question No. 673, asked by Honourable MPA, Abdur Rehman Khan, may be referred to the Standing Committee on Home?

(The motion was carried).

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the Question is accordingly referred to the Standing Committee on Home.

<u>حاجی عبد الرحمان خان</u>، سپیکر صاحب! ستا او د دے وزیر صاحب او د ټولایوان ډیر مشکور یمه چه زما دا سوال ئے کمیټئی ته حواله کړو۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Baz Muhammad Khan, MPA to please ask his Question No. 820. Honourable Baz Muhammad Khan, MPA.

* 820 _ <u>جناب باز محمد خان</u>، کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ 1993 میں بنوں کو ڈویژن کا درجہ دینے کے بعد 1993 سے لیکر 1998 تک پولیس کانسٹیبل بھرتی کئے گئے ہیں،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو مطلوبہ کانسٹیبلز کی تعداد کتنی ہے اور ان کا تعلق کن اضلاع سے ہے،

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلع کیڈر کی ہیں،

(د) مذکورہ بھرتیوں میں اگر کوئی غیر قانونی اقدام کیا گیا ہو تو حکومت اس کی درستگی کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>سردار مہتاب احمد خان</u>(وزیر اعلیٰ) جواب وزیر قانون نے پڑھا۔)، (ا) جی ہاں۔

(ب) بنوں کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے بعد 279 کانسٹیبل بھرتی کئے گئے ہیں۔ ان کی ضلعی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ــــ

ضلع	کل تعداد	متعلقہ ضلع	دیگر اضلاع

بنوں	248	215	لکی سے / کرک سے / چارسدہ سے۔	
لکی 31	31	35	1	2

(ج) جی ہاں۔

(د) مذکورہ بھرتیوں میں کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کیا گیا ہے۔ تمام بھرتیاں محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔ کانسٹیبلان کی ضلع کیڈر کی پوسٹ پر دیگر اضلاع کے باشندوں کی بھرتی پر کوئی پابندی نہیں البتہ انسپکٹر جنرل پولیس نے مورخہ 22-11-99 کو دیگر اضلاع کے باشندوں کی بھرتی پر پابندی عائد کر دی ہے۔ چارسدہ ضلع سے دو بھرتی شدہ کانسٹیبلان کو اپنے متعلقہ ضلع تبدیل کر دیا گیا ہے اور کرک ضلع کے کانسٹیبل کو اپنے ضلع تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ضلع لکی مروت کے 35 کانسٹیبلان میں نصف کے قریب اپنے ضلع میں تعینات ہیں اور باقیماندہ بھی اضافی آسامیوں کی منظوری پر اپنے ضلع کو تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! ډیره شکریه۔ محترم سپیکر صاحب! ما یوه پوښتنه کړے ده چه "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلع کیڈر کی ہیں؟ دوئ وائی چه آؤ جی او بیا د دے "د" جز په جواب کښ وائی چه " مذکورہ بھرتی میں کوئی غیرقانونی اقدام نہیں کیا گیا"۔ زه جی د منسټر صاحب نه دا پوښتنه کومه چه ضلع کیډرشوی دی دغه پوسټونه نو بیا خو پکار وو چه د هغه ضلع نه بهرتی شوے وے نو د لکی نه، چارسدے نه او د کرک نه د دے بهرتی څه ضروری وه جی۔ زمونږه خو اکثر ډیر غریب خلق دی او هسے مو هم د روزګار څه وسائل نشته دے۔ هلته کارخانے نشته دے، بل څه نشته جی، چرته یو نیم که په دے پولیس کښ او یا په بل څه کښ که بهرتیانے راشی نو په هغے کښ هم د چارسدے نه، د کرک نه او د لکی نه خلق راشی۔ نو د بنوں خلق به څه کوی، مونږه به چرته خو جی؟ نو زه د منسټر صاحب نه دا پوښتنه کوم چه دا غیر قانونی اقدام څنګه نه دے جی؟ چه د ضلعے کیډر شو جی نو پکارخو دا وو چه د بنوں نه بهرتی شوے وے، د بلے ضلعے نه څنګه بهرتی اوشوه؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! پولیس بھرتیوں کی تفصیل جو کہ محکمے کی طرف

سے آئی ہے اس میں جناب یہ ہے کہ کیڈر پر Ban ہونے کی وجہ سے کچھ کی ریکروٹمنٹ نہ ہو سکی اور جہاں تک دوسرے ضلعوں سے بھرتی کی بات ہے جناب، تو اس میں بنوں سے 248 تھے، لکی سے 35، کرک سے ایک اور چارسدہ سے 2، اور جہاں تک دو کانسٹیبل جو چارسدہ سے تعلق رکھتے تھے، ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور پھر جناب، یہ جو 35 کانسٹیبلز لکی ڈسٹرکٹ سے تھے، ان میں سے تقریباً آدھی تعداد کو اپنے ضلعے میں بھیج دیا گیا ہے اور باقی بھی حالات کے ساتھ ساتھ، تاکہ ان لوگوں کو وہاں Absorb کر دیا جائے، اس میں آنریبل ممبر سے گزارش کرتا ہوں کہ وقت کیساتھ ساتھ جیسے بھی اس میں سہولیات آئیں گی باقی جو دوسرے ڈسٹرکٹس سے آئے ہیں، میں یہ گزارش کر دوں کہ پابندی اس میں نہیں ہے کہ یہ فلاں جگہ سے نہیں ہوگا مگر اس کے باوجود بھی ڈسٹرکٹ کیڈر میں ان کی خواہش کے مطابق ان لوگوں کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا جائیگا اور جب بھی کوئی ایسی جگہ نکلے گی تو اس میں اس کو Accommodate کر دیا جائیگا۔

<u>جناب باز محمد خان</u>: محترم سپیکر صاحب! هم دغسے Identical سوال اورنگزیب خان کړے وو په دغه مخکښے اجلاس کښں او په هغے کښں هم دغه شئے پیش شوے وو۔ که ستاسو اجازت وی چه زه نے پرهاؤ کړم جی۔ هغه وائی چه "آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں 1994 تا نومبر 1996 پولیس میں کانسٹیبلز بھرتی کئے گئے ہیں؟ دویٔ ورته ونیلے وو چه او جی، بالکل بھرتی شوی دی۔ بیا په (ب) جز کښں نے تپوس کړے وو چه "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کانسٹیبلز کی تعداد کتنی ہے اور ان کا تعلق کن اضلاع سے ہے" بیا هغه تعداد نے ورکړے دے۔ بیا په (ج) کښں نے تپوس کړے دے چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلعی کیڈر کی ہیں؟" نو دویٔ ورته ونیلے دی چه او دا ټهیک ده۔ او بل جی د (د) جز په جواب کښں کوم چه اورنگزیب خان سوال کړے دے جی نو په هغے کښں دا وائی چه "اگر مذکورہ بھرتیوں میں کوئی غیر قانونی اقدام کیا گیا ہے تو آیا حکومت اس کی درستگی کیلئے اقدامات کرنے کو تیار ہے؟" نو حکومت جی دا جواب ورکوی "حکومت اس سلسلے میں ایک غیر جانبدار کمیٹی بنانے کیلئے تیار ہے جو کہ مذکورہ بھرتیوں کا جائزہ لیکر اپنی سفارشات پیش کریگی۔" لکه زه جی وایمه، منسٹر صاحب وائی چه دا څه پابندی نشته نو که پابندی نه وی نو دا جی په هر یو کیډر باندے چه هغه د ضلعے کیډر وی نو په ټول کیډر باندے پابندی نه

وی- یو چوکیدار به هم کیدے شی، یو چپڑاسی به هم کیدے شی او یو آپریټر هم کیدے شی۔ د بلے ضلعے به راځی، په دے چه ځنے ضلعے خو بالادسته دی جی، هغه به په مونږه باندے راځی جی او هلته به هر څه رانه اوړی- نو دا به څنګه او څه چل به کوؤ؟ زه خو وایمه چه لکه منسټر صاحب، زه د کمیټئ سوال نه کوم چه کمیټئ ته د لاړ شی خو دا وایمه چه دا کوم کسان نے چه بهرتی کړی دی، زما په خیال باندے جی دا غیر قانونی دی- دا خلق زمونږه نه لرے کړئ، دا به کله ټهیک کیږی جی؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ویسے ڈسٹرکٹ کیڈر تو میرے خیال میں اسی ڈسٹرکٹ کا ہوتا ہے، اس میں تو باہر سے نہیں ہوتا۔

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! دے کښی ----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! دراصل یہ کلاس فور کی کچھ آسامیاں ہیں اور پولیس کا جو جواب ہے، اس میں یہ تھا کہ ہماری پولیس کی جو بھرتی ہے، یہ Through out ہے مگر Preferance اسی ضلعے کو دیتے ہیں جہاں یہ ہو۔ میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کا وہاں Certain Job ہے جو مشکل ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اجلاس کے خاتمے کے بعد یہ یہاں تشریف لے آئیں، ہم آئی-جی صاحب سے بھی بات کر لیں گے تاکہ ان کی جو مشکلات ہیں، ان کو بھی ہم حل کر سکیں اور خاطر خواہ نتیجہ نکل سکے لیکن گزارش یہ ہو گی کہ اجلاس کے فوراً بعد یہ آئیں۔

جناب سپیکر: زما خیال دے باز محمد خان، دا به ښه وی --------

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میری ایک ریکویسٹ ہے باز محمد خان سے، کہ یہ بڑے بے وفا نکلے ہیں۔ ہمارا تو ایک ضلع تھا، لکی اور بنوں تو ایک ضلع تھا۔ اب یہ اتنے بھی ہمیں برداشت نہیں کر سکتے، یہ بڑے بے وفا ہیں۔ (قہقہے)

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! همایون خان اووئیل، هلته مونږه به خبره کوله چه مونږه د خان نه لکئ پریکړه (قہقہے) هغه چه څه نے پاتے دی نو هغه د هم سنبهال کړی جی- (قہقہے)

جناب سپیکر: هاشم خان، Sorry اوس خو ------

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): او جی، خیر دے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب حاجی محمد عدیل صاحب، ڈپٹی سپیکر نے 98-12-14 تا اختتام اجلاس، جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے 98-12-14 کیلئے اور جناب فرید خان طوفان صاحب نے 98-12-14 تا 98-12-15 کیلئے، تو Is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable Members?

(تحریک منظور کی گئی۔)

Mr. Speaker: Leave is granted to the honourable Members.

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر!------

جناب سپیکر: جی چه دا کال اټینشن اوکړو کنه نو بیا به پرے خبره کوو۔

حاجی عبدالرحمان خان: ښه جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr . Speaker: Mian Muzafar Shah , MPA to please move his Privilege Motion No . 97 , converted into Call Attention Notice under rule 52 (A). Mian Muzafar Shah, MPA please. Not present, it lapses . Mian Iftikhar Hussain , MPA to please move his Call Attention Notice No. 766. Mian Iftikhar Hussain, MPA.

میاں افتخارحسین: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب! "میں آپ کی توجہ ایک اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ایک اخبار کی خبر پر میرے حلقے نیابت میں ترقیاتی کام کی انکوائری ہوئی۔ انکوائری رپورٹ میں کہا گیا کہ ترقیاتی کام بالکل صحیح اور ٹھیک ہوا ہے مگر اس امتیازی سلوک کیوجہ میری پارٹی اور میری ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے"۔

جناب سپیکر صاحب! یو اخبا رکښې جی خبر راغلے دے چه د یو لاکھ او پینځه اویه زرو روپو یو کارکوټلی صالحانه کښې شوے دے۔ هلته کښې د هغه اخبار د مقامی نمائنده د خلقو سره خفګان وو، په اخبار کښې نے خبر

ورکړو او بیا د هغې نه پس هغه خبر په اخباراتو کښې ښه په سرخئ سره راغلو- هغې نه پس بیا جی زما د سیاسی مخالفت په وجه باندے څه کسان راغلل او وزیر صاحب په هغے کښې انکوائری ټیم اولیږلو- هغه انکوائری ټیم علاقے ته لاړو، په علاقه کښې ئے هغه کار اوکتلو او هغوی رپورټ ورکړو چه دا بیخی سل په سل ټهیک دے او په هغے رپورټ کښې باقاعده هغه دا Mention کړی دی چه چونکه د دے خائے نمائنده د اے این پی سره تعلق لری نو صرف د هغه د مخالفت په وجه مسلم لیګ والا دا خبره ښکاره کړے ده ---

جناب سپیکر: ارباب صاحب خبره کوی نو لږه مهربانی اوکړئ دا واورئ-

میاں افتخارحسین: بس جی، دا خبره زه ستاسو په وساطت کومه که په چا باندے ښه نه لګی نو خیر دے جی بیا د بهر ته اوخی خو دا خبره د ټولو څکه ده، که تاسو ورته په رشتیا توجه ورکړئ نو په دے ټوله اسمبلئ کښې تراسی ممبران دی او په هغے کښې د یو کَس انکوائری کیږی- زه بالکل برملا د باچا خان د سپاهی په حیثیت خپل خان Offer کوم چه زما د د یو یو انچ انکوائری اوشی او د اوس نه، د 1990 نه واخلئ، د کله نه چه زما د ایم پی اے توب ریکارډ دے، د هر څیز انکوائری د اوشی او زه په دے باندے هم فخر کوم چه زمونږ د پارټئ د پالیسئ مطابق هر یو کار ټینډر کول دی- که چرته زما یو کار ټینډر شوی نه وی نو بیا هم زه د دے ټولو مجرم یم- نو چه په دومره صفائی او وضاحت سره یو خبره کیږی نو پکار دا ده چه دومره خو یو د تسلئ او د طبع یو خبره اوشی چه دا بدنیتی ده او که په صفا خبره باندے ده؟ نو که زه په دے باندے دا سوچ اوکړم چه آیا په دے تراسی ممبرانو کښې صرف د یو ممبر انکوائری کیږی، نو انکوائری ټیم چه علاقے ته لاړشی نو بیا جی خلق دے ته نه ګوری، هغوی دے ته ګوری چه دے کارکښې غبن شوے دے نو څکه خلق راغلی دی- بیا مخالفین هم هلته راجمع شوی وی او هغه خبره داسے خوره شی چه کنی دا خلق بے ایمانی کوی- سپیکر صاحب! زه نه پوهیږم چه د خپلو جذباتو وضاحت کولے شم او که نه شم کولے، دا د څلور میاشتو نه په هغه علاقه کښې دا خبره وه او زمونږ په هغه علاقه کښې د خدائے په فضل سره دا Reputation دے چه دشمن هم دا خبره منی چه هیڅ قسم ته د درغلئ او د بے

ایمانئ خبره نشته دے۔ بحیثیت مسلمان دا کلمه وایمه چه لا اله الله محمد الرسول اللّٰه، زه که مخکښې زور دور کښې ایم پی اے ووم او که اوس، که ما په ترقیاتی کارونو کښې د یو پیسے بے ایمانی کړې وی نو خدائے د راله په دے دنیا هم سزا راکړی او په آخرت کښې د هم سزا راکړی او دا وضاحت زه په دے بنیاد باندے کوم چه کله یو سړے دومره په ایماندارئ کار کویم نو د هغه زړه ته به څومره ټهیس رسی او بیا که خوامخواه د انکوائری خبره وی نو بیا خو د کرورونو خلقو او د دے ټولو کارونو انکوائری د اوشی۔ په دے باندے د هم انکوائری اوشی چه دا کوم کارونه کیږی آیا دا د چا په خوښه کیږی، د چا په خواهش باندے کیږی؟ که زه اووایمه چه دا ما سره امتیازی سلوک په دے بنیاد باندے کیږی چه زما د دے حکومت د ممبرئ یا د دوئ سره تعلق نه دے یا هلته کښې د خدمت کمیټئ څومره کارگزاری ده نو زما خلاف ده، هلته که د انتظامیے کارگزاری ده نو زما خلاف ده۔ که حکومت یو ایکشن اوچتوی نو زما خلاف اوچتوی نو زه خو په دے باندے فخر کوم۔ زه خو د داسے پارټئ د ممبر په حیثیت، زما چه څوک مخالف وی نو زه پړے خوشحالیږم۔ د دے نه زما د کردار وضاحت کیږی چه او، زما Commitment شته خو زه دومره درخواست کومه، زه په دے بنیاد باندے حکومت ته صرف دومره خبره کول غواړم چه کم از کم د یو لاکھ، پچهتر هزار د انکوائری خبره وه او پراونشل گورنمنټ چه کوم ټیم مقرر کوی او هغوی بیا هلته کښې په ډسټرکټ کښې ټول راجمع کیږی چه د ډسټرکټ ممبران هم دا خبره کوی چه بهئی که د بل چا انکوائری کوئ نو خیر دے، دا په میاں صاحب باندے د کوم خانے نه تاسو خبره شروع کړه؟ هغه افسران هم ورته دا خبره کوی، دا بره افسران هم ورته دا خبره کوی، بیا هغه افسران خی او په علاقه کښې هغه ټول ورته وائی، دوئ چه کوم انکوائری ټیم لیږلے دے، هلته کښې بیا زما مخالفین راجمع شوی دی نو په ایک لاکھ، پچهتر هزار باندے زه ټول کلے کولے شم؟ کوم ممبر په خپل فنډ کښې ټول کلے کولے شی؟ زه هم د هر یو ممبر حلقے ته انکوائری ټیم لیږم، ټول کلے به د هغه نه خفه وی خکه چه کار یو شوے وی او ټول مقابلے ته راوخی چه زما کار نه دے شوے نو په هغه خائے کښې جناب سپیکر صاحب،

هغوی ورله راجمع شو او ورته ئے اوونیل چه دلته کښ کار نه دے شوے، دلته کښ کار نه دے شوے نو انکوائری تیم افسر ورته په دے شکل جواب ورکوی چه چونکه زه په نوښارکښ پاتے یم نو زه د میاں صاحب په خانے قرآن او قسم خورم، زه ترے نه خبر یم چه زما په لاس باندے په 1990ء کښ کوم کارونه شوی دی نو زه د خان د پاره قسم نه خورم خو د هغه د پاره خورم او دا هیڅ نه دی شوی۔ بیا ئے فیته راغستے ده او یوه یوه خبنته ئے کتلے ده نو په آخری کښ ورته هغوی ونیلی دی چه جی کارخو شوے دے خو زمونږ کار نه دے شوے۔ زه بس دا خبره په دے ختموم چه کم از کم د حکومت په علم کښ دا خبره راوستل غوارم چه زه اوس هم دا Offer کوم چه نیغ په نیغه د انکوائری مقرر کړی، خیر دے، زما د هر کار د 1990ء نه واخله تر اوسه دے اوکړی، زه پرے خوشحاله یم۔ زه په انکوائری نه خفه کیږمه، زه پرے فخر محسوس کوم۔ جواب راغلو او دوئ ته پته اولګیده خو کم از کم یو کار د یو مخالف په خله باندے چه هغه له ما په سیاست کښ شکست ورکړے وی، هغه زما نه الیکشن بانیللے وی او بیا هغه په دے پروپیګنډو او په دے غلطه طریقه باندے زمونږه هغه کردار ته تاوان رسوی کوم چه د باچا خان او د هغه د پارټئ کردار دے او کوم چه د هغه د سپاهیانو کردار دے۔ زه دوئ ته دا خبره کوم چه کم از کم په دے بنیاد د ما سره امتیازی سلوک نه کوی۔ زه هر یو خبرے ته نیغ په نیغه تیاریمه۔ حکومت د ټول، چه څومره زور ئے دے، هغه د اوکړی، زه د یو سپاهی په حیثیت د خپلے پارټئ، د باچا خان د سپاهی په حیثیت ایمانداری کوم، کړے مے ده او بیا به هم کوم او تر مرګه مرګه پورے به ئے کوم۔ ډیره ډیره مهربانی۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): شکریہ۔ سپیکر صاحب! جیسے میاں صاحب نے خود کہا ہے کہ ان کا حلقہ بہت حلقوں میں سے واحد حلقہ ہے جہاں تقریباً ساری سکیمز، کیونکہ انہوں نے مجھے خود بتایا تھا، Through open transparent tenders ہوتی ہیں۔ اخباروں میں ایک چیز آنے؛ لوگ آ کر ایک دن، دوسرے دن، دس دن لگاتار درخواستیں دیں کہ وہاں ٹھیکیدار Embezelment کر رہا ہے،

آپ انکوائری کرائیں تو .Being a Minister I can not deny this to any one
انکوائری کیلئے ہم نے لکھا ہے لیکن Against the Contracter کہ آپ دیکھیں کیونکہ
اس گاؤں کے لوگ Complaints کر رہے ہیں کہ وہاں شاید کام صحیح طرح نہیں ہو رہا
ہے تو There is no harm in that کہ ٹھیکیدار کے خلاف انکوائری ہو۔ میاں صاحب کا
نام تو کسی چیز میں آیا ہی نہیں ہے اور میں On the floor of the House آپ کو
Assurance دے سکتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ وہ نام دیتے بھی تو I would have
It was (تالیاں) never started, because he is my colleague.
purelyagainst the contracter, کنٹریکٹر کے خلاف تھی، ٹیم گئی ہے اور یہ جو کہہ
رہے ہیں تو رپورٹ انہوں نے بالکل ویسی ہی لکھی ہے کہ آپس میں پولیٹیکل چپقلش کی
وجہ سے شاید یہ غلط طریقے سے اخباروں میں دیا گیا ہے اور لوگوں نے بھی غلط درخواستیں
دی ہیں اور وہ ہم نے فائل کر دی ہیں۔ اگر کوئی درخواست دے اور ایک درخواست نہیں،
کوئی پچاس درخواستیں آئی ہیں کہ وہاں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ملے ہوئے ہیں اور
ٹھیکیدار پیسے کھا رہا ہے، تو انکوائری کرانے میں کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن Politically
جو یہ بات کر رہے ہیں تو کم ازکم میرے ذہن میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔ اور پچھلے
سال مجھے یاد ہے جب ان کو فنڈز ملے تھے تو انہوں نے مجھے خود کہا تھا کہ یہ سارے ہم
ایڈورٹائز کر رہے ہیں اور Through proper transparent tendering ہوتے ہیں۔
تو ٹھیکیدار کے خلاف انکوائری کرنا، اگر کوئی Complaints آئیں تو میرا خیال ہے ہر
ڈیپارٹمنٹ کا فرض بنتا ہے، .There is no harm in that

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! زه د وزیر صاحب مشکور یمه۔ په اخبارکښې خبر داسې راغلې وو چه دلته کښې بے ایمانی شوے ده او ټهیکیدار لوکل ایم پی اے دے۔ نو ما خکه دا وضاحت کولو چه ما ترنه، زه د داسې ټهیکیدارخوږے یمه چه دلته کښې دا انرپورټ چه کوم جوړشوے دے نو دا مې پلار جوړ کړے وو، دلته کښې د جهازونو چه دا کوم بنکرز دی، دا مې پلار جوړ کړی وو۔ په هغه وخت کښې، د 1965ء د وخت خبره زه کوم چه په هغه وخت کښې ټهیکیدار وو خو چه کله ما د ایم پی اے توب خبره کړے وه نو هغه ټهیکے نے پریښودے دی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ہم نے یہ --------

میاں افتخار حسین: نہ جی، زہ --------

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! اخبار کی Cutting پر انکوائری نہیں ہوئی ہے، لوگوں نے ٹھیکیدار کے خلاف درخواستیں دی ہیں۔ میرے علم میں تو یہ ابھی لا رہے ہیں کہ اخبار میں آیا تھا کہ ایم پی اے ٹھیکیدار تھا۔

میاں افتخار حسین: نہ جی، زہ وضاحت کومہ۔ ستاسو خبرہ خو ٹھیک شوہ، زہ جی دا وایمہ چہ د کلہ نہ ایم پی اے شوے یم نو نہ ما، نہ زما رونړو او نہ مے رشتہ دارانو ٹھیکہ کړے دہ او نہ کوؤ۔ د دوئ خبرہ ٹھیک دہ خو پہ اخبار کښں چہ کوم غلط خبر راغلے وو، د ہغے وضاحت مے کول غوښتل۔ ډیرہ مہربانی جی۔

میاں مظفر شاہ: سپیکر صاحب! یو ریکویسٹ کوم۔

جناب سپیکر: میاں صاحب د دے ہاؤس نہ تپوس اوکړو نو ما خو ہغہ Lapse کړے دے ---------

جناب جان محمد خٹک: نہ جی، نن نہ شو راتلے، نن ډیرہ لړہ وہ۔

میاں مظفر شاہ: ټریفک جی ډیر خراب وو۔

جناب سپیکر: ښہ۔

میاں مظفر شاہ: دا استحاق دے کہ جی ہغہ -------

جناب سپیکر: پہ کال اٹینشن کښں Convert شوے دے، کال اٹینشن دے جی۔

میاں مظفر شاہ: محترم سپیکر صاحب! "میں اس ہاؤس کی اور خاصکر حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پرنسپل پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ نوشہرہ نے حکومت کی یقین دہانی کی خلاف ورزی کرکے ایک کلاس فور کو بھرتی کیا ہے جس کا تعلق نوشہرہ ضلع سے نہیں ہے اور نہ ہی حلقہ کے کسی ایم پی اے سے مشورہ کیا گیا ہے، جس سے اسمبلی میں حکومت کی یقین دہانی کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے"۔

او جی، Ban ہم دے او نہ د کلاس فور دا پوسٹ ایډورټائز شوے دے او نہ څہ ډھنډورہ شوے دہ او دغہ پولی ټیکنیک انسټی ټیوټ پرنسپل تہ بیا ما ریکویسٹ ہم اوکړو چہ کم از کم تا بہ دا ایډورټائز کړے وو او بیا دلتہ د گورنمنټ او د اپوزیشن د طرف نہ یو Precedent جوړ دے چہ کم از کم د

حلقے د ایم پی اے Recommendation په هغه Order پکار دے او د ټولے ضلعے ځلور ایم پی اے گان دی، د یو نه ئے هم نه دے کړے او بل د هغه کلاس فور ډومیسائل هم د نوښهره ضلع نه دے، هغه د مردان ضلعے دے او که د چارسدے ضلعے دے، خو هغه ئے کړے دے۔ زما ریکویسټ دا دے چه، ما خو جی استحقاق کړے وو خو تاسو کال اټینشن کښې تبدیل کړے دے، زما ریکویسټ دے جناب که دا کمیټۍ ته لاړو نو ښه به وی۔ داسے نورکیسز به هم وی چه هغه به ------

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم)، میاں صاحب یو ډیرے صحیح خبرے طرف ته نشاندهی کړے ده۔ زما په خیال کمیټۍ ته د لیږلو به څه فائده نه وی خکه چه زه د دوئ خبرو سره اتفاق کوم او د یو کمیټۍ په میټنګ باندے څه دیرش څلویښت زره روپۍ خرچ راځی او دا زما په خیال باندے د دے کلاس فور څه د دریو کالو تنخواه ده۔ دوئ یو دوه خبرے اوکړے او زه په دے هاؤس کښې دا On record وئیل غواړمه چه ترکوم ځائے پورے د ایم پی اے د Recommendation تعلق دے د کلاس فور Appointments متعلق نو میاں صاحب پخپله وکیل دے او په دے کښې د سپریم کورټ یو Judgement دے چه د دوئ په Recommendations به Appointments نه کیږی او زمونږه یو احتساب کمیټی جوړه شوے وه چه بیګم صاحبه د هغے چیئرپرسن وه او زه ورسره ممبر ووم او تیر شوی خل زمونږه په Recommendations باندے چه کوم داسے Appointments شوی وو نو په هغے لا مونږه هغه کیسز په هغے کمیټی کښې Review کوؤ، بهرحال راځو پالیسۍ ته۔ پالیسی دا ده چه Class IV is a District Cadre Post نو چه If anybody, other than some one belonging to district Nowshera has been appointed, it is illegal دوئ د ډیپارټمنټ د طرف نه دا Justification ورکړے دے چه دا کوم پولی ټیکنیک انسټی ټیوټ دے It caters for students, two third of its strength is from District Mardan, نو دوئ دا Justification ورکړے دے چه دا خکه چه Two third strength د هغه ځائے نه راځی نو په دے وجه دا مونږه د هغه

خانے نه Appoint کړلو۔ بیا Off hand ما ته دا هم پته لګیدلے ده چه دا پرنسپل پخپله هم د مردان سره تعلق لري۔ So all this seems to be mala fide. زه دوئ ته On the floor of the House دا Assurance ورکومه چه This fellow would be terminated, becuase he has been taken in violation of rules and policy and the Department will proceed against the Principal concernd, in its own way.

میاں مظفر شاہ: ټهیک شوه جي، دے سره مو اتفاق دے خو د پرنسپل صاحب دا خبره چه په دے کښ Three forth کسان د مردان خلق دي، بالکل غلطه ده۔ په مردان کښ هم خپل پولي ټیکنیک انسټي ټیوټ شته او په هر خائے کښ شته او دا زمونږ د ډسټرکټ یو Right دے۔ بس ډیره مهرباني۔

جناب سپیکر: عبدالرحمان خان! تاسو څه فرمائیل جي؟

حاجی عبدالرحمان خان: ما خو وئیلي وو جناب سپیکر صاحب، چه "قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کرکے مجھے درج ذیل قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔ جناب! دا یو قرارداد وو او هغه بل ورځ هم تاسو ما سر مهرباني کړے وه --------

جناب سپیکر: هاؤس نه تپوس اوکړو کنه۔ قرارداد هسے هاؤس ته به تاسو Move کړئ خو چه رومبے د هاؤس نه دا تپوس اوکړو۔

حاجی عبدالرحمان خان: دا جي د ګنو باره کښ دے۔ د ګنو تیر کال نرخ 1100 روپئ Per tone وو او څخکال 875 روپئ Tone دے نو مونږ وایو چه هغه 1100 -------

جناب سپیکر: هغه د رولز د Suspention د دوئ نه اجازت واخلو کنه نو بیا به ئے تاسو پیش کړئ۔

حاجی عبدالرحمان خان: ښه جي۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Rule 124 may be suspended?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The rule stands suspended.

جی اوس Move کړئ-

گنے کے پچھلے سال کے نرخ کو برقرار رکھا جانا

حاجی عبدالرحمان خان: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ تمام شوگر ملوں کو اس بات پر پابند کرے کہ انہوں نے سال 98-1997 کے کرشنگ سیزن کے دوران گنے کے کاشتکاروں کو جو گیارہ سو روپے فی ٹن کے حساب سے دیئے تھے، اسی نرخ کو امسال 99-1998 میں برقرار رکھیں تاکہ گنے کے غریب زمیندار نقصان سے بچ جائیں"۔

جناب سپیکر صاحب! پکار خو دا وه چه څخکال د ګیاره سو په خانے دا په چوده سو روپئ وے خو مونږه دے پینځو ملونو دے حد ته جوړ کړو چه مونږ وایو چه هغه ګرانه وئ نے مه خو هغه زوړ نرخ خو راکړئ- جناب سپیکر صاحب! پروسکال چینی ارزان وو، ګنی ګران وو، زه ثابتولے شم چه سخکال چینی ګران دی او ګنے ارزان دے نو لهذا ما دا پیش کړو او زه امید لرم د حکومتی پارټئ نه چه دوئ به مخالفت نه کوی- ډیر غریب زمینداردی او دوئ به نے مونږ سره متفقه منی-

جناب محمد افتخار خان مهمند: جناب سپیکر صاحب! مونږه مکمل حمایت کوو د عبدالرحمان خان د قرارداد-

جناب غفور خان جدون (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! عرض دا دے چه ستاسو په وینا باندے ما سبا ډیره بجے د دوئ میټنګ راغوښتے دے- افتخار خان او عبدالرحمان خان Suggestion کړے وو په هغے وجه سبا ډیره بجے میټنګ دے- قیمتونه وفاق فیصله کوی، قیمتونه څه صوبائی مسئله نه ده، وفاقی مسئله ده- وفاق د دے 35 روپئ قیمت مقرر کړے دے- پروڅکال هم دغه قیمت وو او سخکال نے هم دغه قیمت دے- د دوئ په وینا باندے او د دوئ په ایډجرنمنټ موشن باندے سبا باقاعده ډیره بجے باقاعده په دے کښ مونږ میټنګ مقرر کړے دے- دوئ وینا کړے ده او د دوئ په وینا باندے ما میټنګ راغوښتے دے نو قرارداد څنګه راغے؟ قرارداد ته خو ضرورت حکه نشته چه

دوئ وینا کړے ده، تاسو حکم کړے دے چه زر تر زره اوکړئ نو ما ورله سبا ډیړه بجے میټنګ ایښودے دے نو ځکه زه ددے قرارداد مخالفت کوم۔

جناب سپیکر: یو خبره ده عبدالرحمان خان، تاسو خو اوس ما ته مخکښ اوونیل چه زما هغوی سره خبره شوے ده او ------

حاجی عبدالرحمان خان: ما خبره کړے ده سبحان خان سره او هغه ما ته دا خبره کړے وه چه زه ------

وزیر خوراک: زما عرض واورئ جی، ما په هغے میټنګ کښې افتخار خان، عبدالرحمان خان، ارباب سیف الرحمان صاحب او بهادر خان باقاعده راغوښتی دی، سبا ډیړه بجے زمونږ میټنګ دے۔ نور د خزانه شوګر مل مالک مے هم راغوښتے دے، ټول مے راغوښتی دی۔ باقی هغے کښې دا ضرورت څه دے قرارداد ته؟ بیا د وینا څه حاجت دے چه قرارداد پیش کوی؟

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب! دا د هاؤس پراپرټی ده، دے هاؤس ته پیش شوے دے او مونږ د دے قرارداد مکمل حمایت کوؤ۔ قرارداد راغلے دے، هغه د پیش شی۔ که څوک ئے مخالفت کوی نو هغه به ئے مخالفت اوکړی۔

جناب نجم الدین: مونږ د دے قرارداد مکمل حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: دا یوه خبره زه کوم، یو منټ، یو منټ، ټهیک ده هغه خو اوس د هاؤس پراپرټی ده، Move شوے دے، زه به ئے باقاعده پیش کوم خو هسے یو خبره کوم۔ څنګه چه دا منسټر صاحب وائی، تاسو خو ما ته دا وایئ چه مونږ ته د اخوا نه Assurance ملاؤ شوے دے نو په دے وجه ما تاسو ته Allow کړو او اوس تاسو اوونیل چه سبحان خان راته وئیلے دی۔ اوس یو شے دا دے چه د دے دا بل دغه به څه کیږی؟ په پراونشل ګورنمنټ به دا څنګه تاسو Binding کوئ؟

وزیر خوراک: مونږه Bound ځکه نه یو چه مرکزی مسئله ده، هغوی ته به مونږ ریکویسټ کوؤ او د دوئ په وینا مے میټنګ راغوښتے دے۔ زه خو په دے پوهیږمه چه یو ځل په اسمبلئ کښې خبره اوشی، تاسو پرے رولنګ

ورکړو، ستاسو د رولنګ په وجه باندے ما ډیپارټمنټ ته حکم اوکړو او هدایات مے جاری کړل چه ډیړه بجے په دے میټنګ کیږدئ۔ د هغه بلے ورځے کارروانی تاسو اوګورئ، باقاعده ما وینا کړے ده، په ریکارډ خبره ده۔ سبا په دے باندے میټنګ دے او قرارداد چه پکښ راشی نو۔۔۔۔۔۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! منسټر صاحب چه کومے خبرے اوکړے، د دے نه مخکښ دا دوه ورځے اوشوے چه عبدالرحمان خان دا ریزولیوشن راوستل غوښتل۔ سبحان خان ورته اوونیل چه اوس ئے ته مه راوله، دوه ورځے پس ئے راوله، مونږ به په شریکه باندے دا پیش کوؤ نو د عبدالرحمان خان او د سبحان خان خبره شوے ده۔ اوس مونږ جدون صاحب ته دا یو درخواست کوؤ چه دوئ بالکل ډیر ښه کړی دی چه په دے سلسله کښ ئے دا میټنګ راغوښتے دے او که دا قرارداد د دے خائے نه متفقه طور باندے پاس شی نو دا خو به لا ډیر ښه اوشی۔ په هغه میټنګ کښ به د ګورنمنټ د خلقو چه دا کومه خبره ده او یا چه کوم تکلیفات دی، دا به ډیر ښه وی، د دوئ لاس به مضبوط شی او دا قرارداد پاس کول پکار دی۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: جناب سپیکر صاحب! مونږ د محترم منسټر صاحب شکریه ادا کوؤ چه هغوی سبا په دے سلسله کښ د شوګر کین کنټرول بورډ میټنګ راغوښتے دے خو زه دا ګزارش کوم ستاسو په وساطت باندے او زما خیال دے چه یو وړور ته هم تر اوسه پورے اطلاع نشته د سبا د میټنګ۔

جناب سپیکر: افتحار خان! یو منټ۔ ما دلته دے بل کاغذ ته کتل، مخکښ بی بی پاسیدلے وه، تاسو لږ تشریف کیږدئ چه هغه خبره اوکړی نو بیا تاسو خبره اوکړئ۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: بالکل جی، بالکل په سر سترګو۔

بیګم نسیم ولی خان: ما خو صرف تاسو ته دا ونیل غوښتل چه تاسو د قرارداد خبره کوئ چه په حکومت به ئے څنګه Binding کوئ نو آیا دا د دے اسمبلئ رومبنے قرارداد دے؟ مونږ خو داسے داسے قراردادونه پاس کړی دی چه هغه د خلقو د مرګ او ژوند په حساب کتاب وی نو حکومت پرے څه اوکړل؟ یو

دغه خبره ده، یو ډکے نے چرته اوخوزوؤ؟ قرارداد دے، که پاس کیږی، پاس به شی او که نه پاس کیږی نو نه به پاس کیږی۔ دومره مسئله ترے نه څله جوړوئ؟ وخت پرے د دے اسمبلئ خوامخواه خرابوئ۔

جناب سپیکر: مونږ خو به ئے Put کوؤ بی بی، ولے چه Move شوے دے۔ ما پکښې صرف هغه ټیکنیکل سائډ باندے خبره کوله۔ که دے وائی چه نرخ مقرر کول زمونږ کار نه دے، دا د فیډرل گورنمنټ کار دے نو ما وئیل چه بیا په Proper طریقه باندے راشئ۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: جناب سپیکر صاحب! که اجازت وی نو ------

جناب سپیکر: جی، تاسو خبره اوکړئ۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: جناب سپیکر صاحب! زما دا گزارش دے چه کوم قرارداد زمونږ خوږ مشر حاجی عبدالرحمان خان صاحب په دے معزز ایوان کښې پیش کړے دے نو هغوی دا وائی چه مثلاً پندره بیس هزار ټن گنے د ورځے دا پینځه ملونه نه کرش کوی جناب سپیکر صاحب، 225 روپے فی ټن هره ورځ د زرگونو زمیندارو نقصان دے۔ په هغه ورځ هم جناب سپیکر صاحب، تاسو مهربانی کړے وه چه کوم وخت په دے باندے مونږ بحث کوؤ نو مونږه ستاسو په وساطت باندے دا گزارش کړے وو چه که تاسو نورهر څه ته اوگورئ یعنی هغه اجناس چه کوم د دے گنی په پیداوارکښې لگی، هغے ته تاسو اوگورئ، سرے ته اوگورئ، Vedicide ته اوگورئ، Pesticide ته اوگورئ او دغه شان آبیانے ته اوگورئ، ټیکسونو ته اوگورئ، ټریکټرو ته اوگورئ او بیا کوم شے چه جناب سپیکر صاحب، زمیندار اخلی، مثال په طور باندے ټیلیفون، بجلی او گیس د هر څیز په مقابله کښې نو تاسو دا مهربانی کړے وه، تاسو دا وئیلے وو چه تاسو دوه ورځے پس دا قرارداد پیش کړئ۔ بیا زمونږ منسټر صاحب دا اووئیل چه د شوگر کین کنټرول بورډ به باقاعده مونږ میټنگ راغواړو۔ اوس جناب سپیکر صاحب، زمونږ تاسو ته صرف دا گزارش-دے چه مونږ د صوبه سرحد د گنو کاشتکارو ته د مرکزی حکومت د غلط پالیسیانو نقصان دے۔ دوئ ته ولے گنی ورکړے شی؟ اوس

چه هغوی--------

جناب سپیکر: یره جی، په دے خو ډیرے خبرے شوے دی، اوس به نے پیش کړو، ووټنګ ته به نے پیش کړو۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: نو مونږ د دے قرارداد مکمل حمایت کوو۔

جناب نجم الدین: دا قرارداد پیش کړئ، که پاس کیږی، پاس به شی او که نه پاس کیږی، نو هغوی خلق راغوښتی وی-------

وزیر خوراک: ګوری جی سپیکر صاحب، Divide کوئ مه، تقسیم کوئ مه، د دوئ پکښ بهتری ده جی۔ ستاسو په رولنګ باندے ما میټنګ راغوښتے وو۔ Divide کوئ مه جی، زما به دا ریکویسټ وی چه Divide کوئ مه جی۔ Personally درته وایم چه سبا ډیره بجے دے کښ میټنګ دے، Suggestions د دوئ پیش کړی، مونږه نے ورله لیږو او مونږه ورسره ملګرتیا کوو۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب! که تاسو اجازت کوئ نو دا مشکل حل کومه جی۔ زه دا وایمه چه مونږ به دا اوکړو چه "یہ صوبائی اسمبلی" دے حکومت ته وایو چه مرکزی حکومت ته تاسو اووایئ خکه چه په هغے کښ به دوئ د خپل د دے-----

حاجی عبدالرحمان خان: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر خوراک: جناب! زما عرض واورئ، ولے نے دغه کوئ؟ ګورئ جی----

جناب محمد افتخار خان مہمند: مونږه نے نه Divide کوو جی۔

وزیر خوراک: میټنګ مو راغوښتے دے نو هغه میټنګ ډیره بجے ولے دغه کوو---------

جناب محمد افتخار خان مہمند: ګورئ جی، دا خبره به آسانه شی------

وزیر خوراک: نه جی نه، زما سپیکر صاحب، تاسو ته مو دبانه درخواست دے--

جناب سپیکر: یو منټ، زما خبره واورئ جی، ګورئ زه تاسو ته خبره کومه، د دے مسئلے صحیح طریقه کار را اووتو۔ دے ټهیک وائی، افتخار خان ټهیک خبره کوی۔ ږومبے خو دا پکار وه چه تاسو مہربانی کړے وه او خپلو کښ مو خبره کړے وه، اوس په هاؤس کښ یو ممبر پاڅیدو، هغه

روميے دا ريکويسټ اوکړو ګنی نو په ديکښ خو هغه ورځ هم پوره خبرے شوے وے او بيا موټر دا خبره کړے وه چه تاسو خپلو کښ کښينئ، هغوی پاخيدل او د يو ممبر صاحب نوم نے واخستو، Not of a Member بلکه Of a Minister، ما ته غفور خان، غوږ کيږدئ، د يو منسټر نوم نے واغستو نو Straightaway هغه ساعت نه مخکښے تاسو له خبره کول پکار وو چه کله هغه ته مونږ د Rule suspension اجازت ورکولو۔ خو زما خيال دے چه اوس پرے نور سر مه خوږوئ۔ اوس صرف دومره خبره شوه چه د افتخار خان دا کوم Suggestion چه دے نو دا ستا په حق کښ خی۔ تاسو دا ونيلی دی چه د پرائس دغه باندے دے نو Jointly نے Support کړئ۔ Jointly ئے څکه Support کړئ چه دا خو به فيډرل ګورنمنټ ته ستاسو Recommendations راځی او د هغه Recommendations په رو باندے تاسو هغه بله ورځ چه کومه کميټی راغوښتے ده نو هغه کښينوئ او په هغے باندے دغه اوکړئ جی۔ باقی د فيډرل ګورنمنټ خوښه ده لکه بی بی چه څنګه اووے چه دوه زره مونږه Unanimously pass کړی دی او د هغے نه څه جوړ شوے دی؟ نو که فيډرل ګورنمنټ نه کوله، زمونږ پراونشل ګورنمنټ کښ، زه پوهه يم چه ته هم په دے خوشحال يے او سبحان خان Courage کړے دے چه هغه دا خبره کوی، دا ټول زمونږ ملګری په دے باندے خوشحال دی چه زمونږ د زميندارو حق دے چه اوشی۔ څوک هم داسے مخالفت نه کوی نو I think there should be no further discussion. دا Amendment د په هغه کښ Move کړی او بيا ئے Unanimously pass کړئ۔ د خپلے اسمبلئ عزت اوساتئ۔ ستاسو رونړه دی جی، دے کښ نور څه بحث مه کوئ۔

ارباب محمد ايوب جان: جناب سپيکر! زه يو غلط فهمی لرے کومه۔

جناب سپيکر: جی۔

ارباب محمد ايوب جان: جناب سپيکر صاحب! څه رنګه چه آنريبل منسټر جدون صاحب اووے چه د ګنی قيمت وفاقی حکومت مقرر کوی نو دے حده پورے خو -------

جناب سپیکر: ارباب صاحب! زه یو عرض کوم، لږ زر زر به خبره ختموئ خکه چه بیا ورپسے زمونږ ټول Discussion پاتے دے۔

ارباب محمد ایوب جان: ټهیک ده جی۔ جناب سپیکر صاحب! څنګه چه منسټر صاحب اووے چه وفاقی حکومت د ګنو ریټ مقرر کوی نو دے حده پورے خو زه د منسټر صاحب سره متفق یمه چه Flat rate یا Bench mark ټول پاکستان د پاره وفاقی حکومت یو قیمت مقررکړی او بیا جناب سپیکر، هر یو Province recovery basis باندے د خپل ګنی قیمت پخپله مقرر کوی۔ مثلاً جناب سپیکر صاحب، زمونږ 0.1 percent recovery باندے 25 paisa نو جناب جدون صاحب زما په خیال دے حد پورے د ----------

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر! دے یو ضروری خبرے ته ستاسو توجه راګرځومه ----

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! دلته مونږه ګنو کښی 10 % recovery کوؤ نو دا حکومت چه زمونږه ریکوری پیټوی، هغه د نه پیټوی او ریکوری چه ده، یو خو عام ریټ د د ګنی مقرر شی خو د Recovery basis باندے پراونشل ګورنمنټ به دا قیمت مقرر کوی۔ شکریه جناب۔

جناب سپیکر: جی یوسف ایوب خان څه خبره کوئ؟

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں Discussion کے دوران تو نہیں تھا، Sugar cane prices بڑھانا یا کم کرنا، میں اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن Sugar cane کا End product جو ہے That is sugar, چینی ہے تو ہمیں یہ بھی خیال کرنا چاہئے، ظاہر ہے گنے کی قیمت بڑھے گی تو چینی کی بھی ساتھ ضرور بڑھے گی، وہ نہ صرف زمیندار بلکہ ہر آدمی استعمال کرتا ہے تو ایک بیلنس رکھنا چاہئے Because end product is going to up also.

وزیر خوراک: ګورئ جی ارباب صاحب د Bench mark خبره اوکړه نو په سلو منو ګنو کښی اتنیم منه چینی پیدا کیږی۔ چه کله د اتنیم منه نه چینی سوا شو، 8 من 30 کلو شو یا 9 من شو نو په هغے باندے زمیندار ته اضافی، Per من باندے پنځوس پیسے ریټ باندے جدا ورکوی، Bench mark هغے باندے نه۔

زه دا عرض کومه چه باقاعده په دے کښې هغه بله ورخ مونږه فیصله کړے ده، دا ستاسو رولنګ وو۔ نو تاسو دغه خو سبا دے میټنګ ته پرېږدوئ یا داسے چل اوکړئ چه د چائے د وقفے نه پس موقعه راکړئ جی۔

جناب سپیکر: ښه، دے چائے پورے به موقعه ورکړو۔

وزیر خوراک: ټهیک شوه جی۔

Mr . Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will reassemble after thirty minutes.

(اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب سپیکر: که څه پوائنټ آف آرډر وی؟ نو څه کوئ کنه۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ستاسو توجه دے طرف ته را ګرځوم چه بیګا د سوئی ګیس ډیر زیات لوډ شیډنګ شوے دے او ټولو علاقو کښې داسے بدحال دے او مخکښے روژه را روانه ده۔ پکار ده چه صوبائی حکومت دے مسئله باندے د فیډرل ګورنمنټ سره خبره اوکړی او دا کوم د سوئی ګیس Shortage چه دے، دا د ختم شی او یا د کم کړے شی ولے چه هسے هم روژه کښې تکلیف وی او ډیره زیاته یخنی هم ده۔ خلقو ته ډیر لوئے تکلیف دے۔ د حکومت منسټر صاحب ناست دے او زه ورته خواست کوم چه د دے خبرے لږ تسلی ورکړی دے هاؤس ته۔ منسټر صاحب ته خواست دے چه په خپل سیټ کښینی او دا خواست کوم چه دے هاؤس ته تسلی ورکړی چه د ګیس دا لوډ شیډنګ ختم کړے شی ځکه چه خلقو ته ډیر لوئے تکلیف دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب باز محمد خان: دغه سلسله کښې جناب سپیکر، زما هم پوائنټ آف آرډر دے۔ ما دا وئیل چه دلته خو سوئی ګیس هم شته او بجلی هم شته، زمونږ په بنوں کښې خو سوئی ګیس نشته دے جی۔ تاسو اومنئ چه تقریباً ځلور ځلور او پینځه پینځه ګهنټے جی، اوس لکه روژه رارروانه ده او دے کښې د بجلی لوډ شیډنګ کیږی او هلته ډیر زیات تکلیف دے نو حکومت ته مے دا عرض دے

چه کم از کم په دے روژه کښې خو دا لوډشیډنګ نه کوی جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر خان۔

جناب محمد بشیر خان: هسے جی مونږه خو په طمع وو چه لکه دے کښې به مونږه وو، ستا او د بلور صاحب زما خیال دے راضی نامه اوشوه او مونږ ترے خبر نه شو۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: ګوره، هغه وائی چه مور او لور جنګ اوکړو او کم عقل پرے باور اوکړو۔ هاں جی، هغه څه داسے رنګ مثال دے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب! یو ډیر مزیدار غونډے شعر دے جی، ډیر مزیدار شعر دے۔

سب نہانے تک کی باتیں تھیں مگر جب آ گئے
سارے شکوے مٹ گئے سارا گلہ جاتا رہا (تالیاں)

جناب سپیکر: زما خیال دے چه لاء منسټر صاحب هم اوس کښیناستو جی۔ پوائنٹ آف آرڈرز پر دو بڑے Important issues سامنے آئے ہیں، ایک بشیر خان بلور اور ایک باز محمد خان کا ہے کہ رمضان کا مہینہ پرسوں شروع ہو رہا ہے، سوئی گیس اور الیکٹرسٹی کی بہت زیادہ لوڈ شیڈنگ ہے، مہربانی کر کے گورنمنٹ ان کو ہدایات جاری کرے کہ رمضان کے مہینے کا تقدس برقرار رکھیں۔

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر! خواہش تو کسی کی نہیں ہوتی ہوگی کہ لوڈ شیڈنگ کرے لیکن کچھ مجبوریاں ہوں گی مگر یہ بات کہ رمضان شریف بذات خود ایک بڑا مقدس مہینہ ہے اور یہ ضرورت بھی ہے تو میں اس کیلئے واپڈا والوں سے خود بات کرونگا کیونکہ چیف منسٹر کے ساتھ پاورز کا محکمہ ہے اور سوئی گیس والوں سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہ اپنا شیڈول ایسا رکھیں کہ جس میں لوگوں کو سہولت ہو۔

حاجی عبدالرحمان خان: سپیکر صاحب! زما قرارداد دے او اوس دا مهربانی اوکړئ چه پیش ئے کړو او هسے هم هغه کیږی۔

جناب سپیکر: قرارداد تاسو پیش کړے وو، اوس د ګورنمنټ نه تپوس کوم چه هغوی څه وائی؟ چه Unanimously ئے پاس کوئ او که په ووټنګ ئے پاس کوئ۔

حاجی عبدالرحمان خان: دا خو د دوئ خو ښه ده۔ ښه به دا وی چه ټول ----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: آپ نے پہلے بھی درست فرمایا تھا اور میری بھی یہ گزارش ہوگی کہ ان کی قرارداد زمینداروں کے متعلق ہے اور جیسا کہ فوڈ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ان کی ان کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی تھی اور ان کا ان سے غالباً ایک وعدہ تھا تو اگر اس کے مطابق بات کی جائے تو غالباً زیادہ بہتر ہوگا۔ اگر قرارداد پاس بھی ہو جائے تو اس صورت میں مسئلے کا کیا حل ہو گا جی؟

جناب سپیکر: نہیں جی، وہ بھی رہے اور وہ میٹنگ بھی بحال رہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن ------

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! جو Understanding ہو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ Gentlemen بات ہوتی ہے، ممبروں کی بات ہوتی ہے، جب آپ کی کسی سے ایک Understanding ہو جائے تو پھر یہ بھی ایک Assurance ہوتی ہے، ایک Assurance in the House ہوتی ہے اور ایک Assurance outside the House ہوتی ہے اور جناب اس میں کوئی شک نہیں ---

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ ---------

جناب سپیکر: یو منټ جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر اس کا خاطر خواہ کوئی حل چاہتے ہیں تو بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اس وعدے پر چلیں جو انہوں نے وزیر خوراک سے کیا تھا۔

جناب سپیکر: تاسو لږ یو منټ صبر اوکړئ چه هغه خبره ختمه کړی نو زه جواب ورکوم۔ اب تو دوسرا راستہ ہی نہیں ہے۔ یا تو میں Put کرونگا ہاؤس کو For voting, کسی بھی صورت میں Put کرنا ہے یا تو وہ Unanimously پاس ہوگا یا By majority یا Drop یعنی فیل ہو جائے گا۔ تو اب یہ دو راستے ہیں، اسلئے میں کہہ رہا تھا اور باقی میں ایک عرض کرتا ہوں، مجھے پتہ نہیں لیکن شاید یہ اس سیشن کا آخری دن ہو تو اور بھی بہت سی چیزیں ابھی باقی ہیں تو زیادہ ٹائم اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ باتیں کافی ہو چکی ہیں اس پر تو اب صرف اور صرف میں منسٹرز صاحبان سے یہ عرض کروں گا کہ آپس میں Notes پہلے سے Compare کیا کریں کیونکہ ایک منسٹر کا کہنا

Under Article 130 سب پر لاگو ہوتا ہے جی۔

وزیر خوراک: عرض دا دے جی چہ ما خو ستاسو د حکم مطابق د درے ورځو نوټس ورکړو، ستاسو په نوټس باندے مے دا میټنګ کال کړو جی۔ زه وایمه جی هغه -------

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! په دے کښې څه قباحت دے؟ میټنګ کښې به هم خبره اوکړو جی او دا به هم اوشی او دا خو ستاسو لاس مضبوط کیږی۔ د یو زمیندار په حیثیت پکار دا ده، ګوره پخپله خو جناب غفورخان صاحب، ستاسو په وساطت سپیکر صاحب، دوئ ته وایم چه د افیم خبره راشی نو مونږ ټول ملګری یو نو که ګنے د نه وی نو بیا هم زمونږه ملګرتیا خو اوکړه کنه۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: هسے جی هغه خو چرته هم د چا ملګرتیا نه ده کړے، هغه خو همیشه د خپلے علاقے خلاف -----

جناب محمد اورنگزیب خان: سپیکر صاحب! میں پہلے بھی کھڑا ہوا تھا۔ لاءمنسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے کہ ہاؤس میں Gentlemen promise ہوا تھا کہ میٹنگ بلائیں گے۔ ہم اس کو Honour کرتے ہیں کہ میٹنگ بھی ہو جائے اور انہوں نے بھی ایک Promise کیا تھا' سجان خان نے Gentlemen promise اچھے آدمیوں کی طرح کیا تھا کہ ریزولیوشن پیش کریں گے اور بحث ہوگی تو وہ Gentlemen promise بھی Honour ہو جائے اور میٹنگ بھی ہو جائے۔

جناب سپیکر: بی بی، قانونی حیثیت هم لږ تهیک کوؤ۔

جناب محمد افتخار خان مهمند: سپیکر صاحب! زه ګزارش دا کومه چه رولز تاسو Suspend --------

جناب سپیکر: دا put کوم تاسو ته جی، وخت پرے نور مه ضائع کوئ، I am going to put it.

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! زه ورته دا مودبانه درخواست کوم دوباره، زه دوئ ته وایم چه د اسمبلئ، ګوره زمونږ ورسره، زه د هغه ډیر زیات بلکه د ټولو ممبرانو زه ډیر مشکور یم------

جناب سپیکر، غفور خان! ما ته قانونی خپل دغه اوښایئ، قانوناً زه Bound یم چه یو قرارداد پیش شوے دے او هغه Move شوے دے په هاؤس کښې، اوس یا خو به هغه واپس اغستے شی او که نه شی اغستے نو بیا به د هاؤس نه پرے Permission اخلو او چه نه ئے اخلی نو I have to put it before the House.

وزیر خوراک، زه یو عرض کوم دے ایوان ته تاسو په وساطت چه دے سره به د چینی قیمت سوا کیږی او د دے به په دے ټولو خلقو باندے منفی اثر وی ---

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that resolution moved by honourable Abdur Rehman Khan, MPA, may be passed?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Definitely, the 'Ayes' have it and the resolution is passed by majority.

جناب سپیکر، مبارک شه جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو او کومو خلقو چه زمونږه، د غریبو زمیندارو ملګرتیا اوکړه، د هغوی شکریه ادا کوم او چه کومو اونکړه، د حکومتی پارټئ دوه درے کسانو وو، زه هغوی ته وایم چه دا زیاتے مه کوئ۔

جناب سپیکر، یو منټ، البته یو عرض درته کوم، ما صرف دوه 'Noes' واوریدل په هاؤس کښې۔ که اوس هم د چا اعتراض وی او ډویژن غواړی نو I am going to follow the provisions of Rule 215. ټهیک شوه جی۔

جناب سلیم خان ایډوکیټ، سر! زه پوائنټ آف آرډر باندے یم۔ په دے کښې زمونږ ریکویسټ دا دے چه په دے باندے د ډویژن اوشی۔

جناب سپیکر، ته نه شے وئیلے، You can not say, you have given a voice of 'Aye'. جناب جان محمد خان، جان محمد خان۔

جناب جان محمد خټک، ټوله صوبه کښې او تقریباً ټولو ضلعو کښې د DDAC چیئرمینان شته خو دوه دریو ضلعو کښې نشته جی، نو مونږ ته د حکومت څخه

بل طریقه کار اُونبائی ولے چه زمونږ خو ټول کارونه متاثر دی۔ اوسه پورے میټنګ نه دے شوے، د خپلو کارونو تپوس د چا نه نه شو کولے۔ نو دوئ د مونږ ته طریقه اوښائی چه پی اینډ ډی ته په بل کومه طریقه باندے مونږه خپل سکیمز راواستوو۔

وزیر بلدیات: یہ DDAC کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ فرما رہے ہیں کہ نوشہرہ ڈسٹرکٹ میں DDAC نہیں ہے تو ہمیں طریقہ کار بتایا جائے کہ ہم کیا کریں؟

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ہم نے تو اپنی طرف سے Notify کیا ہے۔ کوئی ایسا ڈسٹرکٹ صوبہ سرحد کا نہیں رہتا جہاں گورنمنٹ کے کاغذوں میں چیئرمین نہ ہو۔ مالاکنڈ ہے، نوشہرہ ہے، چارسدہ اور بونیر ہیں، انہوں نے خود میٹنگز نہیں بلائی ہیں۔ شاید پارٹی کا کوئی ایسا آرڈر تھا، میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ پارٹی کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ آپ نہیں کریں گے۔ ہماری طرف سے They are still chairmen اگر یہ خود کام کرنا چاہیں تو They are most wel come to convene the meetings tomorrow also.

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب! په دے کښ یو وضاحت کول غوارم۔ درے خلور ضلعے داسے دی چه په هغے کښ د مسلم لیګ ممبر نشته۔ چه کله په کومه ضلع کښ د یو حکمرانے پارټئ ممبر نه وی او هغه د اپوزیشن د پارټئ نه ممبر اخلی او د DDAC چیئرمین کوی نے، نو طریقه کار دا دے چه پارټئ ته اووائی چه ما له یو سړے راکړئ۔ زما ممبران دوئ د خپل طرف نه اغستے وو او د دے DDAC چیئرمینان کړے نے وو۔ هغوی په ما پسے راغلل، ما ورته اووے چه زه نه پوهیږمه د مسلم لیګ طریقه خو ما ته معلومه نه ده چه د دوئ څه طریقه ده ځکه چه طریقه نے شته نه۔ زمونږ خپله طریقه دا ده، یقیناً مونږ داسے نا اهل خلق خو نه یو چه زمونږ په یو ضلع کښ څلور ممبران دی او د مسلم لیګ پکښ څه نشته او سبا له پارټئ ته اووائی چه یو سړے راکړه او مونږ سړے ورنکړو۔ عین ممکنه ده چه دغه سړے ورکړو خو یو ډسپلن دے د پارټئ۔ که دوئ غواړی چه دDDAC چیئرمین دے دغلته وی، پارټئ ته د اولیزے مونږ به ورله نومونه ورکړو۔ مونږ به خپله طریقه

هر څنګه چه کوؤ خو ضلع کښ به کښېنو، ضلعے نه به تپوس اوکړو، DDAC چیئرمین به مقرر شی، ور به نے کړو هغه له- دا په پردئ پارټئ کښ Look کول، دا د مسلم لیګ عجیبه طریقه ده- ناست یو خائے کښ وی، دا د ګاونډی او د اوښ قیصه کوی، اوس په دے طریقه زه نه پوهیږمه- دے جان محمد خان ډیر ښه سوال اوچت کړو- که دا ورته نه وی منظوره، د اے این پی سړے د واخلی څکه چه دوئ خو سړے اخلی- دا سړے زه اخلم، زه څکه اخلم چه زه نے نیغ په نیغه اخلم- دا به د اے این پی سړی نه وی، زما به وی- هغے سړو پخپله شرافت اوکړو، هغوی په پارټئ پوهه وو، هغوی استعفاګانے ورکړے دی- دا دے هسے وائی چه DDAC چیئرمینانان شته- چه څومره دوئ نامزد کړی وو، هغوی باقاعده استعفاګانے ورکړے دی- ما ته نے ښودلے دی، زما په مخکښے نے ورکړے دی- د D-DAC چیئرمین هلته نشته- که دوئ غواړی د DDAC چیئرمین نو پارټئ ته د اولیږی چه دغلته زمونږ ممبر نشته، ستاسو ممبران دی، مونږ له سړی راکړئ، مونږ به سړی ورکوؤ- که دا ورته قبول او منظور نه وی نو بیا دوئ چا له اختیار ورکوی؟ یا د کمشنر یا د ډپټی کمشنر له ورکړی او یا د بیا اسسټنټ کمشنر له ورکړی- یا که نور څه نشته، خدمت کمیټئ زنده باد، هغوی له د اختیار ورکړی چه هغوی نے ورله کوی او چلوی څکه چه دے خو هم دغسے لوړ په لوړه تیروی او په دے لړونو د لوټو کاروبه کوی- هغے وضاحت هم دغه دے چه چیئرمین په دغه ضلعو کښ نشته هغوی استعفاګانے ورکړے دی-

Mr. Speaker: I think ----

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں اس ضمن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بی بی نے جو بات کی ہے تو We are following the rules اور DDAC کے رولز اسی اسمبلی نے پاس کئے ہیں - The Chief Minister has to appoint a Chairman in every council. رولز میں یہ نہیں ہے کہ کوئی Different party ہے تو اس پارٹی کو ہم دیں گے- آپ بتائیں؟ میں تو رولز کی بات کرتا ہوں- ہم نے چار آدمی اپنی طرف سے کئے ہیں اور اگر پارٹی کو وہ لوگ پسند نہیں ہیں تو بے شک نئے نام دے دیں' We will consider it.

جناب سپیکر: نہیں، ایک بات میں آپ کو بتا دوں یوسف صاحب کہ رولز بھی ہوتے ہیں لیکن Traditions اور Conventions بھی ہوتے ہیں۔ میں ایک بات آپ کو بتاؤں کہ اب ہاؤس نے مجھے اختیار دیا ہوا ہے اور میں کمیٹیز بناتا ہوں، Standing Committees for that purpose اس میں مجھے کھلم کھلا اختیار ہے، Unanimously House نے مجھے اختیار دیا ہوا ہے لیکن پھر بھی Traditions اس میں آتی ہیں کہ I have to consult the Leaders of the different parties. میں ان سے پوچھتا ہوں کہ فلاں کمیٹی میں کس کو رکھوں۔ موزونیت پارٹیز کو ہوتی ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اگر آپ اس طرح کریں کہ پارٹی سے پوچھیں، Because ہمیشہ اسی طرح ہوا ہے۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ مسلم لیگ کی پالیسی نہیں ہے، یہ اس ہاؤس کا Adopted ایک Bill ہے جس کے تحت یہ قانون بنا ہے اور اسی کے تحت ہم نے یہ کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر Party leadership is not satisfied with the performance of these people we have selected, تو یہ نئے نام دے دیں، We will consider that.

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): دے بارہ کښې خو زہ څہ وئیل نہ غوارم چہ آیا څنگہ پکاردہ څکہ چہ پخپلہ بی بی صاحبہ ہم ښہ پوهیږی اویوسف ایوب خان ہم پہ خپل کار ښہ پوهیږی۔ دے کښې زہ مداخلت نہ کوم خو بہرحال دا قانون چہ مونږ جوړوو، ولے ہغہ وخت کښې مونږه سوچ نہ کوو چہ دا قانون مونږ صحیح جوړوو او کہ غلط جوړوو؟ مخکښې بہ دا طریقہ وہ چہ د دے دسترکٹ کونسل دا ممبران بہ کښیناستل، هغوی بہ چیئرمین جوړ کړو۔ بیا یو غلط قانون جوړ کړو چہ دا اختیار ورکوی او تیرو څلو کښې بیا داسے اوشوه چہ چیف منسټر بہ پخپلہ مرضئ باندے چیئرمین جوړوو۔دغہ شانتے زراعت باندے ټیکسونہ چہ مونږ لګول نو ہغہ ہم مونږه حکومت لہ اختیار ورکړو چہ تاسو پہ خپلہ مرضئ باندے ټیکسونہ لګوئ، چہ څومره زیاتوئ او کوم کال نہ ئے زیاتوئ۔ دے اسمبلئ نہ مونږ یو څل اختیار ورکړو او سبا بیا مونږه وایو چہ دا مونږه، لکہ څنگہ چہ اوس بی بی صاحبہ د دے نہ مخکښې اوفرمائیل، ہغے سره ہم زما مکمل اتفاق دے او ډیر څلہ ما ستاسو پہ نوټس

کښې دا خبره راوستے هم ده چه دا دومره بے تحاشا قراردادونه مونږ مرکز او صوبے ته لیږو چه د هغه قراردادونو هغه مقصد فوت شي۔ لکه ډیر اهم او د بنیادي نوعیت قراردادونو چه څنګه دوئ اوفرمائیل نو د دے سره زما اتفاق دے حو چه مونږ پینځه زره قرادادونه اولیږو نو د هغے به څه اهمیت پاتے شي؟ وائی چه دا خو د معمول کارروائی ده۔ د دے وجے نه، د دے خبرو نه مخکښے، مونږ چه کوم قانون سازی کوؤ جی نو مونږ خپله هغه ذمه داری پریښودے ده، مونږ ډیوټی خپله پریښودے ده، قانون سازی مونږ پریښودے ده چه مونږ د بهترئ د پاره یو قانون جوړکړو۔ مونږه بس په توک باندے هر یو شے اخلو او وروستو پرے بیا پښیمانه یو۔ د غه عرض مے کوؤ۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! که ستاسو اجازت وی؟

جناب سپیکر: اوس زما خیال دے چه دے خپلے ایجنډے ته به راشو۔

جناب باز محمد خان: دا د DDAC په باره کښې خبره کوؤ، دوئ د DDAC خبره اوکړه، فتح محمد خان صاحب او یوسف ایوب خان صاحب هم اوکړه۔ مونږ په دے نه پوهیږو، دوئ خو وائی چه د DDAC خپل یو ایکټ دے او رولز نے دی او هغه Follow کول پکار دی۔ زمونږ بنوں ته په مخکښې ورځو کښې چیف منسټر صاحب تلے وو۔ زمونږ هلته د واټر سپلائی سکیمز دی، په DDAC کښې، زمونږ چیئرمین صاحب، نقیب الله خان ناست دے، مونږه په خپل مینځ کښې درے حصو کښې هغه تقسیم کړی دی په درے حلقو باندے۔ چیف منسټر صاحب تلے دے، ورته وائی چه دا به اکرم خان او باز محمد خان ته نه ورکوئ او فلانکی ته به نے ورکوئ۔ اوس هلته ایکسیئن صاحب د پبلک هیلتھ یو لیټر لیکلے دے چیف انجینئر ته چه زه DDAC follow کړم او که د چیف منسټر صاحب Oder follow کړم؟ اوس په دے کښې د دوئ دغه راکړی چه دا DDAC Act ټهیک دے او که د چیف منسټر صاحب هغه حکم ټهیک دے؟ په کوم باندے به هغه عمل کوی؟ تر اوسه پورے جواب هم نه دے تلے د دے چیف انجینئر نه هغه ته۔

جناب سپیکر: دا خپل Subject مو پاتے کیږی ګوری۔

جناب اکرم خان درانی: یره جی، دا زمونږ هم ډیره ضروری خبره ده۔ دا د یو ممبر دغه وی چه داسے پاتے شی په حلقه کښ جی۔

جناب سپیکر: نو ټهیک ده چه دوه بجے شی، بس ما سره صرف دا یو لوظ اوکړئ چه دوه بجے شی، ستاسو یو دا فرټیلائزر والا، د ایوب خان هغه خو پاتے دے او دا بل Discussion دے۔ په دے باندے به ګورنمنټ هم خبرے کوی او هغوی به ئے جواب هم ورکوی۔ چه دوه بجے شی نو زه به ئے چهټی کومه۔ که تاسو ټول هم پاتے شوئ نو بیا به خفه نه یئ۔ دا په دے سیشن کښ دے، دا بیا بل سیشن کښ راتلے نه شی۔ دا تاسو پوهه کوم۔

جناب اکرم خان درانی: یومنټ جی، خبره پرے کوم، ستاسو په اجازت، دا منسټر صاحب هم ناست دے، د پبلک هیلته منسټر صاحب یوسف ایوب خان هم ناست دے۔ دلته په دے فلور باندے ئے مونږ ته Assurance راکړو چه په DDAC باندے به صحیح عمل کیږی او ټول کارونه به د DDAC Act لاندے کیږی۔ منسټر صاحب زما په مخکښ ایکسیئن صاحب ته ټیلیفون هم اوکړو چه ته DDAC follow کړه۔ هغه یو لیټر اوس کړے دے، منسټر صاحب ناست دے، د پبلک هیلته د چیف انجینیر سره پروت دے، هغه وانی ایکسیئن هلته کارنه شروع کوی۔ مهربانی د اوکړی دلته د دا وضاحت اوکړی چه هغه ایکسیئن ته دوئ هدایت اوکړی چه هلته زمونږ کار شروع کړی۔

جناب سپیکر: اس کا حل میں بتا دیتا ہوں جی۔ DDAC کے چیئرمین ہوتے ہیں، جس طرح Honourable Minister صاحب نے کہا، DDAC کے چیئرمین کی اگر کوئی حکم عدولی ہوتی ہے تو وہ چیف منسٹر کو پوائنٹ آوٹ کرے۔ اگر وہ بھی حل نہیں کرتے تو پھر اسمبلی میں لائیں۔ پھر اس کے ساتھ دیکھا جائیگا کہ ہاؤس کیا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ پھر دیکھیں گے۔ Mr. Zareen Gul Khan, MPA, to please start with the discussion. دا ټائم لږ دے زرین ګل خان نو limited discussion به کوئ۔

تحریک التوا پر بحث

جناب زرین ګل: بسم اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِیم۔ محترم سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مننه۔ آفتاب احمد خان شیرپاؤ چه کوم ایډ جرمنټ موشن پیش کړے دے نو

محترم سپیکر صاحب دا ډیر اهمیت حامل دے۔ په دے باندے Mover هم ډیر سیر حاصل تقریر کړے دے۔ د هغے نه پس محترمه بی بی صاحبه هم په تفصیل سره خبرے کړی دی۔ نواب زاده محسن علی‌خان او همایون سیف الله خان د دے په تیکنیکل پهلوګانو باندے ډیر بحث کړے دے۔ زه ډیر بحث کول نه غوارم خو دومره وایمه چه کله نه د میاں نواز شریف صاحب دا ځل له دا حکومت برسراقتدار راغلے دے نو هغه د پاکستان دے چوده کروړ عوامو ته یو نیشنل ایجنډا پیش کړے وه، هم دغه قومی ایجنډه د اسلام، پاکستان او قومی یکجهتئی په نوم باندے هغه پاکستانی عوامو ته دا ایجنډا پیش کړے ده۔ زه حیران دا یمه چه د اول ورځ نه واخله او تر ننه پورے په دے قومی ایجنډه کښ چه کوم کوم اعلانات شوی دی، تر اوسه پورے هر اعلان بجائے د دے چه هغه وفاقیت مضبوط کړی، بجائے د دے چه هغه اسلام راولی، بجائے د دے چه په دے ملک کښ قومی یکجهتی پیدا کړی، د هغه هر اعلان چه دے هغه وفاق نه بلکه نفاق نے پیدا کړے دے۔ محترم سپیکر صاحب! د خود انحصاریٔ نه نے راواخلئ، د "*قرض اتارو ملک سنوارو*" نه نے واخلئ، د شریعت نه نے واخلئ او حتیٰ که د سحر په بانک کښ مے یوه بله تپه واوریده چه د شلو کالو بادشاه چه وو هغه دیا میر ته راتول شو۔ محترم سپیکر صاحب! زه حیران په دے خبره یمه چه په دے ملک کښ یو داسے عمل شروع دے او په تسلسل سره شروع دے او د وفاق په نوم، د نیشنل ایجنډه په نوم، زه خو دا وینم چه د میاں صاحب دا ایجنډه خو ما ته د سویت یونین د ګورباچوف هغه پریس تر ائیکا ښکاری۔ بالکل په تیزئ سره هغه عنصر چه د سن 1971 پورے پټ پټ رواں وو او هغه استعمار چه هغه Behind the curtain وو او هغه استعمار چه د بل په اوږو او د وړو صوبو، د وړو صوبو د مشرانو په نوم باندے به نے ټوپک ویشتو، هغه تسلسل، هغه خفیه عنصر، د هغوی ون پوائنټ ایجنډه دا وه چه د وړو صوبو په وسائل باندے قبضه اوکړے شی او محترم سپیکر صاحب تاسو ته به د هغے یوه تاریخی خبره یاده وی چه په 71-1970 کښ الیکشن اوشو او مجیب الرحمان اکثریت واغستو نو په بنګال کښ آپریشن شروع شو او په آپریشن کښ دغه ځل د هغه وخت کورکمانډر جنرل ټکا خان دا اووے، هغه خپله د

زړه خبره نے ښکاره کړه چه ما ته د زمکے ضرورت دے، ما ته د سړو ضرورت نشته دے۔ زمکه، ولے چه زمکه وسائل وو او خلق چه وو هغه مسائل وو۔ اوس دغه یو مخصوص عنصر دا وخت تسلسل سره لګیا دے۔ د 1971 نه پس او په دے 1996 کښې هغه په ګوته شو۔ دغه عنصر چه کوم د چلمن شا ته به ولاړ وو، دا زیړے سترګے، کله نے د یو په اوږو ټوپک ویشتو او کله به نے د بل په اوږو ټوپک ویشتو، نن د خدائے فضل دے چه د کاټن قمیص نے اغوستے دے او ښکاره شوے دے او کپړے نے کش کش کوی او راغے په میدان باندے، ولے چه د کریز نه بهر رااوتو۔ د کریز نه بهر راوتے دے او اوس چوکے، چهکے لګوی۔ په ایجنډه باندے ښه په تیزئ سره نے عمل شروع کړو۔ تاسو ګورئ چه کوم اعلان کیږی، هغه د وفاق په خانے نفاق پیدا کوی، چه کوم اعلان کیږی، هغه قوم ته نقصان پیدا کوی، چه کوم اعلان کیږی، هغه انتشار پیدا کوی۔ او عجیبه خبره ده چه یو بل شے شروع دے، یو طرف ته Political encroachment شروع دے۔ په Establishment کښې لګیا دی بالا دستی‌حاصله وی، په اقتصادی وسائل باندے مسلسل د قبضے رحجان شروع دے۔ دا رجحان چه دے، جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو نه دا تپوس کوم چه دا ملک خیر ته بیائے او که تباهئ ته بیائے؟ زه خو ښکاره وینمه چه دا ملک تباهئ ته روان دے او ما ته خو داسے ښکاریږی۔ دا اوس میاں صاحب تلے وو، زه تاسو ته د Political encroachment یو مثال درکوم۔ د کلنټن سره مذاکرات وو، د درے وړو صوبو یو چیف منسټر، یو نمائنده نه وو او د پنجاب چیف منسټر ناست دے د کلنټن سره، سرتاج عزیز ناست دے په دریمه کرسئ نو ما ته خو دا یاد شو لکه چه څنګه د ریګن په وخت کښې بورس یلسن، ګورباچوف او ایډورډ شیورډ نادزے به ناست وو۔ د ایډ ورډ شیورډ نادزے نه چا د پالیسو هډو تپوس نه کوؤ -------

<u>وزیر خوراک</u>: دا په بهاشا ډیم باندے تقریر دے او که دا بجټ تقریر دے؟ مونږه خو پرے نه پوهیږو چه په کوم خائے دوئ لګیا دی۔ (مداخلت) که انټرنیشنل پالیسی دے جو ږ ول غواړی؟ (شور)

<u>جناب زرین ګل</u>: دغے ته راځم، زه دغے ته رارسم۔ تا ته خو چه پس منظر بیان

کرم کنه۔
جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ)، په دے خبرو د نه پوهیږی جی، اوس هغه هم هغه ایجنډے له راروان دے۔
جناب سپیکر، زرین گل خان، دے خپل مقصد ته راشئ، ممبران ډیر زیات دی او دوه دغه شروع کیږی۔
جناب زرین گل، محترم سپیکر صاحب! د اسلام په آر کښ، د پاکستان په آر کښ --------
جناب محمد اورنگزیب خان، حقیقت تلخ وی جی خو حقیقت دے برداشت کولے شی؟
جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! د دے قرارداد نه پس په دے خبرو نے نه پوهیږی۔
جناب زرین گل، د پاکستان او د اسلام په نوم، د یکجهتئ په نوم یو عجیبه تسلسل شروع دے۔ زه به تاسو ته یو مثال درکړم، د پارلیمانی آداب به خیال ساتم، زه به هغه الفاظ نه استعمالوم۔ یو درے کسه ملگری وو، داسے به اوکنړو چه یو د حیدرآباد وو، یو د کوئټے وو او یو د پیښور وو، د کراچئ په لاونج کښ یا په ریلوے سټیشن ناست وو۔ هغوی خان ته بدمعاشان وے چه مونږ هم څه یو۔ په دے کښ یو څلورم پرے راغے، د هغه یو نه ئے تپوس اوکړو، ونیل نے روره ته چرته ځے؟ هغه اوونیل چه زه خو حیدرآباد ته ځم۔ هغه ورته وے، مړه د حید رآباد څه خلق دی، خیر وغیره وغیره، هغه نه شم ونیلے، هغه نے ډیر Snub کړو۔ د هغه بل نه نے تپوس اوکړو چه ته چرته ځے؟ هغه اووے چه زه کوئټه ته ځم۔ نو هغه ورته وے یره مړه د کوئټے خلق څه خلق دی او هغه داسے داسے نو هغه نے هم خاموشه کړو۔ د هغه دریم نه نے تپوس اوکړو چه ته چرته ځے؟ نو هغه ورته اوونیل چه زه پیښور ته ځم۔ هغه ورته وے، مړه د پیښور هم څه خلق دی او هغه داسے داسے۔ دا درے واړه نے ډیر خراب کړل نو په دغه وخت کښئ دے ټالټ ته ننوتو۔ دے درے واړو مشوره اوکړه چه یره دے سړی خو مونږه ډیر

خراب کړو، چه دے را اوخی، د ده نه تپوس کول پکار دی چه دے چرته خی نو دا درے واړه به پرے را اولگو۔ نو که دے لاهورته خی نو مونږ به وایو چه دغه خلق داسے داسے دے۔ چه دغه بدمعاش را اوتو نو ده ته ئے اووے، روره ته خو کښینه، زمونږ سره حساب اوکړه۔ ته راته اووایه چه ته چرته خے؟ هغه ورته اووے چه روره زه خو مکے مدینے ته خم۔ اوس محترم سپیکر صاحب، عجیبه دا ده چه خدائے مونږه مکے مدینے ته بوخی او دوئ د بوخی، ولے حساب کتاب خو خان له شے دے۔ اوس ته حقیقت داسے پېتوے چه دا اسلام ، پاکستان او دغه دے۔ یو سرے جهاد کشمیر ته روان وو، هغه ډیر قرض دارے وو، هغه قرضدارے چه د قرض دارو نه تنګ راغے نو وے ئے یره د دے نه به زه څنګه خلاصیږم --------

<u>جناب محمد ہاشم خان</u>، پوائنټ آف آرډر، سر۔ دا زرین ګل خان ډیره ښه قیصه شروع کړے ده۔ د ژمی لوئے لوئے شپے وی او دا مونږ چه به په ډیرو کښ کښیناستو نو زمونږ دے مشرانو به دا قیصے کولے۔ نو زه وایم چه مونږ له یو ټائم راکړئ۔ د دوئ سره به خان له کښینو او ښه مزیدارے مزیدارے قیصے به مونږ ته اوکړی۔

<u>جناب زرین ګل</u>، دغه روایت ژوندے کومه۔ نو هغه ته ئے اووے چه بهئی، زه خو خم کشمیر ته۔ قرض دارے ورله مخے ته راغے، وئیل ئے ته چرته خے؟ ده ورته اووئیل چه زه کشمیر ته خم، دعا کوه چه خدائے مے هلته کامیاب کړی۔ هغه وئیل خدائے د هلته شهید کړه خو روپے زما سره حساب اوکړه۔ حساب کتاب، پاکستان دے، منو ئے، اسلام منو، یکجهتی منو او وفاق منو۔ دا زمونږه ملک دے لیکن جناب سپیکر صاحب، د دے په نوم باندے غنم ستا خان له خپل دی، هغه ستا دی۔ ګوادر شریک دے۔ غنم ستا خپل دی، هغه ستا دی۔ سونی ګیس د بلوچ شریک دے، غنم ستا خپل دی، هغه ستا دی او بجلی شریکه ده۔ زه چه کله د هزارے نه راخمه نو په اټک باندے ګورم چه ټول لګیا وی ملائی څنبکی او چیکنګ کوی۔ یوه وره ټهیلئ پولیس د سیټ نه د چا راویسته، ما وے چه چرته پوډر دی خو چه د دے طرف نه څنګه پوډر خی؟ چه مے اولیده نو په هغے کښ اوره وو۔ جناب سپیکر صاحب! که دا ملک

زمونږ شریک وی نو پکار دا ده چه وسائلو باندے زمونږ منصفانه شراکت وی۔ محترم سپیکر صاحب! چه څو پورے د دے ملک مسئله، بله مسئله نه ده، د خدائے فضل دے، مونږ ه مسلمانان یو، مونږه پاکستانیان یو، د دے ملک واحده مسئله د دے ملک معاشی او د اقتصادی وسائل منصفانه تقسیم دے۔ محترم سپیکر صاحب! که دغه پالسی وی چه شمس الملک د نوښار پښتون او هغه د واپډے چیئرمینی کوی او د هغه په اوږو ټوپک کیږدی او کالا باغ ډیم جوړه وی، ډوبیږی نوښار او د ډیم نوم کالا باغ ایږدی۔ او که بل طرف نه دغه بهاشا، د شلوکالو پورے بهاشا وو، نن هغه دیامیر شو او دیامیر د چا په وجه باندے شو؟ واټر اینډ پاؤر منسټری د هزارے سړی له نے ورکړه او د هغه په اوږو نے ټوپک اوچلوو او د بهاشا نه نے دیامیر کړو۔ اوس دغه ګردان څو جی مونږه ښه پیژنو، دغه ګردان ښه پیژنو چه دا دیامیر، دا شمالی علاقه جات، دا وفاق او دا پنجاب، شمالی علاقه جات ته آئینی حیثیت نه دے ملاؤ شوے، هغه صوبه نه ده، د دوئ مقصد دا دے چه دا شاملات دی۔ دا شاملات د چا دی؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، دا شاملات څو د نن نه 150 کاله مخکښ ګلاب سنګه 50 لاکه روپو باندے، دا جموں او کشمیر اغستلی وو۔ که د دوئ هغه د 150 کاله مخکښ د مهاراجه رنجیت سنګه د دربار لاهور پروګرام وی نو بیا څو د دا اوکړی۔ چه دوئ په Greater پنجابستان باندے کار کوی نو بیا څو نے د پاکستانیت هغه مقصد ختم کړو۔ محترم سپیکر صاحب! که دوئ وفاق سائل غواړی نو ستاسو په وساطت مے دا درخواست دے موجوده حکومت ته چه مهربانی د اوکړی چه دا د "م زبر ما، ټوله زما" دا پالیسی د مهربانی اوکړی، پریږدی او تمام عوامو ته دِ معاشی او اقتصادی منصفانه تقسیم یقینی اوګرځوی۔ او که چرے دا نے یقینی او نه ګرځولو او حقدار ته نے حق ورنکړو نو دا به لازماً وفاق ته خطره وی او د دے ټوله ذمه واری به په موجوده حکومت باندے وی۔

Mr. Speaker: Honourable Malik Tawoos Kham, Minister for Wild Life, please.

جناب محمد اورنګزیب خان: جناب سپیکر صاحب! د احمد حسن خان سره ډیر

مزیدار بریف کیس دے چه سینیټر، سیف الرحمان ورته ورکړے دے، که چا ورته ورکړے دے۔

جناب طاؤس خان (وزیر جنګی حیات و ماہی پروری): جناب سپیکر صاحب! په دے کښې که حزب اختلاف والا وی او که حزب اقتدار والا وی، دا په صوبه کښې پاتے کیږی، اوله خبره دا ده۔ د دوئ حقوق یو شان دی او په دوئ کښې هیڅ فرق نشته خو په خبرو کښې لږ فرق دے۔ زما چه څومره په ذهن کښې ده نو په دے خبرو کښې لږ فرق دا دے چه ډک شه یا اُوخوره غوندے دا فرق دے۔ یو لفظ اولتا راځی، مثال په طور یو په یوه طریقه راځی او بل په بله طریقه۔ نو زما عرض دا دے چه زه یم د کوهستان، یم د صوبه سرحد مګر په دے کښې نه زمونږ د مرکز سره مخالفت دے او نه د صوبے سره مخالفت دے۔ چه په کومه کښې د پاکستان مفاد دے، هغے ته مونږه تیار یو۔ د هغے نه بعد زمونږه د صوبے چه کوم حقوق دی، هغے ته مشترکه مونږه تیار یو۔ په دے کښې دا خبره نه ده چه مونږه په اقتدار کښې یو، زمونږه صوبائی حکومت مونږ ګراؤ کړو یا مثال په طور د هغے مفادو ته مونږه نقصان رسوو۔ دوئ د یوے خبرے نه بلے خبرے ته ځی، په دے کښې زمونږه د دوئ نه ګله ده۔ یو تنقید په داسے خبرے کوئ چه دا کالا باغ ډیم یا د دوئ ایډجرنمنټ موشن چه په کومه خبره باندے دے نو دوئ بل طرف ته هم ځی۔ نو زما ریکویسټ دا دے، دا د ضلع کوهستان وفد وزیر اعلیٰ صاحب ته هم راغلے وو، په دے لیول باندے چه دغه بهاشا په ضلع کوهستان کښې دے۔ نو لهٰذا دے صوبائی حقوقو باندے مونږه ټول خوشحاله یو چه دا په صوبه کښې په دے نوم باندے اوشی۔ دغه بهاشا ډیم تقریباً تیس سال، چالیس سال مخکښې نه د دے نوم دے، دا بهاشا ډیم باندے دے۔ (تالیاں) نو لهٰذا دا زمونږه د ټولو متفقه خبره او سوچ دے چه د دے صوبے د پاره چه کومه فائده ده خو د دوئ دغه خبره کښې چه لږ غوندے فرق ښکاره کیږی نو دا دوئ هغه بل طرف ته ځی۔ په واشنګټن کښې داسے اوشو او په بل ځائے کښې داسے اوشو، دا یو الزام ښه نه دے (قہقہے) نو د صوبائی خبرے نه هغه خبرے ته راتلل پکار دی چه کومه خبره ده۔ نو دا بهاشا زمونږه په ضلع کښې دے، دا په صوبه سرحد کښې دے، انشاء الله تعالیٰ دا به بره لاړ نه شی۔ زمونږه

یقین دا دے چه دا زمونږه صوبائی حقوق دی او دا به دلته جوړ شی ولے چه تیس سال، چالیس سال مخکښ دا بهاشا وو۔ اوس مثال په طور په نوم باندے څه تنازعه ده؟ بهاشا یا ناردرن ایریا، دا خو په کوهستان کښ دی نو لهذا که د کوهستان نوم وے نو بیا ډیره ښه ده۔ شکریه جی۔

Mr . Speaker: Honourable Arbab Saif-ur-Rehman Khan , MPA , please.

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! د بهاشا ډیم په باره کښ کافی Discussion اوشو۔ په دے باره کښ مونږه دلته یو متفقه قرارداد پاس کړے وو چه په هغے کښ Clearly دا ونیلے شوے وو چه دا ډیم او د دے پاؤرهاؤس د په دے صوبه کښ دننه جوړ شی۔ فیډرل گورنمنټ د طرف نه یا د واپډے د طرف نه چه کومه تنازعه جوړه شوے ده، هغه د Site change کولو د پاره ده څکه چه زمونږه اصلی عرض دا وو چه دا پاؤر هاؤس د د سیند Left side ته جوړ شی خو د هغوی کوشش دا دے چه دا د Right side ته جوړ شی او Geoghraphical position داسے دے چه شاهراه ریشم او دا سیند او د دے سره پیوست متوازی غر دے۔ دا غر د شمالی علاقه جات او د ضلع کوهستان حد فاصل دے۔ Demarcation line چه تیریږی نو د دے غر د پاسه به تیریږی، په افق باندے به تیریږی او چه کوم Horizental line دے نو هغه به د کوهستان او د ناردرن ایریاز حد فاصل وی۔ که د دوئ هر څومره کوشش وی چه مونږه دا پاؤرهاؤس د شمالی علاقه جات په ایریا کښ جوړوؤ نو هغه ناممکن خبره ده څکه چه دا یو انټرنیشنل لاء هم دے چه د کومے علاقے اُوبه کوم طرف ته بهیږی، هغه علاقه د هغے علاقے سره شامیلیږی۔ Catchment area چه د دے غر څومره ده نو هغه د کوهستان د ضلعے حصه ده۔ د غر نه ښکته چه څومره سلوپ دے او دا سیند او شاهراه ریشم Entierly په ضلع کوهستان کښ شامل دی۔ دا پخوانے اصول دی د پښتنو هم چه څومره د مختلفو قبائلو په مینځ کښ زمکے تقسیم شوے دی نو د پښتنو یو مشر وو، د هغه "شیخ ملی" نامه وه، هغه یو ډیر قابل او هوښیار سړے وو۔ د مختلفو قبائلو په مینځ کښ هغوی چه څومره Demarcation کړے دے نو هم په دے اصول نے کړے دے چه

Catchment area به کوم طرف ته وه نو هغه د هغه خلقو زمکه وه۔ نو په هیڅ طریقه باندے که د دے Site هم دوئ Change کړی نو بیا هم په هیڅ صورت باندے دا پاور هاؤس په شمالی علاقه جات کښې نه راځی۔ دے به تر آخره پورے هم د ضلع کوهستان په حدود کښې وی۔ دا څوک Change کولے نه شی۔ زما صرف دا یو مختصر خبره وه۔ شکریه۔

Mr. Speaker: Honourable Malik Sarangzeb Khan, MPA, please.

جناب سرنگزیب خان: بسم الله الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! دا بهاشا ډیم او د دیامیر ډیم یوه تنازعه پورته شوے ده۔ په حقیقت کښې دا بهاشا ډیم مخکښې چه کوم جوړ شوے وو، دا په کوهستان ایریا کښې راځی او کوهستان د صوبه سرحد یوه ضلع ده نو د دے وجے نه مونږه د کوهستان د طرف نه دا عرض کوؤ دے ایوان ته چه دا د کوهستان حق دے او د صوبه سرحد حق دے، دا د په کوهستان کښې جوړ شی۔ (تالیاں) اوکه د کوهستان د حق او د سرحد د حق تحفظ نه کیږی نو بیا مونږه دا درخواست کوؤ چه زمونږه دا کوهستان د ټول شمالی علاقه جات ته ورکړی چه ټول یو ځائے شی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: حاجی عدیل خو Absent دے۔ مسټر بشیر احمد خان بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی سپیکر صاحب او مننه کوم چه د دومره اهم خبرے د پاره ما درخواست کړے وو او تاسو مهربانی اوکړه چه ما ته مو ټائم راکړو۔ اصل جهګړا زمونږه چه ده نو هغه د صوبائی حقوقو جهګړا ده۔ تر څو پورے چه دا صوبائی حقوق نه ملاویږی نو دا جهګړے به ټول عمر داسے روانے وی۔ د خدائے فضل سره دا د صوبائی حقوقو خبره زمونږ د پارټئ بنیادی پالیسی ده او دا مونږه همیشه عملی کړے ده۔ تاسو ته به یاد وی سپیکر صاحب، چه کوم وخت کښې دلته یو یونټ وو نو په پاکستان کښې داسے یو لیډرنه وو یا یوه پارټی نه وه چه هغوی د هغه یو یونټ حمایت نه وو کړے۔ د هغوی به خپل خیال وو۔ د هغوی دا خیال وو چه مرکز مضبوط شی نو پاکستان به مضبوط شی۔ زمونږه دا ایمان دے او زمونږه هغه وخت هم دا سوچ

وو او باچا خان به هم دا خبره کوله چه صوبے مضبوطے شی نو پاکستان به مضبوط شی نو د دے عملی جد و جهد مونږه اوکړو او نن دا ګورنر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب، تاسو، دا اسمبلی، دا ټول دلته سیکرټریټ، وزیران، دا ټول صرف په دے وجه دی چه یونټ مات شو۔ چه یونټ وو نو ارباب صاحب ته به یاد وی، دلته یو ډی آئی جی صاحب وو ارباب عطاء الله خان صاحب او د معمولی خبرے د پاره به خلق لاهورته تلل۔ ما ته یاد دی چه مونږه په 1968 کښی چه دا مل جوړولو نو صرف د ټرانسفارمر او د کوټے Sanction د پاره به لاهورته تلو۔ نن د خدائے فضل دے هر څه په دے صوبه کښی دی۔ دا صرف او صرف د باچا خان هغه جد و جهد وو چه هغه د یو یونټ خلاف جد و جهد کړے وو او د خدائے په فضل سره هغه کامیاب شو او نن یونټ نشته دے۔ سپیکر صاحب! مونږه همیشه د اصولو خبرے کړے دی۔ مونږه په یوه زمانه کښی دا هم وئیلی دی چه نوازشریف ډیر ښه سړے دے او مونږه په ټریژری بنچز باندے ولاړ وو، مونږه د هغه په حق کښی خبرے هم کړے دی خو مونږه کله هم د بے اصولئ خبره نه ده کړے۔ هغه اصولی خبره مو په دے کوله چه هغه مونږ سره دا لوظ کړے وو چه زه به صوبائی حقوق تاسو ته درکوم۔ هغوی مهربانی اوکړه زمونږ سره نے د اوبو فیصله اوکړله۔ هغوی راته د بجلئ د منافعے خبره اوکړله او بیا دا فیصله نے اوکړله چه مونږ ته به نے راکوی خو چه کوم وخت هغوی زمونږه د صوبائی حقوقو خبره او نه منله او زمونږه Unanimous قرارداد نے ختم کړو، او نے نه منلو نو د پاکستان په تاریخ کښی چا د وزارتونو نه استعفیٰ نه ده ورکړے، مونږ دا دویم ځل دے چه د وزارت نه استعفیٰ ورکړه۔ مخکښی مو استعفیٰ ورکړے وه د نواز شریف په حق کښی چه د هغه حکومت غیر قانونی، غیر آئینی طور باندے مات شوے وو نو د هغوی په حق کښی مو ورکړے وه او د هغوی سره مو ملګرتیا کوله۔ د هغوی وزیران ناست وو، د هغے مخالفت نے اوکړو او مونږ شپږو کسانو د بی بی په حکم باندے استعفیٰ ورکړه۔ دے ځل له مونږه استعفیٰ د خپل صوبائی حقوقو د پاره ورکړه۔ هغه مو د جمهوریت د خاطره ورکړے وه او په دے ځل مونږه د صوبائی اسمبلئ د حق د پاره، د صوبائی اسمبلئ د هغه قرارداد د

پاره، چه په هغے کښې نے فیصله کړے وه نو مونږ شپږو وزیرانو استعفیٰ ورکړله. سپیکر صاحب! نن یو چپړاسی هم استعفیٰ نه ورکوی. نن د وزارتونو د پاره خلق ګرځی او څوک وزارتونه نه ورکوی خو مونږه استعفیٰ صرف د اصولو د پاره ورکړه. او نن وایو چه نواز شریف زیاتے کوی نو په دے نے وایو چه زمونږ د اصولو خلاف خبره هغه کړے ده. د صوبائی خود مختارئ خلاف خبره هغه کوی نو مونږه اوس د هغه مخالفت کوؤ او په دے اپوزیشن کښې ناست یو. سپیکر صاحب! مونږه د بنګال د تقسیم مخالفت هم کړے وو، مونږه د پاکستان د تقسیمدو مخالفت کړے وو. مونږه خو همیشه د هر شی د تقسیم مخالفت کوؤ او بیا چه مونږه خبره د صوبائی حقوقو کوؤ نو په مونږه باندے کله د غدارئ الزام لګوی، کله د پاکستان د ماتیدو الزام، مونږه په پاکستان کښې د فیډریشن په حیثیت د اوسیدلو د پاره، مخکښې هم مونږه په پاکستان کښې اوسیدلی یو او بیا به هم اُوسو او بیا به هم اوسو، خو فیډریشن کښې دا چه زمونږه د صوبے حقوق، څنګه چه زمونږه د پارټئ پالیسی ده او مونږه وایو چه څلور محکمے د د مرکز سره وی او باقی د ټولے محکمے د صوبو سره وی نو د دے سره صوبے به مضبوطیږی او پاکستان به هم مضبوط شی او چه صوبے کمزورے کیږی نو پاکستان بیا نه شی پاتے کیدے لکه څنګه چه زما رور، زرین ګل خبره کړے ده. همیشه د قام نه قربانی‌خو غواړو خو پخپله څان ته دا د اقتدار دا طبقه سوچ نه کوی چه مونږه هم قربانی ورکړو. هغے خبرو ته زه نه خم چه امریکے ته په تلو باندے څومره کروړونه ډالرے خرچ شوے او اُلټا د څه اغستلو نے مونږه ته نوره هم دشمنی زیاته کړله. څوک وائی چه کامیابه شوه دوره، څوک وائی چه ناکامه شوه نو دا څومره زیات چه وائی چه دوره کامیابه شوه نو مطلب نے دا دے چه دا دوره نے ناکامه شوے ده او اربونه روپئ، اربونه ډالر د دے غریب قوم، لس ورځے د پی آئی اے جهاز ولاړ وو او لکهونه ډالرے په هغے ضائع شوے او بیا چه زمونږه کوم Delegation تلے وو نو هغه عاجزان ټول عمر، زما په خیال زمونږه په شان به غریبانان خلق وی، هغوی په فورسټار هوټل کښې هم نه پاتے کیدل او ونیل نے چه مونږه د فانیو سټار هوټل نه بغیر نه پاتے کیږو. د

قوم د قربانئ او د انحصارئ هغه طریقه خو د دوئ دومره پورے پاتے شوه۔ مونږه په دے باندے فخر کوؤ چه خدائے پاک مهربانی کړے ده چه مونږ ته خدائے پاک غرونه راکړی دی، خدائے پاک مونږ ته اوبه راکړی دی خو مونږه تر اوسه پورے د هغے نه فائده نه ده اغستلے۔ پنجاب باندے خدائے مهربانی کړے ده، زمکے ئے ورکړے دی، څنګه چه زما رور اوونیل چه غنم شته دے، خان له ئے شته دے خو مونږ ته ئے نه راکوی، د هغوی خپل شے دے۔ هغوی ورژے ایکسپورټ کوی، کاټن ایکسپورټ کوی۔ خدائے سندھ ته بندرګاه ورکړے دے چه 80 % د پاکستان انکم د هغے نه کیږی۔ بلوچستان ته خدائے ګیس ورکړے دے۔ څنګه چه زما رور اوونیل او زمونږه په بجلئ کښ د حکومت پاټنرشپ دے او باقی نه پنجاب سره ئے پاټنرشپ شته دے او نه د بل چا سره۔ نو مونږ دا وایو سپیکر صاحب، چه پکار دا ده چه مونږ یو خل دا یونټ چه وو، نو ما د دے یونټ خبره په دے باندے اوکړه چه د یونټ نه مخکښ دا بجلی د دے صوبے سره وه او دا چه لږے ډیرے کارخانے په دے نوښارکښ تاسو ته ښکاری، چه زړے کارخانے دی۔ په هغے کښ سرحد ټیکسټائل یا دا پیپرمل، چه په هغه وخت کښ د بجلئ ریټ هغه حکومت کم لګولے وو نو په دے وجه باندے دا دوه کارخانے دلته اولګیدے۔ نو په دے سوچ، ارباب سکندر خان خلیل د خدائے اوبخښی، چه د هغوی حکومت وو او هغه ګورنر وو نو-----------

<u>جناب سپیکر</u>، ټائم ته خیال کوئ جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>، نن به خواست اوکړم چه ما ته یو دوه منټه زیات راکړئ۔ د دے درے څلور ورځو هغه کوم ټائم چه زما د خبرو دے نو هغه پکښ واچوئ۔ نو په هغے کښ غلام فاروق خان دلته میټنګ راوغښتو او ټول د پاکستان هغه Industrialists مونږه دلته راوغښتل او دا فیصله مونږه اوکړله چه بجلی د صوبے ده او مونږه به دوئ ته په کم ریټ باندے بجلی ورکوؤ۔ تاسو ته به دا یاد وی چه په هغه وخت صرف په دے وجه باندے د هغه وخت مرکزی حکومت اختلاف اوکړو او دا ئے اوونیل چه تاسو دا کانفرنس ولے اوغښتلو؟ د هغے په وجه باندے هغه Differences دومره زیات شول چه بیا

مونږه مجبور شو او استعفاګانے مو ورکړلے۔ سپیکر صاحب! د بهاشا ډیم د شلو، دیرش کالو او د دے نه هم د زیات وخت راسے دا Proposal د مخکښې نه روان دے او نن دا ګوهر ایوب خان د دیامیر ډیم خبره کوی۔ زمونږه بدقسمتی دا ده چه کوم وخت د بجلۍ د آمدن فیصله شوے وه، د 1973 په آئین کښې هم مونږ ته دا وینا شوے ده چه د 1973 نه 1991 پورے به د دے حساب کیږی۔ دا سرچارج، دا ایډیشنل سرچارج، دا ټولے خبرے فیصله شوی دی۔ څنګه چه هغه بله ورځ زمونږه رور، همایون سیف الله خان اووے چه سپریم کورټ هم دا فیصله کړے ده خو په هغه وخت کښې بدقسمتی دا وه چه سرتاج عزیز نے مونږ ته مخے ته اودرولو، هغه هم د دے صوبے سړے وو او سرتاج عزیز صاحب، بی بی صاحبه ناسته ده، چه زمونږه د نوازشریف سره میټنګ وو نو هغوی اوونیل چه د دے میټنګ صدارت چا کولو؟ د Council of Common Interests او دا ګارنټی چا ورکړے وه؟ نو هغوی ورته اوونیل چه پرائم منسټر، تا ورکړے وه۔ نو هغوی اوونیل چه دا پیسے ولے نه ورکوئ؟ نو په هغه وخت هغوی دا ونیلی وو چه دا ورله ورکړئ خو بیا روستو نه پیسے وے او نه مونږ ته چا راکړلے۔ نو دا به مونږه په سرتاج عزیز صاحب باندے واخلو چه هغه هم د دے صوبے سړے وو۔ تاسو ته به یاد وی چه زمونږه رونړو هم دلته دا تقریرونه به کول، په پریس کښې او په ټی وی به دا راتلل چه که کالاباغ ډیم جوړ نه شی نو دا ټول پاکستان به تیاره شی، کارخانے به بندے شی۔ که کالاباغ ډیم جوړ نه شی نو لوډ شیډنګ به وی او خلقو ته به نے دا تاثر ورکولو چه دا اے این پی والا دا نه غواړی چه کالاباغ د جوړ شی او دلته ټول عمر د لوډ شیډنګ کیږی، تیاره د وی او کارخانے به بندے شی او خلق به بے روزګاره شی۔ تاسو به په اخبار کښې یو څو ورځے مخکښے لوستلے وو چه اوس زمونږه حکومت لګیا دے او درے زره میګاواټ بجلی مونږه ایکسپورټ کوؤ او د هندوستان تیارے مونږه ختموؤ۔ دا پته نه لګی چه هغه خبره رښتیا وه او که دا خبره رښتیا ده؟ هغه صرف د دے د پاره د کالا باغ ډیم خبره کوله چه مونږ ډوب کړی، ګنی اوس بجلی دومره شته دے چه مونږه ئے ایکسپورټ کوؤ۔ هغه خبره نے د چا په Through کوله؟ د شمس الملک په

Through چه هغه زمونږه د دے صوبے سړے وو۔ اوس دا نے مہربانی اوکړله او گوهر ایوب خان نے راوستلو او هغه اوس د بهاشا نه دیامیر جوړوی۔ نو زه نه پوهیږم چه گوهر ایوب خان د چا په ایجنډا باندے عمل کوی؟ دا دے خپلے صوبے سره، د هزارے د خپل عوامو سره او د خپل پاکستان سره ولے داسے زیاتے کوی؟ ولے چه دا شمالی علاقه جات چه دی، دا مسئله لا نه ده Settle شوے چه دا زمونږه دی، که د کشمیر، د سیاچن او که د شمالی علاقه جات۔ دا خو مونږه وایو چه د 1948 د قرارداد لاندے د د کشمیر فیصله اوکړی خو نن پنځوس کاله اوشول او په هغے باندے فیصله نه ده شوے۔ چرته په نیو ورلډ آرډرکښ یا داسے حالات پیدا شی چه کشمیر، څنګه چه دوئ اووے چه "کشمیر بنے گا پاکستان" او داسے وائی چه "کشمیر کشمیریوں کا" نو بیا به دا شمالی علاقه جات، دا سیاچن، دا کشمیر به یو ریاست جوړشی او دا دیامیر ډیم به هم لاړشی او منګله خو تلے تلے ده نو نه پوهیږم چه دا د چا د پاره کوی او دا څه له کوی؟ زما خپل خیال دا دے چه څنګه چه ما مخکښ عرض اوکړو چه پیسے نشته دے، دا هسے یو اختلافی مسئله جوړه کړی چه "لڑاؤ اور حکومت کرو" چه مونږه ټول عمر په دے کښ لګیا یو چه دا کالاباغ مه جوړوه او بیا کالاباغ بند شی۔ اوس دیامیر شروع شو، مونږه په دیامیر پسے گرځو او د دوئ هغه غلطه پالیسی ده چه مهنگائی، گرانی او دا حالات داسے جوړ کړی۔ مونږه ورته اوونیل چه مهربانی اوکړئ، تاسو دا د دیامیر خبره پریږدئ او هم هغه بهاشا ډیم، څنګه چه زما رور طاؤس خان او اورنګزیب خان چه په ټریژری بنچونو باندے ناست دی، هم د صوبائی حقوقو خبره کوی او مونږه د هغوی ستائینه کوؤ او دا خواست کوؤ دے اسمبلئ ته چه پکار ده چه هر یو سپیکر د دے په حق کښ خبره اوکړی۔

جناب محمد اورنگزیب خان: اورنگزیب خان نہیں جی، سرنگزیب خان۔

جناب سپیکر: سرنگزیب خان، سرنگزیب خان۔

جناب بشیر احمد بلور: معافی غواړم جی، سرنګزیب خان او طاؤس خان چه کومے خبرے کړے دی نو زه دا هیله لرم چه زمونږه دا ټریژری بنچز به هم داسے کوی او پکاردا ده چه یو متفقه قرارداد راوړی چه مونږه دا دیامیر ډیم نه

منو او دا د بهاشا ډیم ته راشي۔

بیگم نسیم ولی خان، دا خو یو قرارداد مخکښې پاس کړے شوے دے۔

جناب بشیر احمد بلور، مخکښې مو پاس کړے دے خو بیا هم پکار دا ده چه ټریژری بنچز زمونږه حمایت اوکړی او دا شے دا او نه شي۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Mian Gul Asfandyar Amirzeb, Minister fo Education, please.

میاں گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم)، جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی چه ما له مو په دے ایډجرنمنټ موشن باندے د بحث موقع راکړه۔ د دے نه مخکښې آفتاب خان په دے باندے بحث اوکړو، بیا پرے همایون خان، محسن علی خان صاحب او لیډر آف دی اپوزیشن بحث اوکړو او نن پرے هم دا بحثونه اوشول۔ زه ستاسو سره په پبلک اکاؤنټس کمیټۍ کښې ممبر ووم،

And I must admit that I did most of my learnings about Govt.

affairs in the Public Accounts Committee under the able Chairmanship of none other than your goodself

او هلته هم همیشه ما Facts باندے خبره کړے ده، And I will not try to play to the galleries, I will just talk facts. خکه پکاردا ده چه څوک دلته Facts اووانی نو It is upto every one to ascertain as to what is right and what is wrong? په دے این ایف سی ایوارډ باندے زه بحث نه کوم، Water Apportionment Accord باندے به زه بحث نه کوم چونکه هغه نواز شریف صاحب په اولنی Tenure کښې د کلونو نه پښې دا مسئلے حل کړے وے او په هغے باندے ډیر زیات بحثونه شوی دی۔ نو هغے طرف ته به زه نه ځم او زما نه مخکښې هم نوابزاده صاحب، کوم چه این ایف سی ایوارډ باندے ممبر وو او بیا دے Water Apportionment Accord کښې وو او چه Budget speech وی نو هم دغه خبرے وی د هغوی او چه کله د بهاشا ډیم خبرے وی نو هم دغه خبرے وی او چه کله د واپډا منسټر سره د خبرے تعلق وی نو هغه لاړشي او د واپډا منسټر د والد صاحب خبرے کوی نو که دا هم د دے اسمبلۍ

یو روایت وی نو یو غلط روایت دے او دا روایت ختمول غواړی- دومره غلط غلط روایتونه دی که هغه مونږه مسلسل جاری اوساتو نو د سره دا اسمبلی به نه وی پاتے- تاسو جی که لږ Pakistan per capita surface water availability اوګورئ نو دا په 1950 کښی 5300 cubic metre وو او اوس په موجوده وخت کښی 1400 cubic metre دے او په کال 2010 کښی به دا 850 cubic metre ته راشی حالانکه د World standard minimum requirement 1000 cubic metre هغه نو دے چه to avoid being a water short country دے نو که مونږه د دے خپل Surface water storage په صحیح طریقے باندے بندوبست اونکړو نو Pretty soon, we are going to be a water short country چه کوم په ثابته دنیا کښی د افریقے د ممالکو نه علاوه اوس هیڅ څوک هم نشته دے- ځکه چه په عربو کښی به دا اوبه کمے دے خو هغوی سره چونکه وسائل ډیر دی نو هغه Ice bergs کله راولی او کله څه کوی خو بهرحال هغه خپل Shortage ئے پوره کړے دے- اوس زه تاسو ته یو څو ممالک وایم- چین چه کوم ځانے کښی 253 Dams جوړیږی Which are at the hight of more than 50 feet خو At a hight of more than 60 metres هغه Hight دے چه کوم به د Proposed بهاشا ډیم وی نو هغه 59 Dams داسے جوړیږی- داسے په ترکی کښی 22 Dams، په انډیا کښی 6 Dams، په ایران کښی 28 Dams، جاپان کښی 35 Dams جوړیږی او په پاکستان کښی Nil - نو که مونږه بالفرض، همایون خان هم دا خبره هغه ورخ اوکړه چه تقریباً 35000 Megawatt Indus water power generation capacity ده او فی الحال په یو ډیم باندے هم داسے خبره نه ده روانه نو چه آئنده د پاره چه د کوم ځائے پورے Storage یا د پاور جنریشن تعلق دے، چه تر څو پورے دا مسئله حل نه شوه نو زمونږه راتلونکی وخت کښی Water shortage به هم وی او Power shortage به هم وی- چه کله د یو ډیم د جوړیدو خبره راځی نو په هغے کښی دانو رمسائل پیداشی چه The body of the lake is in one province and the power station is in another province. The body of the lake is in Northern Areas, which I feel, if constitutionally, is not

a part of Pakistan legally but I feel it is an integral part of Pakistan and I think, every Pakistani feels that it is an integral part of Pakistan. زه به لږ بهاشا ډیم ته اوس راشم- مونټریال انجینیرنګ د دے Pre-feasibilty کړے وه- یو څو ریکارډز زه هم درست کومه- 1984 کښې مونټریال انجینیرنګ د دے Pre-feasibility کړے وه، Bhasha Dam's feasibility has not yet been carried out. په Pre-feasibility کښې هغوی د یو څو خبرو تعین کړے وو چه د دے به Power generation capacity 3300 MW وی - It is going to cost 3 cents per unit, which is about Rs 1.50 per unit, and its estimated coste, updated cost will be 195 Billion rupees. نو To start with زه تاسو ته دا خبره کوم چه دومره وسائل د پاکستان د حکومت سره نشته دے- In off hands these funds have to be arranged from foreign countries, they are not forthcoming. اوله خبره خو دا ده چه داسے Funds شته دے نه چه د کوم بشیرخان هم په خپل Speech کښې وضاحت اوکړو- په دے Pre-feasibility کښې نوابزاده صاحب هم هغه ورځ خبره اوکړه، And I would again try to rebut him that the Montrial Engineering did not carry out pre-feasibilities of eight probable dams. It carried out the feasible sites for the power stations at eight sites. Out of those eight sites only four sites were determined as active sites. مطلب دا دے چه په دے اته Sites کښې څلور Sites چه وو نو هغه Feasible قرار شو- د هغه څلورو Sites دلته په یوه نقشه کښې نشاندهی شوے ده خو د هغه Sites لا تعین نه دے شوے چه دا به په ناردرن ایریاز کښې وی او که دا به په North West Frontier Province کښې وی- Flow of the river چه تاسو واخلئ نو Left bank is the Frontier Province and the right bank is Northern Areas. نو په هغه څلور Sites کښې تر اوسه پورے چه کومه نشاندهی شوے ده، په هغے کښې Site No. 1, the power house can be made on the right as well as the left bank. Site No. 2 can only be made on the left bank. Site No. 3 can be made

both on the left and the right banks and site No. 4, again can be

پورے خانے کوم made both on the right as well as on the left bank.

چه د Pre-feasibility تعلق دے، نو په بهاشا ډیم باندے دے خانے پورے

انجینیئرز او Technical experts کار کړے دے، پیریږ، بس په دغه خانے کښې

دا خبره ختمه شوه- اوس زه ستاسو مخے ته څه Facts راوستل غواړم- The

proposed Bhasha Dam چه دے نو Cultivable area 1600 Acres به په

ناردرن ایریا کښې راځی او Zero acres به په North West Frontier

Province کښې Cultivable land راځی - Uncultivable land 23600 Acres

will come in the Northern Areas, 2500 Acres will come in the North

West Frontier Province. Total affected land, 25200 in Northern

Areas and 2500 in the NWFP. قراقرم هائی وے چه کوم د چین او د

پاکستان په مینځ کښې لینک دے 110 Kilometres are going to be

submerged in the Northern Areas and only 10 Kilometres are going

to be submerged in the North West Frontier Province. Housing

dwellings, د کورونو چه تر کومه حده پورے تعلق دے نو 2100 houses are

going to be submerged in the Northern Areas and zero houses are

going to be submerged in the North West Frontier Province. د کوم

خانے پورے چه د Population displacement تعلق دے نو 13600 people are

going to be displaced in Northern Areas and zero are going to be

displaced in the North West Frontier Province. دا خبره چه ما ستاسو

مخے ته راوسته نو دلته د کالاباغ ډیم متعلق تیر شوی په یو ځو میاشتو کښې

خبرے کیدلے ، بیا The chairman WAPDA arranged a briefing at the

Chief Minister residence او په هغے کښې د حکومتی پارټئ اراکین او

همایون سیف الله صاحب وو، چه کوم زمونږ سره په حکومت کښې دی او د

اپوزیشن نه نوابزاده محسن علی خان وو چه کوم نن موجود نه دے- په هغے

ما چیئرمین واپډا ته، نور هم ممبرانو Pertinent سوالونه کړی وو خو زما

ورته یو ځو سوالونه وو- اولنئ خبره دا ده چه Money makes the mare.

These 8 billion dollars or دا پیسے به راخی د کوم ځائے نه ؟ run.
د به راخی دا something, which is going to be incurred on such a dam,
کوم ځائے نه ؟ There was no answer to that. د ویمه خبره زما دا وه د
Where the net hydel profits are going to په حواله سره Article 161 (2)
دغه زما نو go to that province in which the power station is located.
If in case of Kalabagh dam about 60% هلته دا وو چه Pertinent point
of the area people displaced, are going to be in the NWFP and
only 40% in Punjab. Net hydel profits, according to the
Don't you think this is unfair? I am دا پنجاب ته راځی نو Constitution
not saying that there is any thing wrong with the Constitution.
Constitution is a broad based guide-line, which probably does not
address all the issues which may come up in future times, that is
Constitution اوس په دے why amendments become necessary in it.
کښې Article 161(2)، زه نے درته نه پرهاؤوم ځکه چه ځو ځو واره پرهاؤ
شوے دے، هغه صرف دا خبرے Mention کوی چه پاؤر سټیشن کوم ځائے
Located دے نو پکار ده چه Net hydel profit د هغوی ته ملاؤ شی ځو There
may be complex issues like for instance, in case of Kalabagh Dam.
چه کوم ځائے کښې دا ډیم په دوه، If it is made, the proposed dam, په هغے
ایشو کښې نه ځم چه جوړیدل غواړی یا نه، ځو دغه خبره کوم چه Body of
the lake دوه صوبو کښې راځی نو په دغے خبرے باندے Constitution is
silent- د منسټر فار واپډا دا Statement راغلے وو In which the press has
quoted him as saying that Article 161(2) of the Constitution is
defective. ما دا Statement ونیلے وو او بیا هسے اتفاقی طور باندے، ځکه
اوس ځو هغه د ملک نه بهر دے او هغه وخت کښې دا ایډجرنمنټ موشن هم نه
وو، ځو ما ته نے په ټیلیفون باندے خبره کړے وه- ما ونیل چه دا داسے ستاسو
Statement راغلے دے- ونیل نے چه نه، ما داسے خبره نه وه کړے- ما هم دغه
خبره چه کومه زه کومه چه داسے څه ایشوز راشی لکه اوس د بهاشا ډیم دا

ایشو راغلے دے۔ ما چه کوم Facts ستاسو مخے ته کښیښودل، Do you think the Northern Area people are going to be blind about this.

مونږه خو On the one hand د خپل Rights protection ښه کوؤ۔ I am not saying that we should fore-go our rights. As far as the site of this power house is concerned, it should be in the Frontier so that net hydel profits come to the Frontier Province. نو Do you think that they are going to be blind towards this fact? What I mean to say is, these are issues worth addressing. We should not have a pre-conceived motion about such issues, چه نه، دا خبره ده او بس۔ We keep a blind eye over others' interest. کوم خائے پورے چه د دے باونډری کمیشن تعلق دے، یو سپیکر پکښې دا اوونیل چه The Geological Survey of Pakistan یو کمیشن جوړ کړے وو، بهرحال د زمکو تعین خو پټواریان یا ریونیو سټاف کوی، نو په هغے کښې د ریونیو سټاف د طرف نه څوک نه وو۔ I just want to set the record straight. دا هغه وخت کښې Demarcation شوے وو، د هغه خائے د لوکلز پرے باقاعده Dispute دے۔ هغوی وائی چه زمونږه Jurisdiction دے، ناردرن ایریا وائی چه 6 kilometre زمونږ Jurisdiction فرنټیئر طرف ته دے۔ فرنټیئر، مونږ وایو چه مونږ دا خبره نه منو۔ So for that case, a Commission was constituted with D. C Kohistan and the Deputy Commissioner Dia Mir as their members. دیامیر ډپټی کمشنر خپل Documents راوړلو او د کوهستان ډپټی کمشنر خپل Documents راوړل۔ Both of them stuck to their guns and no agreement was reached. خو As far as we are concerned, as far as the maps of the Geological Survey of Pakistan are concerned, they stand where they were. زه صرف دغه خبره Mention کول غواړمه۔ As far as changing of the name from Bhasha to Dia Mir is concerned, I personally feel د نوم په بدلولو کښې، چه ما درته دا کوم Facts اووئیل نو دا ټول خائے د هغوی Affect کیږی۔ نو که بالفرض د بهاشا ډیم نوم بدل شی دیامیر

ته نو هغه دومره څه خبره نه ده، خبره دغه د پاور هاوس ده۔ I feel this issue should be addressed very seriously and I would time and again press on the fact that if the Federal Government does not take the Provincial Government into confidence, as for as this issue is concerned, it would not be fair and we would demand, we would take it up with the Federal Government ourselves. چه اول دا څه Facts دی چه هغه زمونږ مخے ته راشی۔ The Members of the Opposition چه اول ټول په هغه Facts باندے خبر کړی۔ د هغے Facts مخے ته د راتلو نه پس چه بیا On merits and logical grounds باندے کومه فیصله راشی نو هغه زما په خیال کښ ټهیک فیصله به وی او چه دغه پرابلم په دے طریقے باندے تاسو Address نه کړئ نو I tell you, no dam in Pakistan is going to be made. آخر کښ زه یوه خبره صرف ستاسو په اجازت سره کول غواړمه۔ زمونږ د دے صوبائی اسمبلئ خو ډیر زبردست روایات دی او څه درے کاله مخکښ پکښ هم څه روایات، زه هغه وخت کښ په اسمبلئ کښ نه ووم خو ما اوریدلی وو یا د دے کال د بجټ سیشن هغه روایات هم ما لیدلی وو چه هغه پانړے خیرے کیدے۔ بیا مے خیال د هغه ایسټ پاکستان اسمبلئ ته لاړو نو هلته ډیر زبردست روایات وو۔ خلق راپاسیدلے وو، خدائے مه کړه هغه سپیکر نے وژلے وو که ډپټی سپیکر وو۔ (قہقہے)

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات): هغه ډپټی سپیکر وو۔ هغه جناب، ډپټی سپیکر وو او د خوش قسمتئ نه هغوی جوړ نن نشته دے۔

وزیر تعلیم: ښه جی ډپټی سپیکر وو نو زما په خیال کښ I would say چه د دے اسمبلئ، پکار دی چه دا روایت وی چه Gohar Ayub Khan today is د Minister for Water and Power, هغه محکمه ده او This Adjournment motion is pertaining to him, he should be discussed, his father should not be discussed. His father has done some good for this country and he is not alive. (Applause) Similarl, as far as his off springs are concerned, که مونږه په حکومتونو کښ یو، As far as I

am concerned ما خو د چا نه خواست نه دے غوښتے، ما خو الیکشن کړے دے، الیکشن مے کټلے دے او د چا به اتحاد وو، زما خو هغه اتحاد هم په سیټ نه وو۔ (تالیاں) او کوم خانے پورے چه د Off springs تعلق دے نو دے به خپله خبره اوکړی - I have been inducted in this Cabinet on merit
او که کله زمونږه خلق غواړی نو مونږ به په حکومت کښ یو او چه کله نه غواړی نو نه به یو۔ ډیره ډیره مهربانی۔ (تالیاں)

جناب ہمایون سیف اللہ خان، جناب سپیکر صاحب! ---------

جناب سپیکر، آنریبل همایون خان، وخت لږ دے، ډیر لږ دے وخت۔

جناب سرنگزیب خان، یو تپوس مے کولو۔ جناب، یو عرض مے کوو-----

جناب ہمایون سیف اللہ خان، دوئ خو ډیر ښه Speech اوکړو، زمونږ Young Minister دے، صرف پوائنټ مے استولو۔ دوئ وائی چه ناردرن ایریاز کښ به Lake وی نو There is a scheme going on in Frontier and known as Ghazi Barotha. Hundred percent lake is in Frontier, majority of the canal are in Frontier but no body has gripped, Punjab will get that net profit ----------------

Mr . Yusaf Ayub Khan(Minister for Local Government): Mr . Speaker Sir, I am sorry to interrupt that 100 % lake is not in the Frontier, I think more than half of it is in Attock.

جناب ہمایون سیف اللہ خان، نہیں جی' Lake is in Frontier. اور جہاں اس میں پانی گرے گا' وہ پنجاب میں ہے جہاں ان کا ہائیڈل ہوگا' سٹیشن ہوں گے۔ But lake itself is in Ghazi, barrage is there.

جناب سپیکر، سرنگزیب خان تاسو څه فرمائیل؟

جناب سرنگزیب خان، ما د شهزاده صاحب نه دا تپوس کوو چه دا ډپټی کمشنر زمونږ چه کوم دے نو هغه وائی چه دا زما په علم کښ نشته۔ دوئ دا خبره اوکړه چه زمونږ او د کوهستان ډی سی او د دیامیر ډی سی دواړو هغه خپل Documents بنودلی وو نو دا کوم وخت کښ ئے بنودلی وو؟ د دے

معلومات مے کول۔

جناب سپیکر: دا ورته بیا څه وخت کښې اوښائ چه هغه کوم وخت وو۔

جناب سرنگزیب خان: څه وخت کښې نه -------

وزیر تعلیم: ایډجرنمنټ موشن باندے Discussion دے، دا به روستو ورته اوښایو۔

Mr . Speaker: Honourable Law Minister to please wind up the discussion briefly. (Applause).

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وقت دیا اور ساتھ Briefly کا بھی حکم ہے اور ساتھ آپ کا یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ جو مقرر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہیں' اس کا وزراء بھی نوٹس لیں اور بیوروکریٹس بھی نوٹس لیں تو آپ کے اس حکم کی بھی میں نے تعمیل کی ہے اور ان کے کچھ نوٹس لئے ہیں۔ اسلئے میری یہ گزارش ہوگی کہ میں انتہائی طور پر Brief ہوں گا مگر آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ آپ کے حکم کے مطابق ان کے جو کچھ نوٹس لئے تھے اگر ان میں سے کچھ کے جواب نہ دے سکا تو پھر یہ بھی حکم عدولی ہوگی اورجناب والا' پھر عجیب قسم کی ہماری بحث شروع ہوگی کیونکہ اس میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن پر اور یہ واقعی بڑی Important adjounrment motion ہے جس کا ہمارے ماضی میں وفاق سے زیادہ اس صوبے سے تعلق ہے اور پورے پاکستان کے Over all effect سے اس کا تعلق ہے پانی کے ذخائر کا' اس کی خوراک کے وسائل کے اضافے کا اور پھر بجلی پیدا ہونے کا۔ جناب والا! سب سے پہلے تو میں اس تاثر کو زائل کرنا چاہتا ہوں اگر چہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسی قسم کی اور اسی نوعیت کی ایڈجرنمنٹ موشن اس صوبے کے حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے آنی چاہئے تھی کیونکہ گورنمنٹ تو خود ہی Decision making ہوتی ہے اور اس کو ریزولیوشن یا ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور یہ اچھی بات ہوئی ہے کہ اس طرف سے اس ڈیم کے بارے میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور بڑی سیر حاصل بحث ہوئی۔ ایک اچھی اور خوشی کی بات یہ ہے اسی اسمبلی میں ٹریژری بنچز کی طرف سے ہمارے دو مقررین' ایک آنریبل منسٹر جناب طاؤس خان صاحب اور دوسرے سرنگ زیب صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بھی اسی قسم کے ہیں؛

جن خیالات کا اظہار حزب اختلاف کی طرف سے کیا گیا ہے اور پھر میرے بہت سے مسئلوں، ٹیکنیکل پوائنٹس اور Dates پر آنریبل منسٹر اسفندیار خان نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔ اسلئے یہ تاثر غلط ہے، یہ تاثر پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ بنچز یا گورنمنٹ اس تجویز کی مخالفت کر رہی ہے یا اس بات کی مخالفت کر رہی ہے جو حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ البتہ جہاں تک اختلاف کی بات کا تعلق ہے جیسے کہ محترم اسفندیار نے کچھ پوائنٹ آوٹ کئے کہ خاندانوں کے نام لئے گئے جن کی ضرورت نہیں تھی اور پھر اس تقریر میں جناب والا، ہم نے وہی تقاریر جو بجٹ کی تقاریر تھیں، یعنی سوائے محترمہ بیگم صاحبہ کے کہ انہوں نے ایک نئی بات کی ہے، باقی وہی تقاریر تھیں جو اپوزیشن کی طرف سے کی گئیں جو بجٹ کی تقریر تھی تو وہی تقریر تھی۔ این ایف سی ایوارڈ میں جو بات ہوئی تو Verbatim وہی تقریر تھی اور میں جناب والا، ان کی یادداشت کو بھی داد دیتا ہوں کہ ان کو لفظ بہ لفظ ہر بات یاد ہے جو انہوں نے پہلے تقاریر کیں وہ بھی یاد کر لی ہیں اور پھر ہم نے Foreign relations پر بھی بات کر لی ہے، وفاق پر بھی بات کر لی، تو خیر یہ اچھی بات ہے اس سے میرا اختلاف نہیں۔ دوسری جناب والا، میری صرف یہ گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی جس بات پر ایک قسم کا Criticism کیا جاتا ہے اس میں تو گورنمنٹ کا کوئی آدمی یہ نہیں کہتا کہ یہ ہمارے صوبے میں نہ بنے اور متفقہ قرارداد کا پاس ہونا ہی اس بات کا ثبوت ہے ورنہ ایک آدمی اٹھ کر بھی 'No' کہہ سکتا تھا اور یہ متفقہ نہ ہوتی تو ٹریژری بنچز اور حزب اختلاف کا آپس میں اس پر اتفاق ہے۔

(تالیاں) اور یہ جناب، ہمارا صوبہ ہے جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا، ہمارے ریکارڈ پر ہے کہ صوبے کا مفاد ہمیں مقدم ہے، صوبے کا مفاد ہمیں عزیز ہے مگر پاکستان کا مفاد ہمیں عزیز تر ہے۔ خدانخواستہ کسی جگہ یہ Clash ہو کہ صوبے کی بجائے پاکستان کے مفاد کی بات ہو تو پھر ہم سیاسی جماعت ہیں، ہم اپنی سوچ الگ رکھتے ہیں۔ ہم علاقائی جماعت نہیں ہیں، ہم قومی جماعت ہیں۔ اسلئے جناب والا، اگر ہم سے اس میں گستاخی ہوئی ہو تو اس کو بھی کسی غلط معنی میں نہ سمجھا جائے کہ جیسے یہاں لوگ نماز روزہ کے پابند ہونے کے باوجود، صوم و الصلواۃ کے پابند ہونے کے باوجود نظام شریعت اور قانون شریعت کے مخالف ہو سکتے ہیں اس طرح پاکستان کے دائرے کے اندر کسی بات پر صوبے کے مفاد کو شاید پاکستان کے مفاد پر ترجیح ہونے کیلئے ہم بھی شاید رکاوٹ بنیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس صوبے کے مفاد میں نہیں ہیں۔ یہ آپ کے اپنے ایسے اصول ہیں،

آپ کی اپنی سیاسی جماعتیں ہیں، آپ کا اپنا سیاسی منشور ہے اور ہمارا اپنا ہے۔ چھوٹی جماعت ہو یا کچھ ہو، ہمارا اپنا ایک سیاسی عقیدہ ہے جس پر ہم انشاء اللہ قائم رہیں گے مگر صوبے کا مفاد بھی ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے اور صوبے کے مفاد کیلئے ہم اپنی جماعت کے پلیٹ فارم پر، جماعت کے فورم کے اندر، جماعت کی میٹنگز کے اندر بھی اس صوبے کے مفاد کو پروجیکٹ کرنے کیلئے ہم ہر طرح سے لڑائی کریں گے۔ جناب والا! اور پھر اصل بات یہ ہے کہ ہم ایک ایسے موضوع پر بحث کر رہے ہیں جو دراصل ابھی معرض وجود میں نہیں آیا اور مجھے وہ چھوٹا دیہی لطیفہ سا یاد آ جاتا ہے کہ ایک گاؤں میں خاوند اور بیوی محنت مزدوری کرتے تھے، انڈے اور بڑیاں بھیجتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھئی اس کام سے ہمیں جتنے پیسے بچیں گے تو ہم یہ کام چھوڑ کر ایک بھینس لے لیں گے۔ بیوی نے کہا کہ پھر ایک وقت کا دودھ استعمال کریں گے اور پانچ وقت کا بیچیں گے۔ خاوند نے کہا کہ نہیں، تین وقت کا استعمال کریں گے اور تین وقت کا بیچیں گے۔ خاوند اور بیوی کی اس بات پر تکرار ہوگئی، خاوند کو غصہ آ گیا، جیسے کہ With due apology خواتین بے چاری ہمیشہ معاشرہ میں ظلم کا شکار بھی ہوتی ہیں، تو خاوند نے ڈنڈا مارا اور بیوی کا سر پھوڑ دیا اور جس سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے۔ گاؤں کے لوگ جمع ہوئے انہوں نے کہا کہ جناب، یہ کیا ظلم کر دیا ہے؟ خاوند نے کہا کہ میں کہتا تھا کہ تین دن دودھ استعمال کریں گے اور تین دن بیچیں گے اور یہ کہتی ہے کہ نہیں ایک دن استعمال کریں گے اور پانچ دن بیچیں گے۔ تو گاؤں والوں نے کہا کہ بھینس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو ابھی خریدی بھی نہیں ہے۔ تو جناب، ہم نے اس بات پر جھگڑا شروع کر دیا ہے جو ابھی معرض وجود میں نہیں آئی۔ اس بات پر واویلا ہے جس کا ابھی وجود بھی نہیں ہے اور ہم نے ان مسائل کو حل کرنا ہے۔ جناب! Positive اور کنکریٹ بنیادوں پر حل کرنا ہے اور یہ اسمبلی بڑی سنجیدہ اسمبلی ہے جس نے بڑی اچھی روایات قائم کی ہیں۔ اسلئے میری یہ گزارش ہوگی اور میری یہ گزارش آنریبل ممبرز سے بھی ہے کہ جب وہ کوئی بات کر رہے تھے تو ہمیں بھی پتہ تھا کہ اس میں یہ Point of order ہے، یہ صحیح ہے، یہ حالات ہیں یا یہ لفظوں کی غلطی ہے مگر ہم نے کہا کہ ان کے Flow کو جانے دیں۔ اسلئے میری یہ گزارش ہوگی کہ جب میں بات کر رہا ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کچھ ممبروں پر یہ ناگوار گزرے مگر اس کو قبول کر لیا جائے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، سپیکر صاحب! میں صرف اس بھینس کا پوچھنا چاہتا ہوں جو

دن میں چھ دفعہ دودھ دیتی ہے۔ جناب! وہ بھینس مجھے بتا دیں کہ ایسی بھینس کہاں ملتی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں وہ بات چھ دن کی ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: اچھا' چھ دن۔

جناب غفور خان جدون (وزیر خوراک): چھ دن جی' اورنگزیب خان ذرا --------

میاں افتخار حسین: مونږه ترے تپوس کوؤ که داسے میښه ملاویږی نو چه واخلو۔ (قہقہہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! میں نے یہ کہا کہ وہ بات جس کا ابھی وجود نہیں ہے ہم اس پر اپنا اتنا ٹائم لگا رہے ہیں اور پھر چونکہ انہوں نے Facts and figuers کی بات کی ہے اور بطور آپ کے ایک ادنیٰ رکن کے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بات کر لی جائے۔ میں کچھ ان باتوں کی طرف آؤں گا جن کا غالباً Facts سے تعلق رہ گیا۔ جناب والا! جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب پہلے مقرر تھے اور انہوں نے بہت زیادہ اعتراض جناب گوہر ایوب صاحب پر کیا' میں اس طرف نہیں جاؤں گا' وہ ایک Protective خط تھا جو گوہر ایوب خان نے غالباً کچھ مقتدر ہستیوں کو بھیجا اور جو میں نے --------

جناب سپیکر: ان کا ذکر اخبار میں تین چار دفعہ آیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی' سر۔ تو جناب' جب میں نے اس کو دیکھا تو مجھے اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی - میری Interpretation of seeing that letter, probably ہو سکتا ہے کہ میرا Concept اس میں Wrong ہو تو مجھے جناب' اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جس پر ہم نے یہاں اتنا شور اور واویلا کر دیا اور اس کی وزارت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور پھر اس کو چھوڑ کر ہم نے وہ تمام وسائل لینا شروع کر دیئے' شریعت بل سے لیکر امریکہ کے Visit تک اور اٹامک انرجی کے فیصلوں اور سی ٹی بی ٹی کے دستخطوں تک۔ جناب والا! جہاں تک اس کے خط کی بات تھی' اس نے یہ کہا کہ دیامیر کے لوگوں کو یہ شکایت ہے اور چونکہ اکثریت ان کے علاقے' جیسے کہ اسفندیار نے کہا کہ جس میں ان کے تقریباً سترہ ہزار کے لگ بھگ لوگ متاثر ہوتے ہیں یا کوئی پچیس ہزار ایکڑ کے لگ بھگ ان کی زمین ہے' تو وہ کہتے ہیں کہ جناب' اس کا نام ہمارے علاقہ کے نام پر رکھا جانے اور اگر انہوں نے یہ کہہ کر کہ اس کیلئے کوئی افہام و تفہیم کا

راستہ نکال لیا جائے تو غالباً یہ پاکستان کے اندر یا وفاق کے لوگوں کو لڑانے کی بات نہیں تھی بلکہ اس کو جوڑنے کی بات تھی کہ اگر ہم کوئی بھی یک طرفہ بات کرتے ہیں تو اس سے ایک گروپ، ایک عنصر یا ایک علاقہ ناراض ہوتا ہے اور اگر ہم اتفاق رائے یا Consensus سے بات کرتے ہیں تو یہ کہاں کی بات ہوئی کہ آپ وفاق توڑنے کی اور جوڑنے کی بات کر رہے ہیں، یہ کہاں کی بات ہوئی؟ یہ تو مجھے جوڑنے کی بات نظر آئی ہے، اس میں توڑنے والی بات نظر نہیں آئی اور جناب والا، انہوں نے صوبے کے مفاد کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کی ہے اسلئے ہمیں ان غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہیے جو ان کے بیانات سے پیدا ہوئی ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کا مقصد تو آپس میں لڑائی پیدا کرنا ہوتا ہے مگر کچھ لوگ جو اس وطن سے، اس صوبے سے محبت رکھتے ہیں، لگاؤ رکھتے ہیں ان کی یہ خواہش ہوگی کہ ہم لڑائی کی بجائے افہام وتفہیم اور بہتر طریقے سے اپنے مسائل کو حل کریں۔ پھر جناب، یہ کہا گیا کہ یہ فیڈریشن صوبوں کو لڑا رہی ہے، یہ اپنی حکمرانی قائم کرنا چاہتی ہے تو جناب والا، آپ ایک سینئر وکیل اور Politician ہیں، آپ کو اس کا پتہ ہے کہ یہ Concept of Federation صوبوں کے وجود کے بغیر نامکمل ہے، وہ ہوتا ہی نہیں۔ فیڈریشن وہ ہوتی ہے جہاں صوبے ہوتے ہیں اور کوئی فیڈریشن بغیر صوبوں کے نہیں ہوتی تو پھر وہ یونٹ ریفارم ہوتی ہے، فیڈریشن نہیں رہتی۔ تو یہ فیڈریشن صوبوں کو کیسے لڑا سکتی ہے؟ اس کی تو اپنے مفاد میں نہیں کہ صوبے لڑیں۔ فیڈریشن کے اپنے مفاد میں یہ ہے کہ جتنے صوبے مضبوط ہوں گے تب فیڈریشن مضبوط ہوگی اور اسلئے Federal form of Government کو اوروں پر ترجیح دیتے ہیں کہ اس میں تمام لوگوں کی نمائندگی اس طریقے سے ہوتی ہے جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ اسلئے جناب والا، یہ تاثر غلط ہے کہ فیڈریشن صوبوں کو آپس میں لڑا رہی ہے۔ جناب! اس کے بعد آنریبل --------

<u>ایک آواز</u>: نام نہ لیں۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>: یہ یہاں کہا گیا ہے اور یہ پیشکش جو حزب اختلاف میں تبدیلی آئی ہے اور یہ بڑی اچھی بات تھی کہ صوبے کے مفاد میں کوئی بات ہو تو ہر قسم کے تعاون کیلئے تیار ہیں اور اسی باہمی تعاون سے ہی ہم مل کر اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ ہمارے اپنے اپنے سیاسی مسائل ہیں مگر میں اپنی طرف سے یہ عرض کرتا ہوں اور پیشکش کرتا ہوں کہ آئیں پاکستان کو بہتر بنانے کیلئے، اس کو مضبوط بنانے کیلئے، اس کو ایک قوم بنانے کیلئے، اس کے ایک پرچم کی سلامتی کیلئے، اس

کی ایک زبان کیلئے اور اس میں اسلامی قانون نافذ کرنے کیلئے تعاون کریں تو میرا غیر مشروط تعاون آپ کے ساتھ ہے۔ آئیں ہم اس پر چلیں (تالیاں) یہ پاکستان کا تعاون ہے، ہمیں اس تعاون کی ضرورت ہے۔ اسلئے جناب سپیکر، ہمیں ان چھوٹی باتوں کو چھوڑ کر اور ایسی باتوں کو چھوڑ کر جس سے ہمارے اندر نفاق پیدا ہو' اتحاد کی طرف جانا چاہئے۔ نوابزادہ محسن صاحب نے درست فرمایا' ایک طرف یہ کہا کہ ہمارے لئے یہ صوبہ بڑا مقدم ہے' ہم اس کے ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ صوبہ واقعی ہم سب کیلئے مقدم ہے' صوبہ نہ ہو تو ہم نہیں ہیں' صوبہ ہمارا گھر ہے مگر گھر کا ایک گاؤں بھی ہوتا ہے۔ تو جناب والا' اگر ہم نے اپنے گھر کی حفاظت کرنی ہے تو پھر گاؤں کا تحفظ بھی بڑا ضروری ہے کیونکہ اگر گاؤں نہ ہو تو پھر گھر بھی نہیں بچ سکے گا۔ جناب محسن صاحب کی فلاسفی کے نزدیک کہ وہ ہر دور میں رہے ہیں' وہ یہاں عدم موجود نہیں ہیں' گستاخی معاف' مگر چونکہ وہاں ریکارڈ پر ان کی Speech تھی' وہ ہر دور میں کسی نہ کسی حکومت میں' ہر دور میں' وہ پیپلز پارٹی سے لے کر آخر دم تک کی ہر حکومت میں رہے ہیں تو ان کیلئے ان کی اپنی فلاسفی ہے مگر ہم لوگ اور خصوصا" ہماری اس سائڈ پر بیٹھنے والے عوامی پارٹی کے لوگ جنہوں نے اصولوں کی سیاست کی ہے' ان کے نزدیک جماعت جو ہے وہ اول ہے' جماعت کا حکم اول ہے' جماعت کا ڈسپلن اول ہے اور اس کے بعد کسی اسمبلی کی قراردادیں یا اس کے پاس شدہ قوانین ہیں۔ اس لئے جناب والا' ہم جن کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے' جن کا ایک اپنا راستہ ہے' ہم اس راستے پر نہیں چل سکتے جیسے دوسرے لوگ جو اپنے راستے بدلتے رہتے ہیں۔ جناب والا! یہاں جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ ہمیں Misunderstood نہ کیا جائے' صوبے کا مفاد ہمارے آگے ہے مگر جناب والا' گزارش یہ ہے کہ جیسے کہ پانی کے ذخائر کے متعلق بین الاقوامی تجزیہ ہے کہ 1958 میں ہمارے پاس 5300 meter feet پانی تھا' اب 1998 میں کم ہو کر وہ 1400 feet تک آ گیا ہے اور اگر یہی حالت رہی تو 2010 تک یہ 800 feet تک ہو جائے گا اور کوئی بھی خطہ اگر 100 feet سے نیچے چلا جائے تو وہ پانی کا قحط زدہ علاقہ تصور ہوتا ہے۔ اب جناب والا' ہمیں پانی کے ذخائر کو بھی ڈھونڈنا پڑے گا لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ ہم جیسے کہ اسفندیار نے بھی Point out کیا کہ جب ہم کسی پانی کے ذخیرے کی بات کرتے ہیں تو کسی نہ کسی جگہ تو کوئی متاثر ہوگا اور اگر ان رکاوٹوں کو ہم عبور نہ کریں گے تو پھر پانی کے ذخائر' بجلی کی اس کمی کو دور کرنے اور خوراک کی قلت کو پورا کرنے کیلئے ہمارے پاس کیا متبادل

وسائل ہیں؛ اسلئے جناب والا' جب کالا باغ ڈیم کی بات ہوئی تو اس میں ہمارے لوگ متاثر ہوتے تھے' یہ ہمارا احتجاج تھا' آج وہی فلسفہ' وہی صورتحال بھاشا ڈیم کے بارے میں آسکتی ہے۔ تو اگر وہاں ہمارے اس صوبے کے لوگ متاثر ہوتے ہیں تو اس کیلئے ہمارا کیا طریقہ کار ہوگا؟ جناب والا ! دیامیر کے لوگ اگر متاثر ہوتے ہیں تو اس کیلئے ہمیں کیا سوچنا ہوگا؟ ہم نے اس ملک کو بھی جناب سپیکر' بچانا ہے' اس کے نظام کو بھی آگے بڑھانا ہے' اس کی معیشت کو بھی مستحکم کرنا ہے اور لوگوں کے جذبات کا اور علاقائی خطوں کے مفادات کا بھی تحفظ کرنا ہے۔ اسلئے جناب والا' اس پر قومی سوچ کی ضرورت ہے۔ ہمیں علاقائی سوچ سے ہٹ کر قومی سوچ کی طرف جانا پڑے گا اور پھر یہاں ون یونٹ کی مخالفت کا ذکر ہوا' میں اس Controversy میں نہیں جانا چاہتا مگر ون یونٹ کی مخالفت تو ہم نے کی' مگر کیا ہوا؟ کیا اس ون یونٹ میں ہمارے لوگ اس کے سربراہ نہیں بنے؟ ہماری بھی اس ون یونٹ میں اپنی مختلف آرا تھیں۔ ہم تے بھی اپنی جگہ صوبے کے مفادات کی بات کی۔ اسلئے ہم اس Contoversy میں نہیں جانا چاہتے کیونکہ ہم مسئلے کا حل چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے مقدم ہیں جن لوگوں نے جد و جہد کی پاکستان بنانے میں اور صوبے کے مفاد کیلئے اور یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہوگی اور مستقبل اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ کون پاکستان اور صوبے کی بات کرتا ہے اور آخر میں جناب والا' کہ یہ وطن ہے تو ہم سب ہیں۔ وطن ہے تو صوبے ہیں' وطن ہے تو یہ اسمبلیاں ہیں۔ وطن کا استحکام ہم سب پر ضروری ہے۔ میں جناب والا' آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Thank you very much, Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: Honourable Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA to please start discussion on your Adjournment motion No. 289.

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب! یو منٹ به ما له راکړئ۔ وزیر قانون صاحب ډیر ښکلے تقریر اوکړو او شاید چه دا نوے خبره نه وه چه هغوی اووئیل چه سربراه د ون یونټ څوک وی؟ هغه ورخ مے چه تقریر کولو نو ما خو شروع د دے نه کړے وه چه هغوی کوشش دا کوی چه دا وطن خراب شی او دا خاوره خرابوی نو د دے خانے نه ورله یو سړے بوخی او هر هغه سړے که هغه زمونږ د خپل خان نه هم وی چه هغه چا ته اشاره ده، که هغه زمونږ د خپل خان هم وو نو مونږ نے مخالفت کوو۔ هر هغه سړے مونږ د

سره پښتون ګنړو نه چه د دے صوبے د مفاداتو تحفظ نه شی کولے۔ زما Argument دا وو چه کله دا صوبه خرابوی، د یو یونټ نه واخلئ تر اوسه پورے نو استعمالوی پښتو۔ په دے باندے دا ټول خلق پوهه دے۔ زما څه مطلب او د هغوی څه مطلب دے، هغوی پرے ډیر ښه پوهیږی نو ځکه ورته وایمه چه نن ئے بیا دا کوشش شروع کړے دے۔ جواب درجواب ترینه جوړیږی کنی چه زه دا اووایمه چه د کوهر ایوب صاحب خط چه مونږه اولستلو نو رشتیا او حقیقتاً ما دا سوچ کړے وو چه تش نوم بدلوی لکه څنګه چه وزیر صاحب اوونیل۔ زمونږه دا خیال وو، مونږه پرے ځکه خاموشه پاتے وو۔ دا شور و غوغا، دا تحریک التواء چه ده دا خو د هغه په پریس کانفرنس باندے شوے ده چه هغوی تر دومره حده پورے راغلل چه هغوی اوونیل چه په آئین کښې ئے Reflect کړئ او د آئین خبره ئے چه اوکړله چه په آئین کښې ئے Reflect کړئ نو لهذا د دے د پاره پکار دا ده چه داسے شی او داسے شی نو تحریک التواء په هغے باندے پیش شوے ده او د هغه په خط نه ده پیش شوے۔ دا وضاحت مے کول غوښتل۔

تحریک التوا نمبر 289 پر بحث

Mr. Speaker: Honourable Arbab Muhammad Ayub Jan, MPA, to please start discussion on your adjournment motion No. 289.

ارباب محمد ایوب جان: ډیره مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیر زیات مشکور یمه او د ټولو آنریبل ممبرانو هم مشکور یم چه د هغوی Concensus سره تاسو دا کال اټینشن نوټس په ایډجرنمنټ موشن کښې بدل کړو۔ سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر مشکور یمه۔

جناب سپیکر صاحب! "حکومت نے ڈی اے پی کے نرخ مبلغ چونسٹھ روپے فی بوری کے حساب سے بڑھا دیئے ہیں جو زمیندار کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔ عین وقت پر جبکہ اس وقت کاشت کا موسم ہے، نرخ بڑھانا، حکومت کی پالیسیوں اور وعدوں کے خلاف ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس پر بحث کی جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! هغه ورخ هم په دے باندے ډیر بحث اوشو او په

دیکښې څه خاص خبره پاتے نه ده۔ تاسو مهربانی اوکړه خو وخت هم ډیر کم دے۔ جناب سپیکر صاحب! دوه خبرے زمونږ مخے ته راغلی، یوه خبره دا چه د ډی اے پی قیمتونه ولے زیات شو؟ دویمه دا ده چه د ډی اے پی زمونږ په دے پښتونخوا صوبه کښې کمے ولے اوشو؟ نو جناب سپیکر صاحب، د ډی اے پی قیمت د حکومت د Dual پالیسو په وجه اوشو۔ د فارن کرنسی ریټ، لکه سټیټ بنک آف پاکستان DAP essential import list نه اوویستلو نو چه کله سنټرل بینک دا Essential goods نه اوویستلو ، د امپورټ لسټ نه ئے اوخکلو نو قیمت ئے زیات شو۔ اوس زمونږ په دے ملک کښې د فارن ایکسچینج Dual پالیسی ده۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو ته دا پته ده چه یو خو د بینکونو ریټ دے، سرکاری ریټ دے چه هغه په پینتالیس روپئ باندے ډالر دے او یو جناب سپیکر صاحب، اوپن مارکیټ کښې ډالر خرڅیږی چه هغه د 54 او د 58 روپو په مینځ کښې دے نو د دے اثر ډائریکټ ډی اے پی او فرټیلائزر امپورټ باندے پریوتلو۔ اول به همیشه، لکه غنم چه دی یا Oil seed چه دی جناب سپیکر ، دا به Essential import list کښې وو۔ دے خل مونږ نه یو خبر چه سټیټ بینک دا Essential شے، ضروری شے، ډی اے پی ولے د دے لسټ نه اویستلو؟ نو یو خو دا وجه ده جناب سپیکر صاحب۔ اوس د دے په وجه باندے جناب سپیکر صاحب، 'News' اخبار په چاردسمبر باندے لیکلی دی چه Prices of DAP fertilizer is high in three provinces جناب سپیکر صاحب! کله چه د کَر وخت وو، کله چه غنم خلقو کَرل نو زمونږ په دے صوبه کښې یا ټول پاکستان کښې، د اکتوبر په آخری دوه هفتو کښې د غنمو کاشت شروع شی نو جناب سپیکر صاحب، په هغه وخت کښې اکتوبر کښې پکار وه چه دا فرټیلائزر دلته موجود وے۔ د Foress fertilizer په ټول پاکستان کښې مونږه ته ضرورت دے او جناب سپیکر صاحب، دا هغه وخت کښې اچوی، د غنمونو یا د جوارو دانے چه کله غورځوی، د هغے نه مخکښے، دا فرټیلائزر د دانو نه مخکښے اچوی چه دا خاورے سره ګډ شی، Otherwise it is not effective. جناب سپیکر صاحب! زمونږ دا ټول ممبران، عبدالرحمان خان، دوئ ټول چه دلته ناست دی، زمینداران دی۔ دوئ ته پته ده چه اکتوبر

کښې د ډی اے پی قیمت زمونږ په دے صوبه کښې، زمونږ په دے خاوره کښې 850 روپے ولے دے او ملاویدو نه جی۔ جناب سپیکر صاحب! زه خو حیران دا یم، مونږ خو دا چغے وهو چه څه ریټ وو نو هغه خو اوختو بلکه اکتوبر کښې 850 روپو ته اوختو، دا ولے؟ جناب! ما سره دا یو خط دے، دا به زه ستاسو په سیکرټریټ کښې داخل کړم۔ دا په سات تاریخ باندے 1998 کښې چیف سیکرټری آف پنجاب خپل ټول ایډ منسټریشن ته، پنجاب ایډمنسټریشن ته لیټر لیکلے دے، دا خط چونکه زه لوستے نه شم، دا ډیر باریک لیکلے شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب! په دیکښې چیف سیکرټری پنجاب دا لیکلی دی چه کوم کوم خایونو کښې تاسو د غنمو د کنټرول د پاره چیک پوسټونه لګولی دی، چه کوم غنم صوبه سرحد ته ځی او هغه مونږه بندوؤ، دے خط کښې لیکلی شوی دی۔ دغه شان ستاسو ایډمنسټریشن ته زه آرډر ورکومه Clear چه ډی اے پی او یو قسم فرټیلائزر صوبه سرحد ته لاړنه شی ځکه چه زمونږ په پنجاب کښې به Shortage راشی۔ جناب سپیکر صاحب! دا به زه تاسو په خدمت کښې پیش کوم، دا دوه اخبارونه دی۔ بل جناب سپیکر صاحب! Federal Bureau of Statistic of Pakistan هغوی Weekly revision کوی د فرټیلائزر او نورو قیمتونو نو هغوی دا لیکلی دی، د 19 تاریخ اخبار کښې "دی نیوز" والو او زه مشکوریمه د "فرنټیر پوسټ" دا مسئله هغوی اوچته کړے ده او خلقو ته ئے میډیا کښې راوستے ده۔ "خبریں" راوستے دے، "مشرق" دا خبره راوستے ده نو جناب سپیکر صاحب، هغوی دا Statistics او دا سروے کړے ده۔ Federal Bureau of Statistic weekly رپورټ کښې اوس Official rate چه دے د فرټیلائزر نو هغه 690 دے، Official rate هغه 690 پنجاب کښې ملاویږی، صوبه سرحد یا پختونخوا کښې دا 735 دے، بلوچستان کښې 755 دے او هغوی دا اخبار کښې هم لیکلی دی، دا به هم زه ستاسو په خدمت کښې پیش کومه، هغے اخبا رکښې ئے دا هم لیکلی دی چه سنده او حیدرآباد چونکه د Sea port سره دی نو 730 روپئ ئے هلته کښې ریټ دے۔ اوس 690 روپے ئے په پنجاب کښې قیمت دے Per bag او هر یو Province کښې دا قیمتونو پاس لاړل نو جناب سپیکر صاحب، زمونږه دا فرټیلائزر لاره کښې غائب شی، زه

آنریبل منسترانو او حکومت ته دا ریکوسټ کومه ولے چه Sea port، دا ټول Privatization دا د نواز شریف پالیسی ده، مخکښے هم، بی بی ته به یاد وی چه 1990-91 کښ ما خپله یو Adjournment motion پیش کړے وو چه د فرټیلائزر کارخانے تاسو Nationalize کوئ مه، Sorry، پرائیویټ سیکټر ته مه بوځئ ولے چه هغه وخت سپیکر صاحب، د فرټیلائزر قیمت 100 روپے وو، یوریا 110 او 70 روپئ ډی اے پی او داسے څه قیمتونه وو۔ اوس اوګورئ تاسو مخامخ، هغه وخت کښ زمونږه دا ویره وه چه 700 او 800 روپو ته به رسی، هغه څیز اوشو۔ اوس جناب سپیکر صاحب، دا فرټیلائزر د بهر نه مونږه راغوارو او کراچئ نه Transportation، څومره خرچه چه ده او چه کوم خلق ئے راغواړی، هغوی ته هر یو ټرک باندے 6000 او 8000 روپے خرچه راځی نو هغه زمونږه فرټیلائزر په لاره کښ غائب شی۔ چه کله غائب شی نو مونږ ته نه رارسی او دلته کښ Shortage پیدا شی۔ دلته زمونږ ټول زمیندارنو رونړو ته دا پته ده چه فرټیلائزر کښ اوس مالګه ګډوی یا شګه څه داسے څیز ګډوی ولے چه Shortage پیدا شو او چه Shortage شی نو یو به ګران وی او ملاوټ به ورکښے هم وی جی۔ جناب سپیکر صاحب! اوس د ګورنمنټ د طرف نه دا جواب راځی چه مونږ سره خو ډیر فرټیلائزر پراته دی۔ اوس به وی ورسره خو وانی چه واده تیر شی نو "نکریزے په دیوال اوتپه"۔ اوس جناب سپیکر صاحب، مونږه په فرټیلائزر څه کوؤ؟ غنم خلقو اوکرل۔ اوس مونږ خدائے پاک ته دا دعا کوؤ چه باران اوورئ۔ اوس د فرټیلائزر ضرورت نشته خو زه یوه خبره تاسو ته کوم جناب سپیکر صاحب، چه 1997 کښ چه کوم خود ساخته قحط وو، هغه وخت کښ هغه حکومت جوړ کړے وو۔ اوس بیا ویره پیدا شوه چه Per acre زمونږ Crop به ډیر لاندے لاړ شی، دا پوره یو Role play کوی ډی اے پی سره جی۔ پروسکال جناب سپیکر صاحب، کوم فرټیلائزر مونږه ته چه ملاؤ شوے وو، فوجی فرټیلائزر کارپوریشن 1997 کښ پانچ هزار آٹھ سو پچیس ټن ورکړے وو جی۔ دے خل جناب سپیکر صاحب، دیکښ کمی چه ده 35% او این ایف سی چه کومه سره ورکړے ده، هغے کښ تقریباً 25% کمے راغلے دے د هغه

پروسکال نه، یعنی مونږ ته هغه فرټیلائزر هم ډیر کم ملاؤ شو جی، جعفر برادرز او دا نور فرټیلائزر چه کوم زمونږه سټاک کښې موجود دے، هغه سره له هم مونږه ته نه ده ملاؤ شوے۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا خواست کومه، زما دا دوه Suggestions دی، یو چه مونږه یو قرارداد واستوؤ دے گورنمنټ ته او Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, او Minister Jadoon Sahib and honourable Yousif Ayub زمونږ گورنمنټ دا Insist کړی چه State Bank of Pakistan چه دا ډی اے پی سره Delisted کړے ده From essential list of import نو چه هغه بیا Include کړی۔ دویم نمبر زما دا ریکوسټ دے جناب سپیکر صاحب، قرارداد، نو زه ستاسو د مزاج نه هم خبر شومه چه دا قراردادونه خو امانی دوه سوه تاسو پاس کړل خو څه اثر پرے نه کیږی۔ دویم نمبر زما دا ریکویسټ دے جناب سپیکر صاحب، چه کوم Importers هغه فرټیلائزر کله د کراچئ نه دلته پیښور ته راغواړی نو هغے باندے چه کومه خرچه راځی نو هغه خو هغه Importers لاره کښې خرڅ کړی۔ سنده کښې هم خرڅ کړی، پنجاب کښې ئے هم خرڅ کړی نو زما بل Suggestion دا دے پراونشل گورنمنټ ته چه هغه خپل 9% مونږه ته فرټیلائزر چه ملاویږی، 9 percent یو خو زمونږ هغه خپل Shares چه دے، هغه د زیات کړے شی ولے چه دا 1978 کښې مقرر شوے وو۔ اوس Provincial Government لکه څنگه چه مونږه غنم راغواړو، څنگه چه نور څیزونه نو دا څیز د هم یقینی کړی چه زمونږه فرټیلائزر د لاره کښې نه خرڅیږی او هغه د ټهیک زمونږ صوبے ته راځی۔ جناب سپیکر صاحب! یو ځلے بیا زه تاسو شکریه ادا کومه او د خپل معزز رونړو هم شکریه ادا کومه چه دا یو ډیر ضروری Call Attention Notice چه وو هغه په Adjournment motion کښې بدل شو۔ .Thank you, Sir

<u>حاجی عبدالرحمان خان</u>: جناب سپیکر صاحب! ------

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>حاجی عبدالرحمان خان</u>: جناب سپیکر صاحب! که ستاسو اجازت وی نو یو دوه درے خبرے ورکښے به زه هم اوکړم۔ جناب سپیکر صاحب! څومره افسوس

چه مونږه د دے صوبے د پاره اوکړو نو دا به کم وی۔ دا غفورخان، زه او افتخار مومند، مونږ تلی یو۔ دا ارباب صاحب چه څه اووئیل د دے نه زیات مو اولیدل۔ ډی اے پی خاوره مونږ له څوک قصداً عمداً نه راکوی چه تر څو پورے پنجاب خپل خان نه وی پوره کړے۔ دا صوبه هغه هډو په صوبو کښې نه ګنړی۔ ما د اعظم خان په واده کښې لالیکا ته اووئیل، راسره خوا ته ناست وو، ما اووے چه وزیر زراعت صاحب ------

جناب سپیکر: د اعظم خان د خوی واده وو۔

حاجی عبدالرحمان خان: د خوی واده کښې، ما خو وئیلی وو جی۔ دا وخت لږ داسے کم غوندے دے۔ هغه واده کښې ما اووئیل هغه ته چه صاحبه زمونږه د غنمو د کَرلو وخت دے، مونږ له خاوره راکړه۔ جناب سپیکر صاحب! زه دے وزیرانو صاحبانو ته وایم او غفورخان خو په دے ښه خبر دے خکه چه زه خبر یم نو دومره پرے دے هم خبر دے۔ پکار ده چه د دے صوبے د حق د پاره، د دے صوبے نن کال له نه راتلونکی کال له زمونږ غنم نشته۔ زمونږ خاوره نه وه جی، زمونږ تخم، 90000 په تیر کال کښې د پنجاب نه غنم راغلی دی۔ زه نن په دعویٰ سره وایم، دا غفورخان هم وو، د پنجاب فیصل آباد خلقو، د هغه Research فارم ټولو کسانو اووئیل چه مونږه هغه غنم درکړی دی چه هغه قابل کاشت نه وو۔ صاحبه! چه د خاورے وخت تیر شی، څو جهازونه راغلی دی په ابتدائی دور کښې د ډی اے پی او څومره پیداوار دے ملکی؟ په دیکښې مونږه ته نے اووے چه نهه فیصده کوټه ده۔ هغه نهه فیصده مونږ له چا راکړه؟ په یو بورئ کښې، ارباب صاحب وائی په نائټرو فاسټ کښې 120 روپئ وو او سل روپئ په ډی اے پی کښې وو۔ زه نه وایم، زمونږ د ټولو د Black پاکستان سره مینه ده خو د هغه پاکستان سره مینه ده چه هغے کښې مونږ ته خلق د رورولئ په نظر ګوری۔ مونږه هر چا سره به حساب کتاب کوؤ۔ دا صوبه زمونږه ده، د دے دا خلق زمونږ دی بلکه ټول ملک زمونږ دے۔ یو رور د لوږه وهی او بل دے خان مړه وی، دے ته به زه څنګه رور اووایم۔ مونږ خپل د یو پلار او د یو مور نه پیدا یو۔ چه د حساب کتاب خبره راشی نو هغوی سره به حساب کتاب کوؤ۔ په رونړو کښې به کښینو، چه ستا دا حق

دےاو زما دا حق دے۔ نو چه تا له څوک حق نه درکوی نو هغه ته به څوک رور اووائی؟ جناب سپیکر صاحب! د یو سازش د لاندے، د توقو خبره نه ده، دا د یو سازش د لاندے زمونږ د تباهئ اسباب پیدا کیږی ګنی زما حق دے۔ نهه فیصده تا مقرر کړے ده، ما له د څومره راکړے ده؟ ما ته د اوبنائی او کله د راکړے ده؟ ولے چه ما غنم اوکرل، زه به اوس ستا خاوره باندے څه کوم، چه ستا نه فالتو شی او Expire کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! د ایګریکلچر دارو راغلی وو، مونږه له مرکزی حکومت راستولی وو، اوس هم د ایګریکلچر په ګودامونو کښ پراته دی، چه Expire شو نو مونږه له ئے راوستول، اوس هم پراته دی۔ د څلور کروړو روپو دارو په دے صوبے Expired شوی راتپلی شوی دی۔ نو که تاسو مونږه سره داسے رورولی کوئ نو زه دے خپلو منسټرانو ته وایم چه داسے رورلئ ته تاسو هم غاړه مه ایږدئ، د دے صوبے خلقو له، د دے صوبے د مفادو د پاره کوشش اوکړئ۔ صاحبه! یو سړے دے، ما تپوس کولو په سوارئ بونیر کښ، توله خاوره د هغه په نامه خی، د هغه عبدالروف نامه ده۔ ما د ده نه تپوس اوکړو چه دا سړے څوک دے چه د هغه په نامه خاوره خی او په پنجاب کښ خرڅیږی۔ لس زره روپئ ټرک په نائټروفاسټ کښ، زه په دے ګواه یم چه په تیرو کلونو کښ لس زره روپئ په یو ټرک نائټروفاسټ کښ ګټه وه۔ هلته په پنجاب کښ به ئے خرڅه کړه، مونږ له به ئے نه راستوله۔ چا به خرڅه کړه؟ هم هغه خلقو به خرڅ کړه۔ نو جناب سپیکر صاحب، مونږ ستاسو په وساطت دوئ ته وایو چه مونږه ټول رونړه یو خو دا زمینداران چه دی نو دا یو مفلوک الحال طبقه ده، د دوئ په حال باندے رحم اوکړئ او دوئ له دا خپل څیز او چه کوم هغه حق ئے کیږی هغه رارسوئ نو خدائے به تاسو ته د دے عوض درکړی، خاوره او دغه۔ (قہقہے) دا وائی "ہر کہ در جان بینی، در جہان بینی" دا احمد حسن چه خان کښ څه وینی هغه نورو کښ هم وینی۔ نو زما دا عرض دے چه دا خپل حق زمونږ چه دے، د دے صوبے، ګورئ جناب سپیکر صاحب، د دے حکومت زه دا کمزوری ګنړم چه نن 80 روپئ بورئ دا اوړه هلته ارزان دی۔ هغوی وائی چه دا زمونږه غنم دی نو دوئ ولے دا جرأت نه کوی چه د بجلئ د اعلان اوکړی چه

دا سرچاج او اضافی سرچارج، دا مونږه په دے صوبه کښې ختم کړو۔

Speaker: Honourable Humayun Saifullah, please.

جناب ہمایون سیف اللہ خان : Thank you very much. سپیکر صاحب ! میں وقت نہیں لوں گا، میں اتنا بتانا چاہوں گا کہ ہماری پچھلے سال Wheat کی Crop 11.4 million tons ہوئی جو کہ ایک Poor crop تھی Because جس کی وجہ سے million tons ہمیں باہر اور پنجاب سے Import کرنی پڑی۔ اگر آپ اوسط نکالیں Frontier کی Production سب سے خراب رہی ہے پنجاب اور سندھ کے مقابلے اور اس کیلئے جناب، Chemical fertilizer کی ضرورت پڑتی ہے اور تقریباً 50 پونڈ آ کے لگتے ہیں Per acre فاسفیٹ کے اور نائٹروجن Fertilizer کیلئے تقریباً 70 پونڈ ۔ ہیں۔ جناب ! اخباروں میں بھی آیا ہے کہ جب گندم کی فصل لگائی جا رہی تھی Fertilizer available نہیں تھا، بڑی Acute shortage تھی اس کی اور جو Available تھا تو وہ بھی بلیک مارکیٹ میں مل رہا تھا۔ بلیک مارکیٹ میں ارباب صاحب نے بتایا کہ میری انفارمیشن یہ ہے کہ 800 اور 850 per bag بک رہا تھا اور جو کنٹرول ریٹ اس وقت تھا، وہ 630 روپے تھا۔ یہ فاسفیٹ جو Fertilizer ہے It's only used at the time of soil dressing. جب آپ لگا رہے ہوتے ہیں تو اسی وقت آپ استعمال کرتے ہیں۔ اگر بعد میں ان کو دیدیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ تو اسی وقت ہونا چاہئے۔ اگر آج آ کر وہ Fertilizer دے دیں تو So what، اس وقت ہونا چاہئے تھا اور جیسا کہ ارباب صاحب نے فرمایا کہ Fertilizer کی Prices فیڈرل بیورو Weekly check کرتی ہے، اور اخباروں میں بھی آیا ہے کہ تین صوبوں میں قیمتیں کنٹرول سے زیادہ تھیں، سوائے پنجاب کے۔ ایک پنجاب میں کنٹرول پر تھیں باقی فرنٹیر، سندھ اور بلوچستان میں They were at the black market price تو یہ ذرا خیال کرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے کہ کہاں پر یہ کمزوری آئی ہے اور کیوں آ رہی ہے؟ پنجاب میں ایک چیز صحیح بک رہی ہے، آتی تو یہ باہر سے ہے، پہلے کراچی آتی ہے، پھر پنجاب پہنچتی ہے، وہاں کنٹرول پرائس پر ہے، خود حکومت کہتی ہے اور فرنٹیر، سندھ اور بلوچستان میں اس کی بلیک مارکیٹنگ ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس پر ذرا غور کرنا چاہئے کہ بھائی یہاں پر بھی لوگ رہتے ہیں It should be on the control price. Thank you very much.

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): شکریہ، سپیکر صاحب۔ ارباب صاحب نے بڑی اچھی چیز پوائنٹ آوٹ کی ہے۔ ڈی اے پی کا واقعی کچھ دن نہ صرف اس علاقے بلکہ پورے صوبے میں پرابلم رہا تھا۔ سپیکر صاحب! جیسے کہ ہمایون خان نے کہا کہ DAP hundred percent import ہوتی ہے اور Normally MINFA اگست اور ستمبر کے مہینوں میں اس کی امپورٹ کر لیتا ہے لیکن اس بار Unfortunately, because of financial problems یہ امپورٹ تھوڑی سی Delay ہوئی ہے اور ڈی اے پی کے جو جہاز پہلے ستمبر میں لگنے چاہئے تھے وہ نومبر میں لگے جس کی وجہ سے کچھ دن Shortage یا مارکیٹ میں کمی ہوئی۔ Unfortunately ہمارے درمیان ٹریڈنگ کمیونٹی میں اچھے اور برے لوگ ہوتے ہیں لہذا کچھ لوگوں نے اس کی بلیک مارکیٹنگ شروع کر دی۔ یہ Concept کہ پنجاب نے ہماری Fertilizer کو روکا تھا تاکہ صوبہ سرحد میں کسی قسم کی Fertilizer نہ آئے یہ سپیکر صاحب بالکل غلط ہے۔ کوئی ایک ٹرک بھی اگر یہ بتا دیں جس کو Detain کیا گیا ہو یا صوبہ سرحد میں ٹرک آ رہا ہو اور وہ روک دیا گیا ہو، یہ Concept غلط ہے کیونکہ یہ نہ پنجاب بناتا ہے اور نہ کوئی اور صوبہ بناتا ہے، یہ سو فیصد باہر سے امپورٹ ہوتی ہے --------

حاجی عبدالرحمان خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! دا زہ دے وزیر صاحب تہ ثابتوم چہ خاورہ جوړیږی۔ خاورہ جوړیږی، ډی اے پی او نائٹروفاس خاورہ پہ ملک کښں جوړیږی خو پہ کم مقدار کښں جوړیږی۔ د ھزارے دا دوہ کارخانے روانے دی او دا ورتہ ثابتوم او دا ھم ورتہ ثابتوم چہ پہ اٹک باندے د اوړو او د خاورے، ھغہ چھټئ د چیف سیکرٹری شتہ او د گوری۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: اودریږہ چہ عبدالرحمان خان خپلہ خبرہ ختم کړی، خیر دے بیا تاسو خپلہ خبرہ اوکړئ۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ہری پور کی جس فیکٹری کی یہ بات کر رہے ہیں، وہ کافی عرصے سے بند ہے، عبدالرحمان خان کی انفارمیشن کیلئے کہ انشاء اللہ ابھی ہم کوشش کرکے اگلے دو تین ہفتوں میں اس کو چلائیں گے۔ وہ سال، ڈیڑھ سال سے بند پڑی ہوئی تھی اور اس میں کسی قسم کی پروڈکشن نہیں ہو رہی تھی۔ 1994ء میں

eentralization کی وجہ سے کیونکہ ایک فری مارکیٹ اکانومی کی طرف، سٹیٹ بینک کا یہ Decision تھا جو ارباب صاحب نے بات کی ہے تو اس کی Prices ڈالر اور روپے کی جو Fluctuation ہو رہی تھی، اس کی وجہ سے زیادہ ہوئی ہیں، جس کی قیمت 554 روپے تھی پچھلے سال اور اس بار ڈالر کی قیمت میرا خیال ہے 57 ,56 روپے ہونے کی وجہ سے 688 ہوئی ہے۔ تو اس میں گورنمنٹ کی کسی قسم کی سبسڈی بھی Involve نہیں ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے امداد، یہ نہیں کہ میں صرف صوبہ سرحد بلکہ پورے پاکستان کی بات کر رہا ہوں، MINFA کی بات کر رہا ہوں، تو اس کی Prices ابھی Rise ہو گئی ہیں۔ انہوں نے یہ سوال کافی پہلے کیا تھا اسمبلی میں اور موجودہ پوزیشن سپیکر صاحب یہ ہے کہ کسی قسم کی ڈی اے پی کی کمی صوبہ سرحد بلکہ پاکستان کے کسی کونے میں نہیں ہے اور مارکیٹ میں اتنی زیادہ ڈی اے پی جمع ہوئی ہے کہ آج کل اس کو لینے والا کوئی نہیں ہے، بلکہ الٹا کام ہوا ہے کہ ہمارے ڈی اے پی کی بیچنے کی قیمت 735 روپے ہے لیکن مارکیٹ میں آج بھی آپ جاکر پتہ کریں تو آپ کو 700 روپے میں ملے گی۔ سٹاکٹس اس کو کسی طرح نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں Because there is no buyer تو اللہ کے فضل سے Things have been improved تھوڑا سا جو گیپ آیا تھا Because of the late import جس کی وجہ سے کچھ دن پرابلم رہا ہے۔ میرے اپنے ایریا میں بھی رہا ہے اور جب یہ جہاز لگے تھے تو ہمارے چیف سیکرٹری لیول کے آدمیوں کی تمام چیف سیکرٹریز کے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی اور اپنا اپنا Share جو 9 پرسنٹ کی یہ بات کر رہے ہیں وہ باقاعدہ طور پر صوبہ سرحد میں پہنچا ہے۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! عرض دا دے چه دا رشتیا خبره ده۔ ما په دے خبره کول غوښتل خو دومره Effectively جناب همایون خان او دومره په صحیح طریقے سره ارباب صاحب خبره اوکړه نو زما په خپل خیال چه هغه کوم پرابلم دے او د هغوی چه کوم Grievance دے نو هغه جناب منسټر صاحب Realize نه کړے شوه۔ اوس وانی چه ډیره ده، اوس خو ډیره خکه ده چه که لږه ده نو هم هغه څوک نه استعمالوی نو هغه لږه هم اوس ډیره ده-----

حاجی عبدالرحمان خان، او خرابیږی۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! که خرابیږی خو هغه زهر شوی دی نو اوس نے پښتو کښې مونږه مړ و ته واچوو چه مړ و پرے مرے کړو؟ فصل ته خو

نه لوئيږي۔ زه وايم چه دوئ د سوچ اوکړي۔ هسے چه دا ننئ ورځ د دوئ د حکومت اخيرنئ، د دے سيشن اخيرنئ ورځ ثابت نه شي۔ جناب سپيکر ! مونږه خو سوال کوؤ چه خدائے د نه کوی ځکه چه د دوئ د حکومت په طوالت کښې زمونږه سياسی بقا ده۔ چه دوئ څومره حکومت کوی انشاء الله دومره به اوچت مونږه خو۔ که دوئ څرے نه ورکوی او که دوئ اوړه نه ورکوی او که دوئ په پنجاب کښې يو لکھ ټريکټر ارزان خرڅوی او دلته ئے يو لکھ ګران خرڅوی، هغه چه هر څه کوی، د دے ټولو پاليسو دوئ ته نقصان دے۔ خو زما عرض دا دے جناب منسټر صاحب ته چه د دے کله ضرورت وو؟ زه د دے پخپله ګواه يم جناب سپيکر صاحب۔ مونږه د سوات، د دير او د ملاکنډ ډويژن چه کوم خلق دی يا هغه خلق چه هغوی د ميوه دار بوټيخاوندان دی نو هغوی ته چه دا ډی اے پی يا نائټروفاس په کوم وخت کښې چه اچوی جناب سپيکر، د نومبر د پندره نه واخله تر بيس پورے نو په هغه کوم وخت کښې چه د هغے ضرورت وو نو په هغه وخت کښې نه وه، اوس ئے که دوئ ما له راکړی نو زه پرے څه کوم؟ نو زما ورته دا درخواست دے چه زمونږه دا اهم تجاويز د دوئ په توقه باندے نه اخلی، په دے د غور اوکړی۔ سخکال خو چه څه کيدل نو هغه راسره اوشو خو چه د بيا د پاره، او جناب سپيکر، په داسے وخت کښې خو دا يو الميه ده چه پنجاب، صوبه سرحد او په مرکز کښې هم خيال حکومت وی۔ رشتيا خبره دا ده چه زمونږه په مخکښے په اټک کښې د ګاډو نه چه د اوړو تروړے کوزے شوی دی۔ د دے طرفه خو د مال سمګلنګ کيږی، د هغه طرفه خو د سمګلنګ څه سوال نه پيدا کيږی۔ دا داسے خبرے دی جناب سپيکر، چه د خدائے د پاره د دے اسمبلئ د سيشن د ختميدو نه پس د په دے دوئ غور اوکړی او دا د Take up کړی د پنجاب او د سنټرل ګورنمنټ سره که نه نو نتيجه به ئے د دوئ د پاره عذاب وی، زمونږه د پاره به نه وی جناب سپيکر۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، وہ بھی بات کر لیں تو پھر آپ بات کریں۔

حاجی بہادر خان(مردان): سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت د عبدالرحمان خان د دے خبرے ------

جناب سپیکر: خبره خو په Nutshell کښې ایوب جان خلاصه کړے ده، چه واده تیر شی نو نکریزے په دیوال اوتپه۔

حاجی بہادر خان(مردان): نه، خو دا بوګس خاوره چه وه نو حقیقت دا دے چه ما پخپله، زمونږه کلی کښې تقریباً شپه سو ایک سو بیس جریب تماتر اُوچ شوی وو هم د دغے خاورے د وجے نه۔ چه بیا هغه دکاندار مونږه اونیوؤ او چه پته اولګیده نو هغه دلاهور نه راغلے وه۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی اسی بارے میں ہے؟

میاں مظفر شاہ: نہیں، اس بارے میں نہیں ہے۔ دے باره کښې نه جی؟

جناب سپیکر: دے باره کښې؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دے باره کښې زما یو عرض دے۔ زه صرف دا تپوس کوم لکه دوئ پخپله اووئیل چه مونږه دا دوه میاشتے لیټ امپورټ کړل نو د دے چه هغه کوم آفیسر ذمه دار دے نو د هغوی خلاف به دوئ څه کارروائی کوی چه دا ولے لیټ راوغوښتے شوه او د هغے سره زمونږه دا ټول خلق تباه شو۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! میں نے عرض کی تھی کہ Due to financial problems اور ڈالر کی Fluctuation کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کو پتہ ہے اس ملک پر Sanctions لگی ہوئی ہیں، کافی پرابلمز ہیں جس کی وجہ سے لیٹ ہوئی ہے اور دو مہینے لیٹ نہیں ہوئی، جناب دس، پندرہ دن وہ جہاز لیٹ ہوا ہے جس کی وجہ سے آٹھ دس دن یہ Shortage رہی ہے، اس سے زیادہ نہیں رہی ہے، I know it میں بھی جس ایریا سے تعلق رکھتا ہوں، وہاں بھی سب زمیندار رہتے ہیں۔ یہاں ہی صرف زمینداری نہیں ہے، وہاں بھی لوگوں کی فصلیں ہیں اور لوگوں کا ذریعہ معاش زمینداری ہے۔ یہ پرابلم آیا ہے اور احمد حسن خان کہہ رہے ہیں کہ پنجاب کی وجہ سے ہوا ہے تو We will not take up this issue with the Punjab, we have nothing to do with the Punjab regarding DAP. This will be taken up with the Federal Government جن کی ذمہ

داری امپورٹ کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تاسو څه خبره کوله؟

میاں مظفر شاه: ما جی یو پوائنټ آف آرډر کړے وو او تاسو بیا هغه انډسټری منسټر ته هم وئیلی وو، یعنی موجوده ګورنمنټ لګیا دے او هغه ورځ ئے د ای پی زیډ افتتاح هم کړے ده۔ اوس یوسف ایوب صاحب هم اووئیل چه مونږه یو بله بنده کارخانه هم کهلاوؤ خو په نوښارکښې آدم جی مل بند شوے دے او دلته ما وئیلے هم وو خو هیڅ Reason ئے او نه وے۔ دوئ اووئیل چه مونږه به تاسو ته بیا اووایو خو د هغے متعلق ئے هیڅ هم او نه وئیل، هغے بانډے هډو څه غور او نه شو حالانکه چوده، پنډره سو مزدوران بیکاره شوی دی۔

جناب سپیکر: دے باره کښې خبره ده ستاسو؟

جناب افتخار الدین: نه جی، د هغه خاورے باره کښې خبره وه۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! Concerned Minister Sahib تو نہیں ہیں جی۔ میں اس دن نہیں تھا جب یہ کوئسچن پیش ہوا تھا But Government کی کوشش رہی ہے پچھلے ڈیڑھ، دو سال میں، پاک چائنا فرٹیلائزر، اسی طرح سرائے نورنگ میں شوگر کا ایک Sick unit پڑا ہوا تھا، خزانہ شوگر مل کا یہی حال ہو رہا تھا، فاسفیٹ یونٹ تھا، جس طریقے سے ہم نے Efforts کرکے ان کو Revive کیا ہے، ان کو Re-start کیا ہے تو لوگوں کو روزگار ملا ہے اور اسی طرح انشاء اللہ آدم جی پیپر ملز کا کیس بھی ہم Take up کریں گے۔

جناب سپیکر: جی افتخار الدین خان۔

جناب افتخار الدین: بس جی، هغه خبره زما خیال دے تیره شوه ولے چه منسټر صاحب جواب ورکړو۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! سحر بشیر خان نه وو، زما خو دا خیال وو چه زه به د دوئ په خدمت کښې عرض اوکړم، ډیر مشران د دوئ په خدمت کښې حاضر شوی وو، د بهانه ماړئ، د کاکشال او د خواؤ شا علاقے، وانی چه

د درے ورځو نه مسلسل لوډ شیډنګ دے د ګیس او روژه راروانه ده جناب سپیکر -----

جناب سپیکر: هغه خو خبره اوشوه، منسټر صاحب ناست وو۔

جناب احمد حسن خان: که هغه څه کوی خو ډیره ښه ده او که نه وی نے کړے نو جناب سپیکر -----

جناب سپیکر: هغه خو ما پیر محمد خان، منسټر صاحب ته اوونیل۔ دا نور منسټران صاحبان هغه ساعت موجود نه وو نو دوئ ته مے اوونیل۔ انشاء الله پیر محمد خانه، په دے ضرور خبره اوکړئ جی۔ They will take up.

جناب نیک عمل خان: یو پوائنټ آف آرډر دے۔ دے ایجوکیشن منسټرد ایک نه واخلئ تر سات پورے ایک سو چھ آسامئ په دیر او سوات کښ ورکړے دی او دغه کلاس فور آسامئ زمونږه په ملاکنډ ایجنسئ کښ هم شتے۔ زمونږه د ملاکنډ ایجنسئ هغه نے پریښودی دی، چه مونږه ورته ونیلی دی او خپل دیر، سوات له نے ایک سو چھ، ایک سو چھ د ایک نه تر سات پورے آسامئ نے ورکړی دی۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): جناب سپیکر! -----

وزیر بلدیات: اسفندیار، میں ذرا سمجھا دوں۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسټر ته ضرورت وو۔

وزیر بلدیات: ایس - این - ای ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ Sanction نہیں کرتا، فنانس ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ جن ایریاز کے DEOs efficient ہوتے ہیں وہ جلد آ کر کروا لیتے ہیں اور جن ایریاز میں Efficient نہیں ہوتے تو میرے خیال میں انہی کی وجہ سے Delay ہو رہے ہیں۔ اسفندیار بھی آ گئے ہیں، ابھی وہ خود بھی بات کرلیں گے۔ تو میرا خیال ہے کہ اپنے DEOs کو، کیونکہ ہماری جو میٹنگ ہوئی تھی پی اینڈ ڈی کی سطح پر ڈویژن وائز تو وہاں فنانس والے آئے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ جہاں سے بھی ہمیں Paper completion کے، جو سکول کی ایک Formality ہوتی ہے، ملیں گے تو ہم ایس این ایز کو Delay نہیں کریں گے۔

جناب نیک عمل خان: داسے سکول نیشته دے زمونږه په علاقه کښ چه د هغے

ایس این ایز اوس دوئ ته نه دی راغلے خو دا ده چه وزیر صاحب به خپل سوات د پاره خامخا کوی- هغه له به ئے ورکوی، مونږه له ئے نه راکوی-

جناب محمد شعیب خان (ملاکنډ): سپیکر صاحب! دا د کالج په سطح باندے دے او د ایک نه تر سات پورے منسټر صاحب تقریباً د ټولو نه زیاتے نوکرئ سوات ته ورکړے دی او لږ غونډے ئے دیر ته ورکړے دی- نو زمونږه هم دا گزارش دے که دغه نه وی نو بیا به مونږه په کال اټینشن باندے یا به په بله طریقه باندے راځو خو مونږه صرف دوئ ته دا وایو چه مهربانی اوکړئ او زمونږه دا حصه یکښ هم راکړئ- دا خو ایک سو چه پوسټونه دی، وزیر صاحب ته دا خواست کوم-

جناب اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! په دے کښ حصه نشته دے- په دے کښ دا وی چه کوم پوسټونه راځی او د هغے ایس این ایز، تاسو خو ترینه ښه خبر یئ، ایس این ایز فنانس ډیپارټمنټ Sanction کوی او چه کوم سکولونه د حکومت په اے ډی پی کښ جوړشوی دی، د هغے ټولو ایس این ایز به کیږی او هغے ټولو ته به پوسټونه Sanction کیږی- دے کښ کوټه نشته دے، څوک به دے کښ پاتے کیږی نه- دا زه دوئ له Assurance ورکوم-

جناب محمد شعیب خان (ملاکنډ): جناب سپیکر! دا د کوټے خبره نه ده، دا خو د ډگری کالج خبره ده- هغه زمونږه ایس این ایز شته دے، زمونږه هر څه شته دے-

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دا د بعضے سکولونو هیډماسټران چه کوم دی، هغه خپل سکول د بچو نه زیات په چُهټئ خوشحالیږی- نن تاسو هم داسے خوشحاله خوشحاله شانتے یئ، چرته چُهټی (قہقہے)

جناب محمد شعیب خان (ملاکنډ): نه اسفندیار باچا، د کوټے خبره نه کوؤ، ایس این ایز چه څنگه یعنی According to rule هغه خبره ده نو مونږه درسره هغه خبره کوؤ- زمونږه شته دے د کالجونو- یو زمونږه ډگری کالج په تهانه کښ دے او بل ورسره په درگئ کښ دے- مونږه خپله کوټه نه غواړو، مونږه

صرف دا وایو چه ښځه ته خپل طرف ته انصاف کوئ، داسے مونږ سره هم اوکړئ۔

وزیر تعلیم : جناب سپیکر ! د ایس-این-ای مطلب دے Schedule of New Expenditure نو هغه فنانس ډیپارټمنټ کوی او زه دوئ له دا Assurance ورکوم چه کوم ځائے کښې سکول جوړ دے، د هغے ایس-این-ای به کیږی او د هغے پوسټ به Sanction کیږی۔

جناب سپیکر : اب میں اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lieutenant General (Rtd) M. Arif Bangash, Governor of the North West Frontier Province, hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business, fixed for the day, stands prorogued on 14th December, 1998, till such date as may here-after be fixed. So the session is adjourned sine die. Thank you very much.

اس فرمان کی رو سے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔)